شبیہ جناب صاحبزادہ محمد عبد الشکور خاں صاحب بہادر مصنف کتاب

برادر زادہ حضور نواب صاحب بہادر ٹونک دام اقبالہم

در مدح جناب معلی القاب حضور فیض گنجور صاحبزادہ محمد عبد الشکور خان صاحب بہادر دام اقبالہ

من تصنیف مرزا اشرف الدین بیگ مالک مطبع ہذا

نواب نامدار و خوش القاب و خوش خطاب
عبد الشکور خان بہادر فلک جناب

چشمۂ دلیری و کان بہادری
مردانگی مین فرد شجاعت مین لاجواب

ہمت مین اُنکے سامنے اک پیر نو زال
جرأت سے انکی زہرۂ اسفندیار آب

تابندہ نور نجم جسارت جبین سے ہی
نام خدا ہین صورت و سیرت مین آفتاب

کل کی ہی بات آپنے جو شیر ببر کا
اک حملۂ تفنگ سے دل کر دیا کباب

سچ ہی شیر افگنی ہے کھیل آپ کا
جان بر ہوا نہ انکے ہاتھ سے وہ یہ نہین تاب

کس منہ سے مین بیان کرون اوصاف آپکے
کرتا ہون پیش لکھی ہی اس فن مین جو کتاب

دل سے کرین مطالعہ اس فن کے شائقین
اس علم کے نکات ہین درج اس مین بیحساب

بخشا ہی اسکی طبع کا ممدوح نے شرف
مطبع کو کمترین کے کہ فدوی ہو فیضیاب

بس اب دعا کرو شرف الدین کہ یا خدا
تیری پناہ مین رہین یہ مالک الرقاب

کیخسرو و فریدون سے برتر ہون شان مین
خادم رہین سکندر و دارا سے ہمرکاب

قطعہ تاریخ مجربات شکار من تصنیف جناب مولوی سید نثار علی صاحب نثار اکبرآبادی مد ظلہ

بارک اللہ چہ نشانہ بازیست
مرحبا جرأتے آمد کہ از وے

ہر کہ خواہد بجہان فن تفنگ
گوئیم از خادم درگاہش جو

شیر را چون بہ تفنگے انداخت
ہاتف گفت کہ اے مرد نکو

این عجب کار نمایان کردی
آفرین قوت بازوے تو

اسد اللہ ز من گفت نثار
شیر افگند چو شیر افگن گو

فہرست مضامین تجربات شکار

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

مصنفہ جناب صاحبزادہ محمد عبد الشکور خان صاحب برادرزادہ و داماد امین الدولہ

مجربات شکار

سنہ ۱۹۱۷ء

وزیر الملک ہزہائینس جناب نواب حافظ محمد ابراہیم علی خان صاحب بہادر صولت جنگ دام اقبالہ

ریاست ٹونک

مطبوعہ خیرخواہ اسلام پریس آگرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین وصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ الطاہرین ۔

اما بعد۔ ناظرین کی خدمت مین یہہ خاکسار محمد عبد الشکور خان خلف صاحبزادہ محمد صدیق خان صاحب بہادر دلیر جنگ مرحوم عرض کرتا ہے کہ آغاز تمیز سے اپنی طبیعت شکار کی جانب مائل پاتا تھا۔ اس مین شک نہین کہ خداوند تعالی نے ہر طبیعت مین کسی خاص کام کا مادہ عطا فرمایا ہے۔ میری طبیعت مین ابتدائے شعور سے خود بخود شکار کا شوق تھا۔ میری عمر کے ابھی چھہ سال بھی پورے نہین ہوئے تھے کہ میرے شوق نے میرے والد جنت آرامگاہ سے مجھے ایک ہلکا سا ائیر رائفل دلا دیا جس سے میں علاوہ اوقات تعلیم کے نہایت شوق اور خوشی کے ساتھہ مشق کرنے لگا۔ اور آٹھہ سال کی عمر یعنی ۱۸۹۵ء مین مین نے فائر آرمس (بندوق) استعمال کرنا شروع کئے اور مشہور شکاری لوگون سے شکار کے متعلق معلومات کرنے مین مجھے بڑا لطف آنے لگا۔ چنانچہ ہزارہا واقعات اور سرگذشتین کثیر التعداد شکاریون کی مین نے سنین اور مجھے یاد ہین۔ یہہ واقعات اور سرگذشتین میرے لئے صرف افسانہ ہی نہ تھین بلکہ میرے اور میرے شوق کے لئے عمدہ سبق اور تجربہ آموز تھین۔ مین نے اون سے جو تجربات حاصل کئے تھے اونہون نے مجھے عمدہ کام بھی دیا یعنی اکثر مواقع پر خدا کے

فضل نے شامل حال ہوکر اون تجربات کو جانورونکے حملون اور آفتون سے بچنے کا سبب بنا دیا۔ اور میرا
شوقِ شکار میرے خوف پر ایسا غالب آتا رہا کہ مجھے سخت سے سخت موقع پر بہی خوف محسوس نہیں ہوتا تہا
غرض مین اس شوق مین ایسا ہمک تہا کہ جس جس جانور کا جس جس تاریخ مین نے ابتدا شکار
کیا ہی وہ تاریخین بہی اب تک مجھے یاد ہین۔
پہلا۔ کالا ہرن۔ ۱۰ر نومبر ۱۸۹۵ء کو۔
پہلا۔ روج ۔ ۵ر مئی ۱۸۹۶ء کو۔
پہلا۔ ساھر۔ ۱۲ر جنوری ۱۸۹۸ء کو۔
پہلا۔ ریچھ جبکہ میری عمر سولہ سال کی تہی اور مین پیدل تہا وہ مجھ پر حملہ آور ہوا اور موقع۔
نہایت خراب تہا۔ ۱۱ر دسمبر ۱۹۰۲ء کو۔
پہلا شیر۔ ۵ر فروری ۱۹۱۱ء کو۔
اگرچہ مین نے شیر ابتک نہین مارا تہا لیکن خدا کو یہ کمی بہی پوری کرنا منظور تہی جبکہ مین کتاب تجربات شکار
بغرض اشاعت پریس بہیج چکا تو اتفاق سے میرا شکار جانیکا اتفاق ہوگیا۔ اور وہان مین نے
شیر مار لیا۔ یہہ شیر بڑا زبردست تہا مین ایک بالکل نیچے درخت پر بیٹہا ہوا تہا چونکہ وہان اوسکے
علاوہ کوئی جگہہ نہ تہی اسلئے مجھے مجبورًا اوسی درخت پر بیٹہنا پڑا۔ تہوڑی دیر مین ہانکا دینے والونکے
آگے آہستہ آہستہ شیر آتا ہوا دکہائی دیا۔ اور میری طرف رخ کئے آرہا تہا۔ مجھسے تقریبًا ۶ گز کے فاصلہ پر آکر
رک گیا اور مجھسے بائین ہاتہہ کیطرف گنجان جہاڑی مین جانیکا قصد کرنے لگا۔ اوسکے اس ارادہ سے
واقف ہوتے ہی مینے یہ موقع غنیمت جانا اور رائفل پانچ سو ایکسپریس ہلکی کاردائٹ والی ٹہوس نکل سے
گولی لگائی۔ گولی بالکل گردن کی جڑ مین لگی۔ اور صرف ایک ہی گولی مین کام تمام ہوگیا۔ گولی
کہاتے ہی وہ زمین پر لوٹ گیا اور ہاتہہ پاؤن مین تشنج پیدا ہوکر ٹہنڈا ہوگیا"
پہلا۔ تیندوہ جبکہ مین ساھرونکی تلاش مین پہر رہا تہا سترہ سال کی عمر تہی ۶ر فروری ۱۹۰۳ء کو
مین کوئی اہل قلم ادیب نہین کہ تحریر کتاب کی جانب مائل ہوتا۔ میرے چند دوستون اور کرمفرماؤن نے
مجھسے فرمایا کہ "تو نے بہت سی شکاریون کی متعدد کتابین فن شکار کی بزبان انگلش دیکہی ہین اور بہت
واقعات سنے ہین۔ اسکے علاوہ تجھے ذاتی تجربہ بہی بہت کچھہ ہوچکا ہے۔ ہزارہا روپیہ صرف کرکے

[illegible] کوئی ایسی
کتاب نہین جسمین تجربات شکار اور بندوقون کے شناخت بہرت اور شکاری جانورون کے عادات اونکے
شکار کرنے کے طریقے اور دوسری ضروری باتین درج ہون - ایسی کتاب بوجہ معلومات و واقفیت تو عمدہ
طورسے لکھہ سکتا ہی - اور وہ بہت کارآمد اور مفید ہو سکتی ہے " میرے انکار پر اونکا اصرار بڑھتا گیا ناچار مین
کتاب لکھنے پر آمادہ ہو گیا - مین یہہ پہلے عرض کر چکا ہون کہ مین کوئی ادیب نہین کہ اس کتاب کی عبارت
مین علمی لیاقت کا اظہار کرتا بلکہ مین نے سیدہی سادہی عبارت مین اپنے پیش آمدہ واقعات نیز دوسرے
شکاریونکے سماعی تجربات اور اپنی سمجھہ کے مواقف دوسرے ضروری امور اس کتاب مین درج کئے ہین -
گو تجربہ کار بڑے شکاریون کے لیئے یہہ باتین معمولی ہو سکتی ہین لیکن مبتدی شوقین شکاری بالخصوص
اس کتاب سے بہت کچھہ فوائد حاصل کر سکین گے - اور امید ہے کہ اگر تجربہ کار بڑے شکاری بہی اول سے
سے آخر تک گہری نظر سے دیکھین گے تو یقیناً اونکے لیئے بہی مزید تجربہ اور معلومات کا ذریعہ ثابت
ہو گی اور میری یہہ محنت اور کوشش رائیگان نجائیگی - یہہ بہی مین امید کرتا ہون کہ جو لوگ اس کتاب
سے کوئی مفیدیات حاصل کرین مجھے بہی دعائے خیر سے فراموش نکرین گے -

یہہ کتاب آٹھہ فصلون پر مشتمل ہے -

فصل اوّل - دربیان بنادیق اسمین دیسی اور ولایتی بندوقون اور رائیفلون کے متعلق وضاحت کے ساتھہ بیان ہے -

فصل دوم - ریوالور سوٹنگ - اسمین چہوٹے بڑے طمنچون اور پستولون کے متعلق بیان ہے -

فصل سوم - ہول مارے اور رات کو شکار کہیلنا ہانکے اور میدان مین ہرنونکا شکار گولی و گراب سے اسکے تمام طریقے درج ہین -

فصل چہارم - متعلق شکار درندہ و چرند -

فصل پنجم - پرندون کے حالات -

فصل ششم - مگر و مچہلی کا شکار بندوق سے -

فصل ہفتم - سور کا شکار نیزہ وغیرہ سے -

فصل ہشتم - اصول صید افگنی -

فصل اوّل در بیان بنادیق

دیسی بندوقین

بندوق لاہور کی اسکی نال زیادہ سے زیادہ پانچ بالشت لمبی ہوتی ہے کوٹھی نال سے رلی ہوئی اور موری ذرا اونچی ہوئی تیر ڈیڑھ پیسہ سے ٹکہ بہر تک ہوتا ہے اور مار حوض کی ہوتی ہے حوض تلی مین جو گڑہا ہوتا ہے اوسے کہتے ہین۔ وزن بہاری۔ مار اچھی۔ کندا سید ہا قیمت زیادہ سے زیادہ ساٹھہ روپیہ۔ یہ راجہ دان سنگ کے حکم سے بنی تہی۔

بندوق خرّم پور کی اسکی تمام شکل لاہور کی سی ہوتی ہے لیکن اوس سے ہلکی ہوتی ہے اور بعض آٹھہ بالشت تک کی ہوتی ہے۔

بندوق رامپور کی زیادہ سے زیادہ پانچ بالشت لمبی نال ہوتی ہے اور نال سے کوٹھی اور موری ذرا اونچی ہوئی۔ بدمگت جیسا کندا سید ہا اور بعض بندوق کی کوٹھی پر پان یا سرو کا درخت بنا ہوا ہوتا ہے وزن مین بہاری ہوتی ہے مضبوطی اور صفائی مین عمدہ ہے۔ مار اکثر حوض کی ہوتی ہے پہلے اسکی قیمت تقریبًا سو روپیہ تہی۔ اسکی ایک دوکان کوٹہ مین بہی ہے۔

بندوق نرور کی اسکی نال ساڑہے چار بالشت لمبی ہوتی ہے اور تمام صورت رامپور کی سی ہوتی ہے مگر اس سے کسیقدر چہوٹی ہوتی ہے۔ بعض بندوق کی کہدائی ہوتی چور کی ہوتی ہے مار نلی اور حوض دونو کی ہوتی ہے۔ وزن مین بہاری تیر ڈیڑھ پیسہ بہر قیمتی پچاس روپیہ تک۔

بندوق امیر کی نال ساڑہی پانچ بالشت لمبی ہوتی ہے۔ وزن مین ہلکی پتلی موری نال سے رلی ہوئی اور لمبی۔ بد قلمی اور نال پر کہڑا الہریا۔ کندا سید ہا پتلا اور مار اچھی مگر جہٹکا نہین بندوق

کی نال پر عشق پیچان - تہرا گنڈیدار - داؤدی - چوخانہ نقوش ہوتے ہین سب سے بہتر کہڑا الہریا ہی پہلے اسکی قیمت سو روپیہ تک تہی ۔

بندوق ٹہیر یکی یہہ ملک بندیل کہنڈ مین پائی جاتی ہے نال ساڑہے یا پانچ بالشت لمبی ہوتی ہے نال سے کوٹہی کا فرق ڈیوڑہا ہوتا ہے - موری کوٹہی سے دو اونگل لمبی اوٹہی ہوئی (یہ بیچ) سیدہا کٹا ہوا کندا ایک تسو چوڑا اور دو تسو لمبا خمدار ہوتا ہے - نال پر کہدائی قلم کی باریک بعض سادہ کار - مارنلی کی اور اچہی ہوتی ہے - وزن مین ہلکی تیر دُہرہ پیسہ بہر قیمتی تیئس ۲۳ روپیہ ۔

بندوق سبل گڈہ کی اسکی نال پونے پانچ بالشت لمبی ہوتی ہے اور نال سے کوٹہی کی موٹائی دونی ہوتی ہے بہاری موری کٹہی سے ڈہائی اونگل لمبی - اور کچہہ اوٹہی ہوئی تیر ٹکہ بہر بیچ سیدہے کٹے ہوئے دیکٹیر بہاری اکثر ہاتہی دانت کی ہوتی ہے - مارنلی کی وزن مین ہتا بہاری قیمتی تیس روپیہ - یہ قردلی پہاڑ گڈہ مین بنتی ہے ۔

بندوق بوندی کی اسکی نال چار بالشت لمبی ہوتی ہے کوٹہی ذرا بہاری موری نال سے ملی ہوئی جیسے ٹکٹ کی نال پر کہدائی اور سادہ کار - وزن مین بہاری مارحوض نلی کی تیر ساڑہے بائیس ماشہ بہر جسکا اچہا پلا کم سب سے چہوٹی بندوق ہونے کی وجہ سے کندا ایک ہاتہہ اور ایک گرہ لمبا ہوتا ہے - قیمتی پچیس ۲۵ روپیہ ۔

قرابین ایک ہاتہہ اور تین اونگل نال ہوتی ہے موری دہتورے کے پہول جیسی کٹہہ پتہردار ہوتا ہے یہ چہرہ اور گباب مارنے کے لئے کار آمد ہے - قیمتی بارہ ۱۲ روپیہ ۔

رومی یہ بہی قرابین کیطرح ہوتا ہے لیکن ہلکا خوبصورت اور نہایت مضبوط موری چوڑی قیمتی اٹہارہ روپیہ ۔

شیر بچہ - سب شکل قرابین کی سی ہوتی ہے لیکن چہوٹا ہوتا ہے یہ کمر مین باندہا جاتا ہے قیمتی آٹہہ روپیہ ۔

ان دکانون پر جہان قرابین شیر بچہ وغیرہ بنتے ہین انگریزی رائفلون کی نقل بہی کیجاتی ہے - لیکن اونکا شکل پن کسی مصرف کا نہین ہوتا زیادہ فیر کرنے سے بگڑ جاتے ہین ۔

دیسی بندوقون کے متعلق چند تجربات

اگر کسی سوار کے ہاتھہ مین بندوق ہو تو اُس سے داہنی طرف بچکر نکلنا چاہیے اور بندوق کی دونون طرف چھاتی سے بندوق لگانے کی مشق کر لینا چاہیے کہ دشمن کو اسطرح سے بچ جانے کا موقع نہ ملے پیدل بھی یہہ مشق کر لیجائے تو کارآمد ہے اسلئے کہ بہر ماری مین بعض وقات ضرورت پڑ جاتی ہے. بہر ماری دو قسم کی ہوتی ہے ایک دو پینتری اور دوسری چو پینتری. دو پینتری مین پینترے بدلتے ہوئے دو خلاف سمتون مین فیر کئے جاتے ہین۔ اور چو پینتری مین چارون سمت بہر ماری مین بڑی تعریف کی بات یہہ ہے کہ جلد فیر ہون اور آواز یکسان ہو۔

بہر مار کرنے کی مشق اوّل صرف بارود سے کرنا چاہیے اور پھر جبکہ خوب مہارت ہو جائے تو گولی ڈال کر مشق کیجائے۔ بہر مار ایسے موقع کے لئے کارآمد ہے جبکہ یکایک ہلا کر کے دشمنون کے سر پر پہونچنا مقصود ہو یا پیچھے ہٹتے ہوئے کہ دشمن زیادہ نقصان نہ پہونچا سکین۔

اوّل درجہ کی بہر مار توڑے دار بندوق سے دوسرے درجہ کی قرابین سے اور تیسرے درجہ کی ٹوپی دار سے ہے توڑے دار بندوق سے بہر مار سب سے زیادہ قابل تعریف جب ہے کہ اسقدر لوازمات ہون۔ بارود اچھی ہو۔ کلیان اچھی ہون۔ کہ اونپر کچلی نہین آتی ہو۔ اور سیسہ کی گولیان اگر تین پیسہ بھر ہے تو چون پیسہ بھر علےٰ ہٰذ القیاس اسی مناسبت سے ہونا چاہئین۔

احتیاط کے لئے چار پانچ کلیونکا منہ جلا کر چمڑے کے لنگر مین باندھ لینا چاہیے یا ایک کاٹ کا چکر تیار کیا جائے اور اوس مین پانچ چھہ سوراخ کر کے کلیون کے گھرنائے جائین۔ اور بندوق مین کُندے کے پچھلے حصّہ مین ایک خاص جگہہ مخصوص ہوتی ہے وہان کلیون وغیرہ سے یہہ چکر جڑ دیا جائے۔ کلیان مُنہ جلا کر ان سوراخون مین رکھدی جائین تاکہ پہلی کلی جو کام مین لائی جا رہی ہے اگر طوڑے کے پاس اگر بجھہ جائے تو دوسری کلی تیار مل سکے۔

بارود کے سینگ پر لوہے کی نالی ہونا چاہیے جیسی کپّی کی ہوتی ہے۔ مُنہ پر کمانی لگی ہو کہ آگ لگنے کا خطرہ نہ رہے۔

گولیون کی طرارق بھی اسی قسم کی ہونا چاہیے کہ انگوٹھے سے داہتے ہی گولی آسانی سے

نکل آئے اور پہر منہ بند ہو جائے۔
بندوق کے کندے مین پیچھے کی جانب آرپار ایک سوراخ کلی رکھنے کے لئے کردیا جاتا ہے۔ بارش کے زمانہ مین اس سوراخ مین کلی نہایت محفوظ رہتی ہے۔ اور سیلن وغیرہ کا بالکل اثر نہین ہوتا اسے کلی دان بہی کہتے ہین۔
بندوق تین طرح کے نشانون پر لگائی جاتی ہے بلندی پر برابر سطح مین اور نشیب مین بلندی اور نشیبی نشانہ پر بندوق کی جہونک اور جسم کی جہونک دونون مل کر ایک مناسبت پیدا کر لیتے ہین لیکن زیادہ تر برابر سطح مین بندوق لگانے کا اتفاق پڑتا ہے اور اس کے لئے لازمی طور سے مشق کی ضرورت ہے ورنہ بندوق صحیح نہ لگے گی۔
اس کی مشق کے لئے ایک لکڑی پانچ ہاتہہ لمبی اور پہونچے کے برابر موٹی جسکے سرے پر پانچ سیر وزنی پتہر بندہا ہو لیجائے اور روزمرہ دن مین کئی کئی بار چہپائی جائے۔ اِس مشق کے بعد بندوق چہپانے مین کوئی دقت نہ ہو گی۔
بندوق کا جسقدر پلا ہو اوس سے آدہے فاصلہ پر نشانہ لگانا چاہئے۔ بہاری نشانہ کو باریک چیز پر رکہکر مثلاً لیمو وغیرہ کو کسی ڈورے یا تار مین معلق لٹکا کر نشانہ لگانا اور باریک نشانہ کو بہاری چیز پر مثلاً بڑی سی لکڑی پر سوئی گاڑ کر اور اوس پر موم لگا کر چاول کا دانہ کہڑا کر کے نشانہ لگانا سخت غلطی ہے ضرور نشانہ خطا ہو گا اور کبہی صحیح نہ لگے گا۔
بندوق بہرنے کا طریقہ یہہ ہے کہ پنترے سے کہڑے ہو کر بائین پیر کے قریب بندوق کا کندا رکہکر کہڑی کر دو اب نال مین گز ڈالکر بارود ڈالو نلی دار بندوق ہو تو اس بات کا ضرور خیال رکہو کہ بارود کی آنٹی نہ پڑے۔ پہر گز نکال کر گولی ڈالو گولی ایسی ہو کہ گز کے اشارے سے دوڑتی چلی جائے۔ پہر اولٹا پیر بڑہا کر داہنے پیر کی ران پر بندوق کا ایڑہ لگا کر پیالہ مین رنجک ڈالو۔
(رنجک اگر زیادہ جما دی جائیگی تو آنکہونکو سخت نقصان پہونچے گا) پہر جلتی ہوئی کلی کو طرہ پر چڑہا دو۔ چہپانے مین توڑے دار بندوق ہو تو کہنی کو کندے کے برابر رکہو اور چوڑے ایڑے کی بندوق ٹوپی دار یا پتہر دار ہو تو کہنی کو بغل سے ملائے رکہو۔ اب دیدبان کے بیچ مین مکھی سے

شست ملا کر آگ دیدو۔
کسی وقت رنجک اوڑ جائے اور بندوق نہ چلے تو بڑی احتیاط لازم ہے بندوق کی نال کو نیچے جھکائے رکھنا چاہیے اس لئے کہ بہت ممکن ہے کہ ہوا لگتے ہی بندوق چل جائے۔ (فاصلہ کے نشانہ پر اوپر) اور (قریب کے نشانہ پر جڑ مین) شست باندھنا چاہیے اگر ہوا تیز ہوگی تو گولی صحیح نہین لگے گی۔ ایسے موقع پر ہوا کی رعایت ضرور رکھنا چاہیے۔ اسطرح پانی مین پیرتے ہوئے جانور زمین پر دوڑتے ہوئے جانور اور آسمان پر اوڑتے ہوئے جانور پر آگے پیچھے داہنے اور بائین گولی اندازہ کرکے لگانا چاہیے۔

آواز پر گولی لگانا

آواز پر بندوق لگانے کی اسطرح مشق کرنا چاہیے کہ بندوق لگانیوالا اپنی آنکھوں پر پٹی باندہ لے دوسرا شخص لمبی لکڑی سے نشانہ پر کھٹکا کرے اور خود کھٹکے پر بندوق چہپالے تیسرا شخص قریب بیٹھا ہو اور اندازہ کرتا جارہا ہو اور جب بندوق نشانہ سے ملجائے فوراً فیر کرنے کی اجازت دیدے۔ اسطرح مشق کرنے سے بندوق صحیح لگنے لگے گی۔ اسلئے کہ ہاتھ اور کان آشنا ہوجائین گے۔ اور فوراً اندازہ پر کام کرنیکے مشتاق ہو جائین گے۔
اگر کبھی دشمن کو بندوق سے اسطرح مارنا منظور ہو کہ اوسکے جسم پر زخم کی کوئی علامت نہو اور نہ جسم سے خون نکلے تو اوسکی ترکیب یہہ ہے کہ بندوق مین بارود اسقدر بہری جائے جسقدر شیر وغیرہ کے لئے درکار ہوتی ہے اوسپر موم جامہ کا ڈاٹ لگا دو اور پھر آدہی نال تک پانی بہردو اور اوسمین تین پیسہ بہر ریگ ڈالدو اور آٹھہ قدم کے فاصلہ سے کسی مہلک جگہہ ماردو اوسکا کام تمام ہو جائیگا۔ اور جلد پر کوئی زخم نمایان نہوگا۔
دوسری ترکیب یہ ہے کہ پہلی مقدار کی بارود ڈال کر اوسیطرح موم جامہ کا ڈاٹ لگایا جائے اور ہوسکے پرون کی جڑین پونی پونی آدہ آدہ اونگل کاٹ کر اونمین پارہ بہردیا جائے اور منہ پر موم لگا دیا جائے انمین سے تین نلکیان بندوق مین بہر کر جسم پر کسی مہلک جگہہ نشانہ لگایا جائے۔

کبہی ایسا اتفاق ہو کہ دشمن گہٹنے سے گہٹا ملائے بیٹہا ہو یا کوئی سرنگ وغیرہ یا سیڑہیا ؤ ہو
تو ایسے موقع کے لیے یہہ صورت اختیار کرنا چاہیے کہ اوسکے برابر دوزانو ہوکر بیٹہہ جاؤ (لیکن
ٹوپیدار بندوق ہو) پہر اپنی داہنے ہاتہہ کی بڑی اونگلی سے تو لبلبی پر زور دو اور انگوٹہے
سے گہوڑے کو چڑہاؤ (لیکن یہہ کارروائی دشمن کی آنکہہ بچاکر سینہ کی آڑ مین ہو) دشمن تمہارے
بائین طرف بیٹہا ہے تو بائین ہاتہہ سے اپنی بندوق کو ہتہی سے ڈیڑہ ہاتہہ اوپر سے
پکڑو اور داہنا ہاتہہ معمول کے موافق رکہو پہر اپنی بندوق کو اپنے سر پر اوٹہالو بایان ہاتہہ
نیچا کرلو اور داہنا اونچا اور داہنے ہاتہہ کی اونگلی سے کل دابدو جہان پر رکہکر مار وگے
وہین گولی لگے گی -

انگلش میک یا ولایتی بندوقین

مزل لوڈنگ گنز یعنی ٹوپا کیدار بندوقین

سب سے پہلے ٹوپا کیدار اور کارتوسی چہرہ کی بندوقون کے متعلق قابل ذکر یہہ امر ہے
کہ یہہ کسقدر مختلف بور یعنی نمبر کی ہوتی ہین اور بگ شاٹ یعنی گراپ - چہرہ - اور گولی -
تینون چیزون کے لیے کون کون سے بور زائد موزون ہین -
تو جہان تک دیکہا معلوم ہوا کہ مزل لوڈنگ گن چہوٹے سے چہوٹے بور کی بتیس ۳۲ نمبر کی ہوتی
ہے اور بڑے سے بڑے بور کی چار نمبر کی - اکثر چار بور کی یکنالی بندوق بنائی جاتی
ہے اور عام طور سے بتیس ۲۰ بور - سولہ بور - چودہ ۱۴ بور - بارہ ۱۲ بور - دس ۱۰ بور - آٹہہ ۸ بور -
اور چار بور کی ہوتی ہین - لیکن بعض بندوقین بارہ ۱۲ اور دس بور کے درمیان گیارہ ۱۱
بور کی بندوق ساز بنا دیتے ہین - جو گولی اور گراپ دونون کا کام اچہا دیتی ہین -
بعض تیرہ اور بعض پندرہ بور کی بہی ہوتی ہین اور یہہ بہی موزون بور ہوتے ہین -
اب یہہ بہی معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ چہرہ کس کس نمبر کا ہوتا ہے - لہذا ذیل
مین درج کیا جاتا ہے -

پیمانہ چھرّہ وگراب وغیرہ

D	12	11	10	9
2600 Per oz	1250 Per oz.	1040 Per oz	850 Per oz	580 Per oz.
8	7	$6\frac{1}{2}$	6	$5\frac{1}{2}$
450 Per oz.	340 Per oz.	300 Per oz.	270 Per oz.	240 Per oz.
5	4	3	2	1
218 Per oz.	172 Per oz.	140 Per oz.	122 Per oz.	104 Per oz.
B	2/B	3/B	A	2/A
98 Per oz.	84 Per oz.	66 Per oz.	56 Per oz.	48 Per oz.
3/A	SSSG	SSG	SG	LG
40 Per oz.	15 Per oz.	11 Per oz.	$8\frac{1}{2}$ Per oz.	6 Per oz.

عمدہ دونالی چھّا کیدار بندوق بارہ یا دس نمبر کی ہوتی ہے اور بہتر بندوق جے پرڈی بندوق ساز کی دوکان کی یا لینکاسٹر کی دوکان کی ہوتی ہے۔ ویسٹلی ریچارڈ کی بھی نہایت عمدہ ہوتی ہے جو اکثر شکاریون نے استعمال کی ہے اور تجربہ کیا ہے اور مین نے بھی بہت سے بندوق سازون کی عمدہ بندوقین استعمال کی ہین اور تقریباً اپنی ہی بندوق کو فوقیت حاصل ہونے کی کوشش کی ہے لیکن میری آزمایش مین جے پرڈی اور ویسٹلی ریچارڈ کی بندوقین بڑے شکارون کے واسطے نہایت بہتر ہین جنکی عمدہ ساخت کے علاوہ کام بھی قابل قدر ہین۔

بئیس بور بندوق بئیس بور بندوق مین دس نمبر چھرّہ سے (۳-اے) چھرّہ تک استعمال کیا جائے نہایت عمدہ کام دیتی ہے اور جسقدر بھی باریک چھرّہ ہوگا خصوصیت کے ساتھ کارآمد اچھا ہوگا۔ اسکی گولی بہ نسبت اور بندوقون کے کسیقدر زیادہ فاصلہ تک کام دیتی ہے۔ لیکن موٹا چھرّہ یا گراب ۳-ایس جی سے ایل جی تک بہت خراب پھیکتی ہے

اور اچھا کام نہین دیتی بلکہ اکثر قریب سے مس ہو جاتی ہے ۔ چھوٹے ہرنون پر مول کے شکار مین اگر گراب ۳ - ایس جی ہی استعمال کیے جائین تو زیادہ سے زیادہ پچیس ۲۵ گز کے فاصلہ تک کام دیسکینگے ۔ مول کے شکار مین زیادہ تر ۳ - اے یا ۳ - ایس جی ہی استعمال کرنا چاہیئن ۔

سولہ ۱۶ بور بندوق اسمین دس نمبر چہرہ سے ۳ - ایس جی تک کہیلنا چاہیے اس سے بڑے نمبر بجز بی کام ندین گے ۔ ہان گولی اچھا کام دیگی ۔ مول پہ اگر قریب سے پچیس ۲۵ گز کے فاصلہ تک سے کام لیا جائے تو ۳ ایس جی ہی ٹھیک کام دینگے ۔

چودہ بور بندوق یہہ بور کسیقدر ٹھیک اور موزون ہے اسمین چہرہ نمبر دس سے ۲ - ایس جی تک خوب کام دیتا ہے ۔ لیکن اگر ۳ - ایس جی سے مول کے شکار مین پچاس ۵۰ گز تک کام لیا جائے تو نہایت اچھا کام دیگی ۔ زیادہ بڑے گراپ ۴ - ایس جی اس مین بھی نہایت عمدہ کام دینگے ۔ گولی معمولی اچھا کام دیتی ہے ۔

بارہ ۱۲ بور بندوق یہہ بور نہایت موزون ہے ۔ اسمین چہرہ گراپ ۔ گولی تینون چیزین یکسان کہیلی جاتی ہین اور اپنی اپنی زد پر ہر ایک چیز عمدہ کام دیتی ہے ۔ لیکن چہرہ نمبر آٹھ سے ۲ - ایس جی تک بہت خوب ہے ۔ اور زیادہ بڑے یعنی ایس جی سے ایل جی تک بہتر نہین ۔

گیارہ ۱۱ بور بندوق یہہ بندوق بمقابلہ تیرہ ۱۳ بور کے بارہ ۱۲ بور کی بندوق سے زیادہ اچھی ہے اسمین ایس جی گراب بھی ٹھیک کام دیتے ہین اور گولی بھی بارہ ۱۲ بور کے برابر فاصلہ تک کام دیتی ہے اکثر میرے ساتھ کے شکاریون نے ایس جی گراب سے چالیس ۴۰ پچاس گز کے فاصلہ سے سامر تک مارے ہین ۔ گراب اونکی پسلیون پر لگے اور وہ نہین قدمون گر گئے ۔

دس بور بندوق یہہ بڑے گراب کے واسطے مخصوص ہے اور نہایت اچھا کام دیتی ہے گیارہ سے لیکر چار ۴ بور کی بندوق تک مرغابی و قاز وغیرہ کے جھنڈ پر لگانے کے لیے موزون ہین اور مول پہ یا شب کو مالے کے شکار مین ہرنون کی ڈار پہ بھی لگائی

جائین۔ تو بھی مفید ہین - دنش بور سے مین نے رات کو مالے مین چار چار پانچ پانچ ہرن گراب سے ایک فیر مین مار لئے ہین - اور بڑے شکار مین رات کے وقت گولی بھی استعمال کیجائے تو موثر ثابت ہوگی - مین بسا اوقات سامر ریچھ وغیرہ کے شکار مین اسکو استعمال کرتا ہون شیر وغیرہ یا اس قسم کے دوسرے جانورون پر درخت یا کسی بچت کی جگہہ سے لگائی جائے تو اندیشہ نہین -

نو اور آٹھہ بور بندوق اسمین نمبر چھہ چھرہ سے بڑے سے بڑے گراب ایل جی تک نہایت عمدہ کام دیتے ہین اور دنش بارہ ۱۲ نو ۹ آٹھہ نمبر کا چھرہ اچھا کام نہین دیتا - گولی قریب کے فاصلہ زیادہ سے زیادہ پچاس گز سے بخوبی کام دیتی ہے اور رات کے شکار مین دنش نمبر کیطرح یہہ بھی کار آمد ہے - بلکہ اوس سے اسکی گولی کسیقدر زیادہ موثر

چار بور بندوق یہہ سب سے بڑے بور کی بندوق ہے اور لوگ اسے کم استعمال کرتے ہین - مگر بڑے شکارون کے لئے بڑی کار آمد ہے زیادہ تر یکنالی ہوتی ہے اور شاذو نادر دونالی - گولی چالیس گز تک نہایت اچھا کام دیتی ہے بڑے جانورون کے لئے رات کے شکار مین بہت مناسب ہے لیکن زبردست آدمی اسے استعمال کرسکتا ہے - گراب ہر قسم کا کام دیتا ہے -

بریچلوڈنگ گنز
چھرہ کی کارتوسی بندوقین

بریچلوڈنگ گنز بھی مختلف بور - چار سو دس ۴۱۰ بور - اٹھائیس ۲۸ بور - بیس ۲۰ بور - سولہ ۱۶ بور - بارہ ۱۲ بور - دنش بور - آٹھہ ۸ بور اور چار ۴ بور کی ہوتی ہین - انکے علاوہ اور بھی بور ہوتے ہین مثلاً چار سو دس ۴۱۰ سے چھوٹی تین سو ساٹھہ ۳۶۰ بور کی اور بارہ ۱۲ بور سے چھوٹی چودہ ۱۴ بور کی لیکن یہہ کم استعمال کیجاتی ہین چونکہ انمین کوئی خوبی نہین پائی جاتی - تین سو ساٹھہ ۳۶۰ چھوٹی ہونے کی وجہ سے چھرہ وغیرہ کا اچھا کام نہین دیتی -

چار سو دس بور بندوق یہہ بندوق چھوٹے پرندون کے شکار کے لئے نہایت موزون

ہے ۔ اس سے چھرہ نمبر آٹھ و چھ سے تیتر اور بٹیر وغیرہ اوڑتے ہوئے بڑی لطف سے شکار ہوتے ہین اور چھرہ نمبر چار اور چھ سے مرغابی اور خرگوش تک بخوبی شکار ہو سکتے ہین پچیس ۲۵ یا تیس ۳۰ گز کے فاصلہ سے ۔ گولی سے مول یا رات کو مانے مین ہرن شکار کئے جاتے ہین تو اکثر تو وہین گر جاتے ہین اور بعض سو پچاس گز بہاگ کر گرتے ہین ۔ مین نے اسکی گولی سے جرک اور سور تک مارے ہین ۔ ایکمرتبہ مین نے ایک کالا ہرن مارا اور ایک قریب کی جہاڑی مین ذبح کرکے چھوڑ دیا اتفاق سے ایک زبردست جرک اوسکے خون کی بو پر آگیا ۔ پچیس ۲۵ گز کے فاصلہ سے مین نے اوسکے گولی لگائی گولی پہٹ پر لگی اور وہ وہین رہگیا ۔ گرنے کے بعد وہ بری طرح رونز سے چلاتا تھا اور اوٹھنا چاہتا تھا لیکن مجبور تھا آخر احتیاطاً ایک گولی گردن پر اور لگادی کہ وہ فوراً مر گیا ۔ دوسری شب کو اسی بندوق سے ایک جرک اور کئی سور اور مارے بہرحال یہہ بندوق چھوٹی ۔ ہلکی اور خوشنما ہے اور بڑی کارآمد ہے ۔

اٹھائیس ۲۸ بور بندوق یہہ باریک چھرہ سے لیکر ۲ ۔ اے تک نہایت عمدہ مارتی ہے ۔ اور مین نے اکثر ۳ ۔ اے چھرہ سے مولیر ہرن مارے ہین ۔ گولی بھی بڑے تیر کی اور بندوقون سے دور اور صحیح مارتی ہے ۔ اوڑتی ہوئی مرغابیان اور تیتر وغیرہ کے لئے بھی نہایت موزون ہے ۔ میرے نزدیک ہمیرلیس ایجیکٹر اور نن ایجیکٹر دونون ہی اس کام کے لیے موزون ہین اگر ۲۸ بور ہون ۔

بلیس ۲۰ بور بندوق اسکی تمام صفتین ٹوپیدار کے مطابق ہین ۔ فرق صرف یہہ ہے کہ حال مین چند گولیان ایجاد ہوئی ہین جنکے نام تہال و سٹرکٹر اور رو ٹہیری ہین ۔ علاوہ ازین روڑ انے بھی نسٹرکٹر مثل رو ٹہیری کے ایجاد کی ہے لیکن مشہور اور مفید وہی ہین جنکا حال آیندہ مفصل بیان کیا جائیگا ۔

تہال اور رو ٹہیری دونون قسم کی گولیان اس بندوق مین نہایت کارآمد اور موثر ہین ۔ ٹوپیدار کے گول سانچہ کی گولی سے تقریباً دوگنا جھٹکا دیتی ہین ۔

سولہ ۱۶ بور بندوق یہہ چھرہ کے واسطے موزون ہے ۔ ۳ ۔ ایس جی تک چھرہ اسمین

خوب کام دیتا ہے - خوفناک جانور تینڈوے ریچھہ وغیرہ تھال مار و ٹہیری گولی سے
بچت کی جگہہ سے شکار کیے جاسکتے ہین باقی تمام باتین مزل لوڈنگ کے مطابق ہین -

بارہ بور بندوق اس کا نہایت موزون بور ہے - اگرچہ کارتوسی بندوقون مین بک
شاٹ یعنی بڑے گراب اچھا کام نہین دیتے لیکن اگر اسکے کارتوس خاص صورت
اور ترکیب سے بہرے جائین تو اسے اور بور پر فوقیت حاصل ہوجاتی ہے (کارتوس بہرنے
کی ترکیب کسی جگہہ بیان ہوگی -)

چہوٹے تیر کی بندوقون مین کم از کم یہہ نقص ضرور ہوتا ہے کہ اگر بڑے چہرہ کے کارتوس
ترکیب سے بہرے نہون تو اونکے معمولی کام مین کمی واقع ہوجاتی ہے اور اچھا کام نہین
دیتاہین - لیکن اسکے خواہ کیسے ہی معمولی طور سے کارتوس بہرے ہون یہہ اپنا کام صحیح
پیمانہ پر دیتی ہے - گولیان تہال - رو ٹہیری - وسٹر کٹر تینون نہایت عمدہ کام دیتی
ہین - اور خوفناک شکار پر بیدہڑک استعمال کیجاسکتی ہین - تہال گولی سے مین نے
تینڈوے مارے ہین جو گولی کہاتے ہی گر پڑے -

کارتوسی بندوقون کے واسطے بک شاٹ یعنی گراب کے کارتوس بہرنے کی خاص ترکیب
ضرور ہے اگرچہ اچھا کام لینا منظور ہے - کیونکہ دو کان کے بہرے کارتوس ۳ - ایس جی
تک تو عمدہ کام دیتے ہین لیکن اس سے بڑے سائز کا شاٹ جب تک خاص طور
سے نہ بہرا جائے اسوقت تک خوب کام نہین دیتا -

دس بور بندوق یہہ بڑے شاٹ کے واسطے پرندون کے جہنڈون اور چرندون
کی قطارون مین لگانے کے لئے نہایت کارآمد بندوق ہے - ایس جی شاٹ کے
بہرے کارتوس ہمیشہ اچھا کام دیتے ہین - متذکرہ بالا گولیان خوفناک شکار پر بیدھڑک
استعمال کیجائین کوئی اندیشہ کی بات نہین - اور معمولی ٹہوس گولیان بہی ٹہیک کام
دیتی ہین - اگر اپنی بچت اور حفاظت کی جگہہ سے استعمال کیجائین -

آٹھہ بور بندوق یہہ دس بور کے مطابق ہے اور بڑے گراہون کے لئے ٹہیک
ہے بڑے اور خوفناک شکار پر ٹہوس گولی ہی بہتر ہے -

چار بور بندوق یہہ آٹھہ بور کے مطابق ہے بلکہ بڑے شکار پہ زیادہ بیدھڑک طریقے سے کوئی استعمال کیجا سکتی ہے -

مین جن جن بندوقون کو ترجیح دیتا ہون تو اپنے تجربہ کے وثوق پر - اور مین اس بات کا معترف ہون کہ اکثر صاحبان مجھسے زیادہ سمجھتے ہونگے - اور اپنی مرضی سے دوسری بندوقون کو ترجیح دینگے - لیکن مین یہہ کہے بغیر نہین رہ سکتا کہ مین ہمیشہ خاص طور سے شکار سے دلچسپی لیتا رہا ہون اور معمولی سی معمولی بات مین بہی جہان مین کر کے کچہہ نہ کچہہ ضرور نتیجہ نکالا ہے - لہذا مین اس بات پر روشنی ڈالنا چاہتا ہون کہ میری راے محض راے ہی نہوگی بلکہ ممکن ہے کہ بڑے بڑے تجربون کا لب لباب ہو - جہان تک تجربہ کیا تو معلوم ہوا کہ ڈبیو ڈبیو گرینر کی بڑھیا جو ہر دو نالون کی ہیمر لیس شاٹ گن ڈماکس بیرل جسکی دونون نالین فل چوک ہون نہایت اچہی ہے -

کاکسول اینڈ ہیرسن کی ہیمر لیس چوک بور ایجیکٹر بندوقین اچہی ہوتی ہین -

گرینر کی بہی ہیمر لیس چوک بور عمدہ - مضبوط - جہٹکے اور پلے سے مارنیوالی بندوق ثابت ہوئی -

چنانچہ میرے پاس اگرچہ پرانی بندوق ہے اور خود میرے استعمال مین برسون سے آرہی ہے لیکن ایسی شان کی بندوق ہے کہ اوسکی کسی چیز مین ابتک کوئی نقص نہین اور اب بہی دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نئی بنی ہوئی ہے -

ویسٹلی رچارڈز ڈماسکس بیرل ہیمر لیس اور لنکاسٹر ڈبلیو جے جیفری کی ہیمر لیس بہی عمدہ ہین - الگزنڈر رنہری کی چوک بور جو ہر دو نالون کی ہیمر لیس اگرچہ قیمتی ہوتی ہے لیکن بیشک خوبصورت اور دور مارنے والی عمدہ بندوق ہے - اور بڑے آدمیون کے رکہنے کے قابل ہے اگر سینگل ٹریگر کی ہو تو اور بہی بہتر ہے - اس مین خوبی یہہ ہوتی ہے کہ اوسکی ایک ہی لبلبی سے کہٹکا ہٹانے سے جونسی نال چاہو چلا سکتے ہو - پہلے بائین اور پہر داہنی یا پہلے داہنی اور پہر بائین اکثر ہیمر لیس مین یہہ نقص ہوتا ہے کہ اگر دونون نالین چلانا منظور ہوتی ہین تو جلدی مین ایک ساتہہ چل جاتی ہین - اس سے بندوق کو

تو یہہ نقصان پہونچتا ہے کہ گھندا خراب ہو جاتا ہے یا ٹوٹ جاتا ہے اور شکاری کو یہہ صدمہ پہونچتا ہے کہ اوسکے دہکے سے سر مین درد ہو جاتا ہے - دو نون نالین ایک ساتھہ چلنے سے ہر بندوق دہمکا دیتی ہے - لیکن ایک لبلبی والی بندوق مین یہہ اندیشہ نہین کیونکہ اوسکی نالین یکے بعد دیگرے چلتی ہین -

بندوق کی نالین تین قسم کی بنائی جاتی ہین - سائیلینڈر بیرل - موڈیفائڈ چوک - یا امپروڈ سائیلینڈر - اور فل چوک -

سائیلینڈر سائیلینڈر نال بارہ نمبر کے کارتوس کے بنائی گئی ہے - یہہ منہہ پر سے بہی بارہ نمبر کی ہوتی ہے - اسمین چہرہ پہیلا ہو لگتا ہے اور زیادہ دو نہین مار سکتی

موڈیفائڈ چوک یا امپروڈ سائیلینڈر جو بریچ یعنی پیچہے سے بارہ بور اور مزل یعنی منہہ پر سے تیرہ بور ہوتی ہے یہہ چہرہ اچہا مارتی ہے اور بمقابلہ سائیلینڈر کے اس کے چہرون کی مار دور تک ہے - گراب کے لیئے دونون یکسان ہین - اسمین تیرہ نمبر کی ٹہوس گولی چل سکتی ہے - اور سائیلینڈر مین بارہ نمبر کی -

فل چوک یہہ نال بریچ پر سے بارہ بور کی ہوتی ہے اور آگے تنگ ہوتی چلی جاتی ہے - یہان تک کہ مزل پر تقریباً دو انچہہ کے ایک گھنڈا ہوتا ہے اور یہان پر چودہ بور ہو جاتی ہے - اسمین گولیان تہال - روٹہیری - اور دسٹرکٹر تینون چل سکتی ہین - اور نہایت اچہا کام دیتی ہین - ٹہوس سانچہ کی گولیان بہتر ہے کہ نہ چلائی جائین چونکہ مین نے دیکہا ہے کہ اکثر نال پہٹ گئی ہے - نو ایجاد گولیان تینون قسم کی نالون مین چل سکتی ہین -

لینکاسٹر کی ایک بیس بور کی چار نالی بندوق جسکی دو اوپر اور دو نیچے نالین تہین اور صرف ایک ہی لبلبی تہی اور چارون نالون کے لیئے ایک ہی فورٹہائٹ تہی - مین نے استعمال کی ہے - ہر ایک نال باری باری سے چلتی ہے اور یہہ اختیار ہے کہ نالین کس ترتیب سے چلائی جائین - اس دوکان پر اسی قسم کے چار نالے تپنچے بہی ہوتے ہین جنکو مین نے استعمال کر دیکہا ہے - Smooth bore یعنی بغیر خاردنکی ۵۸۵ بور کے

ہوتے ہین نیز جسر بور کے چاہو نہو اسکتے ہو - یہہ نہایت نرد رزائد ہوتے ہین -
اسی دوکان پر اسمو تھہ بور یعنی بنچار کی رائفلز بہی ہوتے ہین نیز کالنڈین وغیرہ بہی -

نوایجاد گولیان

اوپر گولیون کے تین نام تبلائے گئے ہین لہذا ہر ایک کا حال مفصل لکہا جاتا ہے

نتھال گولی | ذیل کی شکل کی گولی ہین چار ٹکڑے جڑے ہین - یہہ مشین سے بنائی جاتی ہے - اور ہر ٹکڑے کے جور پر ایک فولادی باریک پتی کا ٹکڑا اپنکہڑی کی طرح چسپان ہوتا ہے - یہہ جانور کے جسم مین پہونچکر چار ٹکڑو نمین پہٹ جاتی ہے - زیادہ گہری پہونچتی ہے اور نہایت سخت جہٹکا دیتی ہے کہ جانور بالکل بیکار ہوجاتا ہے -

نتھال گولی بیرونی شکل مین

نتھال گولی اندرونی شکل مین

روتھیری گولی | یہہ لمبی گولی ہونٹ ہے یا بند روا سے کی ڈگڈگی کی شکل کی ہوتی ہے اسمین چکردار سوراغ ہوتے ہین کہ ہوا کی قوّت پاکر بڑہاتی ہوئی جانور کے جسم مین داخل ہو جاتی ہے - یہہ بنجا کی بندوق مین چلائی جائے تو رائیفل کی گولی کیطرح ثابت ہوگی - سو گز کے فاصلہ سے نہایت اعلےٰ پیمانہ پر کام دیتی ہے اگر چوک بور سے چلائی جاتی ہے تو جانور کے جسم مین پہنچکر ٹکڑے ہوجاتی ہے - اور سائیلینڈر بور سے چلائی جاتی ہے تو ٹکڑے نہین ہوتی بلکہ ایک چپٹی چوڑی ٹکیہ بنجاتی ہے دونون صورتون مین جو مہلک زخم پہونچاتی ہے -

روتھیری گولی -

ڈسٹرکٹر گولی - | یہہ کسی قدر لمبی ہوتی ہے - اور اسکے آگے اور پیچہے گنڈے

ہوتے ہین اسمین سیسے کے گویا چاورہین سولہ چھوٹی چھوٹی گولیان ہوتی ہین اور ہر ایک کی جسامت ۳-اے چھرہ کے برابر ہوتی ہے۔ گولی پھٹتے ہی یہ جانور کے جسم مین بکھر جاتی ہین اور جانور کو نہایت مہلک زخم پہونچاتے ہین کہ جانور بیکار ہو جاتا ہے۔ اور جان بر نہین ہوتا۔

ڈسٹرکٹر گولی بیرونی شکل مین

ڈسٹرکٹر گولی اندرونی شکل مین جسمین سولہ چھرہ ۳-اے کی برابر ایک سیسے کے خول مین ہوتے ہین
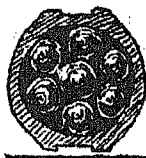
چھرّہ کی بندوقون مین یہہ گولیان رائفلز کی گولیون کے برابر کام دیتی ہین اور چونکہ چھرّہ کی بندوق شکاری کے ہاتھ پر جمی ہوتی ہے اس سلئے نہایت جلد ایم لینی ملسکتی ہے خوفناک شکار پر اگر فوری فیر کرنے کا موقع ہو تو چونکہ رائفل مین ویدبان ہوتا ہے جسکے ایم کے سلئے وقفہ کی ضرورت ہو اور شکاری گھبرا کر فوراً لبلبی دبا دیتا ہے جسکا نتیجہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ رائفل مِس ہوجاتا ہے۔ لہذا ایسے موقع کے لئے بندوق اور یہہ گولیان زیادہ بہتر ہین۔ کہ اگر کوئی درندہ حملہ آور ہو تو فوراً فیر کیا جاسکے اور خطا نہو۔

مین نے اِن تینون گولیون کی نیلون پر آزمایش کی ہے تہال گولیان تین مرتبہ نیلون پر لگائین دو مرتبہ تو نیل اوسی جگہہ گر گئے اور ایک مرتبہ پہر یہہ گولی کہا کر پچاس گز پر جا کر گرا لیکن قریب المرگ حالت مین۔ اور روتھیری گولی سے ننانوے گز بھاگ کر مردہ گرا دوسرا اسّی گز اور تیسرا پچپن گز تک لڑکھڑاتا ہوا جا کر گرا۔

ڈسٹرکٹر گولی ایک نیل کے پٹھ پر لگی یہہ گولی چالیس گز سے لگائی گئی تہی۔ وہ گولی کہاتے ہی گھوڑے کی طرح الف ہو گیا اور پہر گھٹنے ٹیک کر اوٹھا اور چل دیا چونکہ رات کا وقت تہا اسوقت تو پتہ نہ چلا لیکن وہان سے دو میل کے فاصلہ پر صبح کو دیکھا کہ بہت خراب حالت مین لنگڑاتا ہوا تین ٹانگون سے آہستہ آہستہ چلا جا رہا ہے۔

معلوم ہوا کہ بیٹھ بھی گیا تھا لیکن مویشی کے آجانے سے پھر اوٹھکر جا رہا ہے۔
مول کہر کے دوسری گولی دوسرے پٹھ مین اور لگائی اور اس مرتبہ وہین رہگیا۔
ایک دوسرے موقع پر ایک رو جبڑی کے بغل مین گولی لگی وہ دو ڈیڑہ سو گز جاکر جکر کہانے
لگی یہان تک کہ ہم قریب پہونچ گئے اور آخر دم پکڑ کر اوسے گرایا۔
ایک مرتبہ رات کے وقت ایک نیل بغل پر گولی کہاکر چلا گیا اور پھر صبح تین سو گز پر مردہ ملا
ایک نیل پسلی پر گولی کہاکر ہزار گز تک بہاگتا چلا گیا اور پھر مول کر نیر دوسری گولی کہاکر گرا
بہرحال ان تمام ازمائشون سے یہہ نتیجہ نکالا کہ سب سے پر اثر لتھال گولی ہے دوسرے
درجہ رودہیری اور تیسرے درجہ ڈسٹر کٹر ہے۔

شیل یعنی پہٹنے والی گولیان

شیل گولیان اگرچہ کئی قسم کی ہوتی ہین لیکن میرے تجربہ مین دو قسم کی اچھی ثابت
ہوئین ایک رائفل کے واسطے اور دوسری چہرہ کی بندوق کے واسطے۔ پہلی۔
فورسیتھ شیل گولی جو رائفل مین چلتی ہے لمبی گولی ہوتی ہے Forsyth shed.
دوسری میڈر سیفریکل شیل گولی ہم کی بندوق مین ہی چل سکتی ہے Meadies Spfricalls
لیکن سا ئیلینڈر بیرل مین۔

فورسیتھ شیل گولی اس کا سانچہ خاص قسم کا ہوتا ہے۔ دو حصے علیحدہ علیحدہ ڈہالے
جاتے ہین ایک پیندے کا دوسرا اوپر کا حصہ پہر اسمین پہٹنے والا مصالحہ بہر کر مشین مین
خوب دبایا جاتا ہے۔ یہان تک کہ دونون ٹکڑے ایک جان ہو جاتے ہین۔ فورسیتھ
شیل نرم کہال کے خوفناک شکار کے لئے اسلئے زیادہ موثر ہے کہ ایکسپریس کی ہلکی کیپدار
گولیو نکی طرح تہوڑا حصہ توڑ کر اور بغیر جانور کو مہلک صدمہ پہونچائے خود برباد نہین ہو جاتی
بلکہ خوب گہری بیٹھتی ہے اور بڑے بڑے ٹکڑے پوڈر کے زور سے اندر دور
دور پہونچکر زخم پہونچاتے ہین۔

میڈر سیفریکل شیل گولی اس کا بنانا آسان ہے خصوصًا تانبے کی گولیان جنکا

ایک جانب سوراخ ہوتا ہی بن ہی سکتی ہین اور بنی ہوئی تیار ہی ملتی ہین۔ بارہ بور کے لایق سانچہ مین جسکا قطر آدھ انچہ ہوتا ہی ایک کیل جو لکڑی کے دستہ دار ہوتی ہے پہنا دیجاتی ہے اور خلو جگہ میٹڈ زشیل کے سانچہ کی اوس کیل کو اندر لیتی ہے یہہ سانچہ معمولی گولی ڈہالنے کا سا ہوتا ہے۔ لیکن اسمین اوپر نیچے دو سوراخ ہوتے ہین ایک سیسہ ڈالنے کا اور دوسرا کیل کا جب سیسہ منہ سے ڈالا جاتا ہے تو تانبے کے چارونطرف سیسہ جمجاتا ہے۔ اور گولی کے درمیان مین ایک سوراخ رہجاتا ہے۔ جسمین پھٹنے والا پوڈر بہر دیا جاتا ہے۔ اور منہ پر موم لگا دیا جاتا ہے انگریزی بہرے ہوئے میٹڈ زشیل مین ممکن ہے کہ اور کوئی خاص پوڈر ہوتا ہو لیکن مین نے ذیل کا سفوف تیار کر کے تجربہ کیا تو نہایت مفید ثابت ہوا۔

کلاریٹ آف پٹاس اور سرمہ دونون کو علیحدہ علیحدہ خوب باریک پیسکے ہموزن ملا کر سفوف تیار کیا جائے۔ اور گولی کے سوراخ مین پولا بہرا جائے۔ (اگر پولا نہین بہرا جائیگا اور ٹہونک کر بہرا جائیگا تو اکثر نہین پھٹےگا) اور منہ پر موم لگا دیا جائے۔ سفوف تیار کرتے وقت بڑی احتیاط لازم ہے اگر ملا کر پیسا جائیگا یا اور کوئی بے احتیاطی عمل مین آئیگی تو پیسنے والا ہلاک ہو جائیگا۔

سفوف تیار کر کے پہلے اوس کا امتحان کر لینا چاہیئے اور پہر بہرنا چاہیئے۔ اور امتحان اس صورت سے کرو کہ دو تین رتی سفوف کاغذ مین لپیٹ کر کسی چکنے پتھر پر رکھو اور اوسپر ہتھوڑے کی ضرب لگاؤ۔ اگر وہ اچھے پٹاکے کی آواز دے تو اچھا ہے ورنہ خراب ہے۔

مین نے اپنی چہرہ کی بندوق مین میٹڈ زشیل استعمال کر کے ایک تیندوہ اور کئی ریچھ ساھر وغیرہ مارے ہین۔

تیندوہ تو جبکہ مین پانی پر اور جانورون کے شکار کے لئے کوہ ابراؤ کے دامن مین بیٹھا ہوا تھا کہ بعد مغرب ایک بڑے تیندوہ نے آکر پانی پینا شروع کیا۔ اور پانی پیکر چند قدم جا کر ٹھہرا۔ تیس گز کے فاصلہ سے مین نے گولی لگائی تو

پسلیون پر لگی اور وہ سجگہہ ہگیا - دوا ایک مرتبہ تو گہس گہس آواز نکالی پہر دم ہلا کر ٹہنڈا ہوگیا - دیکہا تو جسطرف سے گولی لگی تہی اوسطرف تو معمولی گولی کا سوراخ تہا - لیکن دوسری طرف شکم سے پسلیون تک چار سوراخ تہے - پہیپہڑے کے ٹکڑے باہر نکل پڑے تہے جا بجا جگہہ سے کہال پکس گئی تہی - مختصر یہہ کہ اندرونی حالت نہایت خراب تہی -

اسی گولی سے ایک فیر مین دو سامر دوسی رات مین سنے مارے - نیز اور مختلف جانور شکار کئے -

شیل گولی کا کارتوس جب جانور کے جسم مین لگتا ہے تو ایک روز کی پہٹاکے کی آواز دیتا ہے - اور جب مس ہو جاتا ہے اور کسی پتہریلی زمین یا پہاڑ پر گولی جا کر پڑتی ہے تو دہوان نکلتا ہے - اور بہت زور سے آواز تڑاقہ کی ہوتی ہے - فورسٹیچہ شیل کی بہی یہی حالت ہے - بلکہ بوجہ کونیکل یعنی لمبی گولی ہونے کے اور زیادہ موثر ہے -

رائفل ٹوپیدار

ٹوپیدار رائفلز مختلف تیر کے ہوتے ہین -

بیدہ حصرمی خاردار | یہہ ایک نالا رائفل ہوتا ہے - اور اسمین چوڑے تین گرو یعنی خار ہوتے ہین - ملیٹری ٹلنجیبٹ بیک سائٹ یعنی فوجی مارٹینی کا سادیدبان ہوتا ہے یہہ اکثر بائنوشتتر بور کا ہوتا ہے - تنوگز سے بالکل صحیح لگتا ہے - ہرن وغیرہ مارنے کے واسطے نہایت کار آمد ہے - خوفناک بڑے شکار پر بیدہ ٹرک استعمال نکرنا چاہئے خصوصاً یکنالا ہونے کی وجہ سے بڑے خطرہ کی بات ہے - اس بور کا دونالا ہو تو البتہ بچت کی جگہہ سے استعمال کیا جائے - لیکن پہر بہی بتیس بور کا رائفل اس سے بہتر ہے -

سولہ بور بارہ بور | دونالے بہی اکثر ہوتے ہین اور زیادہ خاردار ہوتے ہین -

اگر بھی گولی انہین استعمال کیجائے تو بہت بہتر ہے - خوفناک شکار پر بچت کی جگہہ سے اور نہایت قریب سے زیادہ سے زیادہ پچاس گز سے لگائے جائین ورنہ نقصان اوٹھانا پڑیگا -

ڈبل ۴۰۰ بور اور ۵۰۰ بور بھی نہایت عمدہ بور ہین - پہلے شکاری خوفناک شکار پر اکثر ویسٹلی ریچارڈ کے بنے ہوئے استعمال کرتے ہین - چنانچہ یہہ نہایت کار آمد ثابت ہوئے ہین اسی میکر کی بنائی ہوئی چہرہ کی ٹو بیرل دونالیان نہایت عمدہ ہوتی ہین اور خوفناک شکار پر گول گولیان استعمال کیجاتی ہین تو نہایت مفید ہوتی ہین - علاوہ ازین اور میکرز کے بھی اس بور کے رائفل ہوتے ہین جیسے الگزنڈر ہنری کے ٹو بیرل رائفل بہت کمیاب ہوتے ہین جو نہایت زوردار اور موثر ہوتے ہین - اسی کے یہان کا ایک ۵۷۷ بور کا ٹو بیرل رائفل میرے پاس تہا اور ایک مرتبہ ایک تیندوہ پر مین نے لگایا تو وہ اوسیجگہہ رہگیا - دونون اور کئی سور اسیطرح گرے -

مختلف میکرز کے مین نے بہتیر یا یائٹس رائفلز استعمال کئے ہین لیکن ویسٹلی ریچارڈ کے یہان کا سب سے بہتر ثابت ہوا اگرچہ پرڈی اور دیگر میکرز کے بھی اچھے ہوتے ہین -

جب کوئی رائفل کسی خوفناک شکار کے واسطے تجویز کیا جائے تو سب سے پہلے اس بات کی ضرورت ہے کہ اوسکا امتحان کرکے اندازہ کر لیا جائے کہ آیا صحیح لگتا ہی یا نہین - یہہ اس صورت سے کہ چالیس گز سے تین انچہ کے دائرہ مین نشانے لگائے جائین اگر تمام نشانے اندر لگین تو بیشک وہ بہروسہ کے قابل ہے ورنہ خوفناک شکار کے موقع پر کبہی اوسپر اطمینان نہ کرنا چاہئے - اکثر رائفل کی سائٹنگ خراب ہو جاتی ہے -

وجہ یہہ ہوتی ہے کہ فورسائٹ باریک اور نازک ہوتی ہے اور اکثر بے احتیاطی سے استعمال کرنے سے ٹوٹ جاتی ہے یا بیک سائٹ یعنی دیدبان گر جاتا ہے یا ٹوٹ جاتا ہے اور مجبوراً دیسی بندوق سازون سے بنوانا پڑتا ہے - اتنا تو ضرور

ہوتا ہے کہ وہ اوسکی باقاعدہ نقل کر دیتے ہین اور بادی النظر مین کوئی فرق نہین معلوم ہوتا لیکن قاعدہ اور حساب سے بنانے سے وہ کب واقف ہو سکتے ہین جیسے اصلی موجد چنانچہ رائفل بالکل غلط لگتا ہے اور اُسوقت تک صحیح نہین ہو سکتا جب تک کہ کسی انگلش میکر کے پاس نہ پہنچا جاے اور وہ ٹرائی کر کے اوسے صحیح کرے۔ رائفل وہی قیمتی اور اچھا ہے جو نہایت صحیح لگتا ہو۔ جھٹکا وغیرہ بعد کو دیکھا جاتا ہے۔

کارتوسی چھوٹے رک رائفل

کارتوسی چھوٹے رک رئفل بہت بور کے ہوتے ہین سب سے چھوٹا امریکن وین چسٹر سیلون بائیس بور کا ہوتا ہے۔ ان رفلون مین چار قسم کے کارتوس چلتے ہین۔ نمبر اول شارٹ۔ دوم لانگ۔ سوم لانگ رائفل۔ چہارم ایکسٹرا لانگ۔ انمین بی ایس اے کمپنی کا رائفل جو فوجی رائفل نما ہوتا ہے نہایت صحیح لگتا ہے۔ اور زوردار ہوتا ہے۔ خرگوش وغیرہ کے مارنیکے کام کا ہے۔ اور اگر بغل یا پھر پر لگے قریب چھوٹے ہرن پر بھی اسکی گولی لگ جاے تو تھوڑی دور جا کر گر جاتا ہے۔ مین نے اسّی اور سو گز کے فاصلے سے اکثر اس سے ہرن مارے ہین۔

۲۳۰/۲۹۷ اور ۲۵۰/۲۹۷ رائفل کے بوتل نما کارتوس ہوتے ہین اور یہہ رائفل ۲۳ اور ۲۵ بور بھی کہلاتے ہین۔ بعض تو بی ایس اے کی ہوتے ہین اور بعض سنہری ماریٹنی کیطرح اور بعض مختلف ہوتے ہین کوئی سائڈ بور یعنی بغلی سے کھلنے والا۔ کوئی ٹاپ بور اوپر سے کھلنے والا۔ یہہ بائیس ۲۲ بور کے رائفل سے زیادہ زوردار ہوتے ہین۔ خرگوش وغیرہ ان سے خوب شکار کئے جا سکتے ہین۔ چھوٹے ہرن بھی ٹھیک جگہہ گولی کھا کر رہ جاتے ہین۔

۲۹۵ بور یا ۳۰۰ بور یہہ دونون ایک ہی بور ہوتے ہین اور ایک دوسرے کے کارتوس چل سکتے ہین۔ یہہ رک رائفل نہایت زوردار ہوتے ہین۔ مین نے اسنسے بہت کالے ہرن مارے ہین۔ جو اکثر وہین رہگئے ہین اور بعض کچھہ دور بھاگ کر گرے

ہین - لیکن انشی گز سے لگا نیز کبہی ایسا نہین ہوا کہ بہاگ گئے ہون - اگرچہ نشو گز سے بہی اکثر لگائے ہین - خرگوش مارنے کے لئے یہہ نہایت عمدہ رائیفلز ہین -

۳۸۰ بور اور ۳۶۰ بور | یہہ رُگ رفل و نسے زیادہ زوردار ہین - خصوصًا ۳۶۰ نمبر پانچ گز رفل بڑی گولی کا بڑا زوردار ہے - کالے وغیرہ اس سے اسیطرح مارے جاسکتے ہین جیسے ۲۹۵ بور سے - لیکن چونکہ اسکی گولی بڑی ہوتی ہے اسلئے زیادہ موثر ہے - اگرچہ انشی گز سے زائد لگائے جانیکے قابل ہے لیکن ہرن پر کم فاصلے سے لگانا بہتر ہے -

۳۱۰ بور | شارپ شوٹر یا ہرن مارنے کا رائیفل ڈبلیو ڈبلیو گرینیر اور دیگر میکرز یہان بنا ہے - آر بی رو ڈ والے نے بہی بنایا ہے جسکا نام ڈیر اسٹالکر یعنی ہرن مارنے کا رفل رکہا ہے - گرینیر کا رفل زوردار ہے - جب یہہ رفل بنا اور مجہے علم ہوا تو مین نے منگوا کر اس سے شکار کہیلا - اسکی مزل ولاسٹی یعنی گولی کی رفتار تقریبًا تیرہ سو فٹ فی سکینڈ ہے - اور مزل انرجی یعنی جہٹکا ۴۳۵ فٹ پونڈ ہے - دراصل کالون کے واسطے نہایت کار آمد ہے - زوردار بہی ہے اور جہٹکا بہی خوب دیتا ہے - ۱۲۵ گز تک سے اسے لگا کر دیکہا ہے نہایت صحیح لگتا ہے - سو گز یا اس سے کم فاصلے سے شاید ہی کوئی گولی خطا ہوتی ہے - مین نے اس سے دو سو پچیس ۲۲۵ گز سے بہی ہرن مارے ہین لیکن اتنے فاصلے سے یقینی نشانہ نہین لگتا - اس سے بعض موقع پر رو جہ اور سامہر بہی شکار کیے ہین - بغل یا پیٹ پر گولی لگے تو ۱۰۰ یا ۲۰۰ گز بہاگ کر گر جاتے ہین - اسکے چہوٹے سے کارتوس مین بے دہوئین کی کارڈائٹ بارود پانچ گرین اور سیسہ کی ٹہوس یا پولی گولی ۱۲۵ گرین کی ہوتی ہے - اسکے ساتہہ ریلوڈنگ ٹولس یعنی دوبارہ کارتوس بہرنے کے آلے اگر منگائے جائین تو بیشک آ تو جاتے ہین لیکن گہر کے کارتوس بہرے ہوئے کام خراب دیتے ہین - یا تو انشی گز سے بہی بس ہو جاتے ہین اور اگر لگے بہی تو گولی موثر نہین ہوتی - جانور زخمی ہو کر چلا جاتا ہے ہان چالیس گز سے لگائے جائین تو شاید کچہہ کام دیتے ہین - وجہہ یہہ ہے کہ کارڈائٹ بارود تو ملتی نہین اور سموک لیس یا کالی بارود سے بہرے جاتے ہین اور گولی بہی سانچے مین ایسی صاف نہین ڈہلتی

جیسی ولایتی کارتوسون مین مشین کی ڈہلی ہوتی ہے - اس لئے وہ بیکار سے ہوتے ہین -

شیر ووڈ رائیفل ۳۰۳ بور یہہ ویسٹلی رچارڈ کا بنا ہوا نہایت عمدہ اور عجیب رائیفل ہے - کاکڑ سے لیکر چیتل تک اس سے آسانی سے شکار کئے جاسکتے ہین - اسکا نیز ۳۰۳ بور سے کسیقدر چہوٹا ہوتا ہے - لیکن کارتوس زیادہ لمبا اور بارود اور گولی وزنین زائد یعنی کارتوس کا بارود سات گرین اور گولی ۸۰ گرین کی ہوتی ہے - اور اسمین یہہ بہی خوبی ہے کہ گولی کی پیندی سے ذرا اوپر یعنی جو حصّہ کارتوس کے خول کے اندر رہتا ہے نکل چپٹا ہوا ہوتا ہے اور یہہ ہرنون کے لئے زیادہ موثر ہے - اسلئے ۱۳۰ سے اس کا مار پہلا بڑا ہوا ہوتا ہے - اور اوس سے کسیقدر جہٹکا بہی زائد ہے - مین نے اسکے میکر کی بڑی تعریف سنی ہے اور بیشک وہ تعریف کا مستحق بہی ہے - ڈیڑھ سو گز تک نہایت صحیح لگتا ہے اور سو گز سے گولی قسمت سے خطا ہوتی ہے - مین نے اس سے دو سو گز سے بہی ہرن مارے ہین اور عجیب بات ہے کہ اتنے فاصلہ پر بہی اسنے قابل قدر کام دیا کارتوس زیادہ صحیح لگتے ہین اور کم خطا ہوتے ہین اور اکثر جانور جگہہ کی جگہہ پر رہجاتے ہین - تین سو گز سے بہی ہرن مارے ہین - لیکن اس فاصلہ پر نکہی جوڑ صحیح نہین لگتا بلکہ اندازہ سے لگایا جاتا ہے -

مین نے اس سے چیتل سانبر اور نیل بہی مارے ہین بعض نیل یا پہاڑ پر گولی کہا کر وہین گر گئے ہین بعض پچاس یا سو گز بہاگ کر گرے اور بعض بیجگہہ گولی کہا کر بہاگ گئے - اور دوسری گولی لگانے کے بعد گرے -

چہوٹے رائیفلز مین یہہ سب سے زیادہ زور دار ہے اگرچہ اس بور کے دوسرے میکرز نے بہی رائیفل بنائے ہین مثلاً بی ایس اے وغیرہ نے لیکن شیر ووڈ سے کوئی بہتر اور موثر نہین اگر منگائے جائین تو اسکے ساتہہ اسکے کارتوس بہرنیکے آلے بہی ملسکتے ہین لیکن یہان کے کارتوس بہرے ہوئے ۳۱۰ بور شارپ شوٹر کیطرح کمزور ہوتے ہین جیسا کہ اوپر بیان کر دیا گیا ہے -

اسکی مزل ولاسٹی یعنی گولی کی رفتار ۲۰۵۰ فُٹ فی سیکنڈ ہے اور مزل انرجی یعنی دباؤ یا جھٹکے کی قوت ۲۵۵ فٹ پونڈ ہے۔

میرے نزدیک یہہ رائیفل سٹینڈرڈ ریف سائٹ یعنی ایک قایم دیدبان اور آگے پتے اوٹھانیکے ہون اور اُڈین فورسائٹ یعنی کہلی ہوئی مکہی کا ہو تو شکار کے واسطے نہایت اچھا ہے۔

گلوب فورسائٹ یعنی گلوب دار مکہی کا ہو تو (جیسے کہ ہرشیرووڈ مین ہوتی ہے) ایم کرنے یعنی ملانے مین ذرا دیر لگتی ہے۔ لیکن اوس سے نہایت صحیح لگتا ہے۔ مگر دیدبان متحرکہ بالا ہی ہونا چاہیئے۔

پیرڈاکس کا لینڈن اور دوسری بال اینڈ شارٹ گنز گولی اور چھرّے کی بندوقین

یہہ چند بندوقین ایسی ایجاد کی گئی ہین جو نہایت کار آمد ہین۔ بلکہ انمین سے ایک بندوق تو ایسی ہے کہ رفل کو بہولا دیتی ہے۔ مختلف میکرز نے مختلف قسم کی بنائی ہین۔ مثلاً ہالینڈ نے پیرڈاکس جو بڑی کار آمد مانی گئی ہے۔ اور تمام دنیا مین مشہور ہے۔ لینکاسٹر نے کالینٹرین یہہ بہی بہت مشہور اور عمدہ ہے۔ ویسٹلی ریچارڈ نے ایکسپلورہ پیرڈاکس کی طرح پر حال مین بنائی ہے۔ اسکو نہایت شہرت حاصل ہوئی ہے۔ اسمین سموک لیس (Nitro) نیٹرو پوڈر اور ۳۰۰ گرین کی لمبی گنڈیدار گولی جسمین تانبے کی ٹوپی جڑی ہوی ہوتی ہے چلائی جاتی ہے۔ یہہ نہایت پُر اثر اور مُہلک ثابت ہوئی ہے۔ علاوہ ازین اور بہی بال اینڈ شاٹ گنز مختلف میکرز کی ہین جنکے متعلق ذیل مین مختصر حال بیان کیا جاتا ہے۔

پیرڈاکس ۱۲ بور ہالینڈ اینڈ ہالینڈ کی۔ یہہ بندوق گولی کے واسطے رائیفل ہے۔ سو گز سے نہایت تیزی ایکسپریس کیطرح گولی مارتی ہے۔ اور چھرہ معمولی عمدہ بندوقونکی طرح۔ اس کے مُنہ پر صرف سوا انچہ پر خار ہوتے ہین لمبی گولی جسکے بیچ مین گنڈا ہوتا ہے اور جو وزن مین ۷۳۵ گرین ہوتی ہے۔ اسمین چلائی جاتی ہے۔ خواہ پولی ہو یا ٹھوس۔ چہوٹے ہرنون کے

واسطے قریب سے استعمال کیجائے تو تین ڈرام بارود ہو۔ بڑے اور خوفناک شکار کے واسطے ۔
۱/۴ ۳۳ اور ۱/۲ ۳۳ سے کم ہونا چاہئے۔ سخت سیسہ کی پولی گولی جسمین پندرہ حصّون مین ایک حصّہ جست یا نو حصّہ سیسہ مین ایک حصّہ رانگ ہو ڈہال کر آلے سے خوب صاف کرلیجائے خواہ تہوڑی سی چربی لگا کر بہرحال نہایت صفائی سے بہری جائے اگر کاغذ کا کارتوس ہو تو گولی دبانے کے آلہ سے دبا کر گٹڑا اڈال دینا چاہئے اس سے گولی خوب جم جاتی ہے۔ یہہ شیر وغیرہ کے لئے عجیب چیز ہے اور دہماکے جہٹکا پہونچاتی ہے۔ اس سے اکثر معزز شکاریون نے اسے بڑے بڑے شیر مارے ہین اور کبھی یہہ غیر اطمینان ثابت نہین ہوئی۔
مین اسے برسون سے استعمال کر رہا ہون اور مجھے خدا کے فضل سے ہمیشہ اسپر بھروسہ رہا ہے دو موقع مجھپر بھی ایسے خطرہ کے گذرے ہین اور مین نے اسکے صحیح لگنے اور جہٹکا دینے سے فائدہ اوٹہایا ہے۔ جنکی تفصیل ہدیہ ناظرین کرتا ہون ۔
ایک مرتبہ مین نے راج رانا صاحب بہادر دام اقبالہ والی ریاست جہالاوار کی مہمان ہونے کی عزت حاصل کی وہان مشہور شکار گاہ ہے جہان مجھے شکار کہیلنے کا موقع ملا۔ میرا ایک بڑا ریچہ زخمی ہو کر جسکے صرف ران کے گوشت مین گولی لگی تہی گم ہو گیا تہا۔ مین اوسکی تلاش مین چلا۔ مین نے اپنے ہمراہی بندوقچیون کو جو تعداد مین ۱۲ تہے کہا کہ تم ایک سیدہی لائن باندہکر چلو اور جسکے سامنے سے ریچہ اوٹھے گولی ماردے۔ اتفاق سے مین ٹہلا اور اس لائن سے تقریبًا دوسو گز آگے نکل گیا۔ یہ ریچہ ایک کہو مین پتھر کے نیچے بیٹہا ہوا تہا۔ اوسی کے سرپر سے ہو کر مین گذرا اوس پندرہ گز کے فاصلے سے نکلتا ہوا چلا آیا اور اوسے دوسو گز پرا اپنے پیچھے چہوڑ دیا۔ جب اوس لائن کے آدمی بولتے ہوئے آئے تو وہ آواز سنکر اوسی پگڈنڈی پر جسپر مین آگے جا رہا تہا چلا۔ مجھے علم نہین کہ میرے پیچھے ریچہ آرہا ہے اور اگر وہ خاموش چلا آتا تو مجھے آسانی سے زخمی کر سکتا تہا لیکن ابہی مجھسے تیس گز کے فاصلہ پر تہا کہ زور سے چلا کہ مجھپر دوڑا لیکن چارون پیرون سے چونکہ پچھلا پاؤن زخمی تہا

اسلئے کہڑا تو نہو سکا لیکن پہر بہی اسقدر تیزی سے جہپٹا کہ مین اوسکی سرعت سے حیران ہوا اور خیال ہوا کہ یہہ زخمی نہین ہے ۔
اوس کے اچانک اسطرح سے بڑہنے سے مین چونک پڑا تہا اور فورًا متوجہ ہوکر بڑی تیزی سے اوسپر بندوق تاک کر فیر کیا گولی اوسکے سر مین لگی اوسنے ایک دو قدم تنگے کہائے اور پہر ایک ہاتہہ سر پر اور دوسرا جہاڑ کے نیچے رکہکر اور ایک زور سے آواز لگاکر نیچے بیٹہہ گیا ۔ مین اتنی فرصت پاکر فورًا ایک جہاڑی کی آڑ مین ہو گیا ۔ اور فورًا دوسرا کارتوس چڑہاکر چہر تیار ہو گیا ۔ اب جو دیکہا تو بدستور بیٹہا ہوا تہا ۔ مین نے یہہ گولی بہی رسید کی لیکن معلوم ہوا کہ دوسری گولی ہی مین اوسکا دم نکل گیا تہا ۔
اگر اس موقع پر میرے پاس یہہ پیرڈاکس نہوتی اور بجائے اسکے ایکسپرس مالانگ رینج رائیفل ہوتا تو ضرور جلد فیر کرنے مین خطا ہوتا ۔ پیرڈاکس نہایت (easy aiming) ایزی ایمنگ یعنی آسانی سے ملنے والی بندوق ہے اسکے دو دیدبان ہوتے ہین گولی چلاتے وقت اوٹہائے جاتے ہین اور چہرہ چلاتے وقت دباکر قرنشی سے ملادئے جاتے ہین ۔
ہز ہائینس دربار بیکانیر بہادر اکثر خوفناک شکار مین اسی بندوق کو استعمال کرتے ہین اور نہایت پسند کرتے ہین آپنے اکثر درندے شیر وغیرہ اس سے نہایت خوبی سے مارے ہین ۔
مین اپنا دوسرا واقعہ بہی ناظرین کی خدمت مین پیش کرتا ہون اگرچہ ان غیر ضروری قصون سے ناظرین کی سمع خراشی ضرور ہوگی لیکن اسی قسم کے واقعات سے تجربہ اخذ کیا جاتا ہے ۔
بوندی کے علاقہ مین میرے ایک دوست ٹہاکر صاحب کی تہوڑ لیسی جاگیر ہے مین اونکے یہان مہمان تہا کہ اونکے یہان کا پہیروال آیا اور کہنے لگا کہ " یہان سے تقریبًا آدہ میل کے فاصلہ پر ایک کہوہ ہے اوسمین ایک تیندویکا جوڑا دیکہکر آیا ہون ۔ آپ چلئے اور شکار کیجئے " مین اور ٹہاکر صاحب دونون چالیس آدمی ہانکنے کے واسطے لیکر وہان پہونچے ۔ چونکہ وہان پر درخت پر بیٹہنے کی جگہہ نہتہی اس لیے مجبورًا نیچے ہی کہڑا ہونا پڑا ۔
جب ہانکے والون نے شور مچایا تو ہمسے پچیس گز کے فاصلے سے جوڑا نکلا ۔ مین نے نرکے

پیریڈاکس کی گولی لگائی جو بغل مین لگی اور ایسی موثر کہ اوسنے پیر تک بہی نہ ہلایا - مادہ پر ٹہاکر صاحب نے گولی لگائی یہہ پیٹ مین لگی - لیکن بجگہ کہ وہ چلاکر تڑپی اور ایک نالے مین کود گئی - مجہے تین سیکنڈ کا بہی وقفہ نہ ملا کہ مین شست ملاکر گولی لگاتا - نرہ گروندہ کی گنجان جہاڑی مین بیٹھ گئی تہا کہ صاحب نے مجہسے کہا کہ چلو چلین اسوقت وہ دب جائیگی اور ہم دوسری گولی لگا سکین گے - لیکن مین نے کہا نہین اب وہ اور بہی زیادہ خوفناک ہو گئی ہے - میرے کہنے کی اونہون کو کچہہ پرواہ نکی اور مین بہی اس خیال سے کہ یہہ مجہے بزدل خیال کرین گے ساتھ ہولیا - بس

شیر یا تیندوے کا قاعدہ ہے کہ یہہ بیٹھا بیٹھا کسی پر نظر جما لیتا ہے - خواہ وہ قریب یا دور اور اوسیکے پاس پہونچتا ہے اگر درمیان مین اور آدمی ملتے ہین تو اوسنے کچہہ مزاحمت نہین کرتا اور تیزی سے اونکے پاس سے گذرتا ہوا چلا جاتا ہے -

چنانچہ اوسنے ہانکے والون مین سے ایک دائرہ والیکو جسکے دائرہ مین جہانجن لگے تہے دور سے تاک لیا تہا - وہ بڑی بیفکری سے زور زور سے ڈہپڈہپ بجاتے جا رہا تہا جب ایک آدمی نے گہاس کا پولا جلا کر اوس جہاڑی پر پہینکا اور ایک بندوق کا آسمانی فیر کیا تو مین نے چونکہ بالکل قریب تیار کہڑا تہا غرّانیکی آواز سُنی اور پہر دیکہا کہ جہاڑی کو حرکت ہوئی اور وہ جہاڑیکو چیر کر بجلی کیطرح تیزی سے نکلی - اسقدر تیزی سے کہ مین ایم بہی نکر سکا مجہسے دو قدم پر گذرتے ہوئے ایک جہلک کہائی دی یہان تک کہ اوسکے ہوا تک میرے بدن پر محسوس ہوئی اور تیندوی دائرہ والیکے سر پہ موجود تہی - اور جاتے ہی اوسنے پنجہ مارا لیکن اتفاق سے پہلا ہی پنجہ دائرہ پر پڑا کہ تمام کہال پہٹ کر تیندوے کے ہاتہہ پر لپٹ گئی گویا کسی نے اوسکے ہاتہہ مین دائرہ پہنا دیا - دوسرا پنجہ اوسکے مونڈہے پڑا اور اگرچہ اوسکے تہوڑی سی خراش ہی آئی لیکن چونکہ دائرہ معہ جہانجن تیندوے کے ہاتہہ مین اولجہہ گیا تہا اس گہبراہٹ مین وہ مُنہ مارنا بہول گئی اور دائرہ والیکو چہوڑ کر دائرہ پر مُنہ مار کر علیحدہ کیا اور دوسرے ہانکے والونکی طرف رُخ کیا - دو ہی ذقن بہرنے پائی تہی کہ مین نے گولی لگائی گولی کہاتے ہی جیسے خرگوش چہرّون لوٹ جاتا ہے زمین پر لوٹ گئی - یہہ تمام باتین

صرف تین سیکنڈ مین ہوگئین - اور دائرہ والا اگرچہ زیادہ زخمی نہین ہوا تہا لیکن نوعمری کی وجہ سے ناتجربہ کار تہا یہہ کہتے کہتے کہ "ارے بارے کہا گیو" "ارے مارے کہا گیو" بیہوش ہوگیا - اور جب کوشش کرکے تہوڑی دیر بعد ہوش مین لایا گیا تو اوسوقت بہی اوسکی زبان پہ یہہ ہی الفاظ تہے کہ "ارے بارے کہا گیو" "مہاری مائی کہا گیو" اوسکے اسطرح سے خوف زدہ ہونے اور بے تحاشا چلّانے سے بیساختہ ہنسی آتی تہی آخر جب اوسے بہت کچہہ دلاسا تسلّی دی تو خاموش ہوا -

ایسے خوفناک موقع پر کبہی پیدل بچانا چاہیے - میری قسمت اچہی تہی ورنہ پہلے تو میرے ہی خبر لے سکتی تہی میرے پاس سے سوا گز کے فاصلہ سے نکل گئی اور مین بندوق نہ چلا سکا - حالانکہ مجہے تیز فیر کرنے کی نہایت مشق ہے اور صدہا اوڑتے ہوئے چہینتر وغیرہ نہایت خوبصورتی سے مارے ہین - لیکن اسکی تیزی اونسے بہی زیادہ تہی -

کالینڈرین یہہ لینکاسٹر نے بنائی ہے اسمین خار نہین ہوتے - لیکن گولی ڈیڑہ سب پیپر ڈکس کیطرح چلتی ہے یہہ میرے ایک عزیز کے پاس ہے اور مین نے استعمال کرکے دیکہی ہے - یہہ ہیمرلیس اجیکٹر سنگل ٹریگر یعنی ایک لبلبی کی ہے - مین نے اچہی طرح سے اس بات کا اندازہ کیا ہے پیپر ڈاکس سے کسی بات مین زیادہ نہین ہے بلکہ نشانہ سے ملنے اور صحیح لگنے مین پیپر ڈاکس اس سے بہتر ہے -

اکسپلورہ - یہہ بیشک اچہی بندوق ہے اور پیپر ڈاکس سے زیادہ دور مارتی ہے گولی موثر اور قابل اطمینان مارتی ہے - اسے مین نے اپنے دوست سے لیکر چند بار شکار پر تجربہ کرکے دیکہا ہے -

بال اینڈ شاٹ گن یہہ آئی ہالس اور اے ہالس اینڈ سنز کی بندوق ان ویزی ایبل Invisible یعنی بے معلوم خار کی ہوتی ہے - غور سے دیکہنے سے بریچ سے مزل تک یعنی پیندے سے منہ تک نالون مین ہلکے خار معلوم ہوتے ہین اسمین ایک سائٹ یا کارواٹ بارود اور نکل کی پیندی والی گولیان چلتی ہین - تین سو گز تک لیف سائٹ ہوتے ہین وہ دور مارتے ہین -

بعض لوگ اسے پسند کرتے ہین لیکن مجھے پسند نہین نہ ایسی صحیح ہے جیسی پیرڈاکس اور نہ ایسا مہلک جھٹکا دینے والی - مین نے دو نون میکرز کی بال اینڈ شاٹ گنز ہیرپیس خرید کر استعمال کین اور پہر علیحدہ کر دین - جن صاحب کو منظور ہو زیادہ استعمال کرنے سے انکا حال معلوم ہو سکتا ہے -

ہالینڈ کی ڈبل بور پیپرڈاکس - اسمین آٹہہ ڈرام بارود اور ۲ اونس کی لمبی گولی چلتی ہے یہہ نہایت اطمینان کا ہتیار ہے - بڑے شکار کے واسطے خصوصًا ہاتہی وغیرہ کے لئے بہت موزون ہے - مین نے بذات خود بڑے شکاروں پر اسے استعمال کر کے تجربہ نہین کیا تہا لیکن اپنے بہائی صاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب سے (جنہون نے مجہسے یہہ بندوق لے لی تہی) اسکی بڑی تعریف سُنی -

راجپوتانہ مین سب سے بڑے جانور سیاہ نیل ہین جو ارنے بہنسے کیطرح ہوتے ہین اور انکی کہال ۱½ انچہ موٹی ہوتی ہے چنانچہ جانچ کے طور پر مین نے بہی ساٹہہ گز سے ڈبل بور پیپرڈاکس کی ۷ ڈرام بارود سے بغلپر گولی لگائی - گولی پار نکل گئی اور نیل وہین رہگیا - اور ایسا گرا کہ گویا کسی نے اوٹہا کر پہینکدیا - اس تجربہ سے میرے دل مین بہی اسکی وقعت ہوئی - لیکن چونکہ مین دُبلا پتلا آدمی ہون اور اس بندوق کے واسطے بڑے زبردست آدمی کی ضرورت ہے اس لئے میرے لئے غیرموزون ہے - مگر میرے بہائی صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب ہر طرح اسکے اہل ہین - بہائیصاحب موصوف ریاست کے سر برآوردہ شکاریون مین سے ہین - انکے شکار کے کارنامے شہرت عام حاصل کر چکے ہین انکا قول ہے کہ ہمیشہ زیادہ بارود کی ہرت کے اور بڑے تیر کے ہتیار استعمال کرنا چاہئے اور بیشک یہہ قول آب زر سے لکہنے کے قابل ہے -

بہائی صاحبنے بڑا تجربہ حاصل کیا ہے انکو زیادہ تر صاحبان انگریز کے ساتہہ بڑے شکار کہیلنے کے مواقع ملتے رہے ہین -

پیپرڈاکس ۱۶ سولہ بور کی بہی ہوتی ہے لیکن ۱۲ بارہ بور کی سب سے بہتر ہے (Beggestgamed) بگیسٹ گیمز یعنی بڑے بڑے شکار کے واسطے ڈبل بور عجیب ہے - بشرطیکہ چلانے والا جسیم آدمی ہو

بڑے شکار مثلاً گینڈا ارنا بھینسا وغیرہ بھی اس سے مارے جاسکتے ہیں۔ کونٹ شیب گر ایک انگریز شکاری نے افریقہ مین اس سے شکار کھیلا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ "مین نے فولادی نوک کی گولیون سے تیرہ گینڈے اور ایک ارنا بھینسا مارا ہے۔

پٹاکیپدار بندوقون کے بہرت بارود اور چہرے کے اوزان

جاننا چاہیے کہ پٹاکیپدار بندوقون کے کالی بارود کے بہرت بور کے مطابق کارتوسی سے یکسان ہین فرق صرف یہہ ہے کہ ٹوپیدار مین پتیل کا باریک سوراخ ہونے کی وجہہ سے ۳۔ آیف کی باریک کالی بارود جو خاص ٹوپیدارون ہی کے واسطے بنائی گئی ہے استعمال کیجاتی ہے۔ لیکن چارج پوڈر مین ٹوپیدار اور کارتوسی کے چارج یعنی بہرت مین کچھ فرق بھی ہے۔

ٹوپیدار مین نمبر (۶) کالی بارود جو کارتوسوں کے واسطے بنائی گئی کام اچھا دیسکتی ہے۔ لیکن موٹے دانہ دار ہونے کی وجہہ سے نپلون مین نہین پہونچتی۔ اور اکثر موقعہ پر مس فائر ہو جاتی ہے اس وجہہ سے ۳۔ آیف کی بارود سے بہتر اسکے واسطے نہین۔ بارود اور چہرہ کے بہرت کا وزن ہر بور کے واسطے ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

وھوھذا

پٹاکیدار بندوقون کے چھرہ اور بارود کے اوزان

نام بور	وزن بارود	ڈاٹ	وزن چھرہ	ڈاٹ
۲۰ بیس بور	۲ ۱/۴ یا ۲ ۱/۸ ڈرام	بارود پر سخت اور موٹا ڈاٹ	۳/۴ اونس گراب ۳ - ایس جی ۱۱ یا ۱۳ دانے -	چھرہ پر موٹا ہلکا اور نرم ڈاٹ
۱۶ سولہ بور	۲ ۱/۴ یا ۲ ۱/۲ ڈرام	”	۷/۸ اونس گراب ۳ - ایس جی ۱۳ یا ۱۴ دانے	”
۱۴ چودہ بور	۲ ۳/۴ ڈرام	”	۷/۸ اونس گراب ۳ - ایس جی ۱۳ سے ۱۵ دانے تک	”
۱۲ بارہ بور	۲ ۳/۴ یا ۳ ڈرام	”	۱ ۱/۴ اونس یا ۱ ۱/۸ اونس گراب ۳ - ایس جی - ۱۹ یا ۱۸ دانہ یا ۲ ایس جی ۱۳ دانے	”
۱۱ گیارہ بور	۳ ۱/۴ یا ۳ ۱/۲ یا ۳ ۳/۴ یا ۴ ڈرام -	”	۱ ۳/۴ یا ۲ اونس گراب ۳ - ایس جی ۱۳ دانے ۲ ایس جی ۱۵ دانے - اور ایس جی یا ایل جی ۹ تا ۱۱ دانے	”
۸ آٹھہ بور	۵ سے ۶ ڈرام تک	”	۲ ۱/۴ یا ۲ ۱/۲ اونس گراب ۳ - ایس جی ۳۰ دانے ۲ ایس جی ۲۱ دانے - ایل جی ۱۷ دانے -	”
۴ چار بور	۶ ۱/۲ یا ۷ ڈرام	”	۳ ۱/۲ اونس ایس جی ۲۳ دانے اور ایل جی ۱۹ دانے -	”

جب گراب بہرے جائین تو اونکے ساتھہ بارہ ۱۲ دانے نمبر (۲) یا (۴) چھرہ کے ضرور ڈالدینا چاہئے کہ یہہ اونکی درزون مین بیٹھہ جائین اور جس وقت چلین تو ہوا کے ساتھہ بندہے ہوئے نال سے نکلین اور منتشر ہون - اس صورت مین یہہ خوب لگتے ہین - بعض لوگ چھوٹے ۳ - ا سے چھرے بڑے گرابون مین ملاکر بہرتے ہین یہہ عمل چھوٹے تیر کی بندوقون کے واسطے مفید ہوتا ہے -

یہہ بھی ضرور ہے کہ مذکورہ بالا بہرت بندوق مین استعمال کرکے پہلے تجربہ کرلینا چاہئے - اس لئے کہ ایسا ہی ہوا کہ مین نے ایک ہی بور کی بیسون بندوقین استعمال کی ہین اور

ہر ایک مین کم و بیش بہرت بہر کر اور آزمائش کر کے اطمینان کیا ہے ۔ ہر مطابق بور
کا بہرت اکثر یکسان نہین رکہا اور ہر بندوق مین یکسان مقدار کا بہرت قائم نہوسکا بلکہ استعمال
کے بعد مناسبت سے کم و بیش کر کے مرضی کے موافق بہرت مقرر کر لیا ۔ اسی طرح ہر صاحب خیال رکہین
بارود پر ڈاٹ نمدہ کے کٹے ہوئے یا کاغذ کے کٹے ہوئے لگائے جائین تو بہتر ہین وہ اسطرح
ہونا چاہیے کہ بارود پر پہلے کاغذ کی ٹکلی کا ڈاٹ اوسپر موٹے کاغذ کا ڈاٹ بور کے وزن کے
مطابق چہرہ یا گراب ڈالکر صرف ایک ٹکلی کا ڈاٹ لگانا چاہیے اور اسے صرف چہرہ کے اوپر پہونچا
دینا چاہیے زیادہ نہ ٹہوکنا چاہیے ۔ ورنہ چہرہ خراب لگے گا ۔ اگر ٹکلی کے ڈاٹ دستیاب
نہوسکین تو خشک موسم مین علاوہ بیٹر کی گہانس والی جگہہ کے کپڑے کا ڈاٹ استعمال کرنا چاہیے
کپڑے کو لپیٹ کر گول اور لمبی گولی کیطرح سخت کر لینا چاہیے ۔ اور نال مین بارود پر لگا کر گز
سے کسیقدر ٹہونک لینا چاہیے کہ بارود تک بخوبی اطمینانی طور سے پہونچ جائے ۔
بیڑین جہان گہانس ہو خشک موسم مین کپڑے کا ڈاٹ لگانا سخت غلطی ہے ۔ اس لیے کہ کپڑا سلگتا
رہتا ہے اور آگ لگ جاتی ہے ۔ ایسی جگہہ کاغذ کا ڈاٹ ہو ورنہ نمدہ کا سب سے بہتر ہے
یہہ بات بہی یاد رکہنے کے قابل ہے کہ گراب کے لیے بہ نسبت چہرہ کے زیادہ بارود ڈالنا
چاہیے اور اسیطرح بہ نسبت گراب کے گولی کے لیے ۔ یہہ دیکہا گیا ہے کہ پوری بہرت یعنی زائد
بارود کے گراب یا چہرہ یا گولی جب کسی جانور کے لگتی ہے تو پورا جہٹکا دیتی ہے ورنہ اسکے
خلاف ہوتا ہے ۔
ٹوپیدار رائیفل مین بہ نسبت چہرہ کی بندوق کے بارود زیادہ ڈالی جاتی ہے ۔ یا تو ہر رائفل
کے ساتھ اوسکے کیس مین مقدار بہرت کے متعلق ہدایات ہوتے ہین ورنہ اپنے تجربہ
سے مطابق بور کے ہر بندوق کی مقدار بہرت سے لیکر بڑہاتا جائے اور جب بہرت
پر گولی زور سے لگ کر چپٹی ہوکر ٹوٹ جائے اور کاندہے پر خوب معلوم ہونے لگے
تو وہ بہرت قائم کر لیا جائے ۔ جیسے کہ اوپر لکہا گیا ۔ بہرت کی خوبی یہہ ہے کہ بندوق
نشانہ پر صحیح لگے اور اچہی طرح جہٹکا دے ۔
ایک یا دو نلکی بہری ہوئی بندوق یا رائیفل اگر شکار مین استعمال کے لیے لیجایا جائے

تو پہلے اونکے نپلون کو اچھی طرح جانچ لینا چاہئے کہ بارود ہے یا نہین اور مزید احتیاط کی غرض سے تازہ بارود سوراخون مین سوئی کے ذریعہ سے اور بہردی جائے پہر ٹپا کا اندر کا مصالحہ دیکھکہ چڑہانا چاہئے - ٹپا کا اچھی طرح سے جمے اگر ڈہیلا ہو تو اوتار کر دانت سے دباکر پہر چڑہا دینا چاہئے - اکثر اتفاقات ایسے پڑ گئے ہین کہ خاص موقع پہر ڈہیلا چڑہا ہوا ٹپا کا گر گیا ہے اور شکار مین بڑی کہنڈت پڑی ہے - اور خوفناک شکار کے موقعہ پہ ایسی غلطی ہونے سے جانو نکا نقصان تک ہو گیا ہے -

میرے نزدیک بعض بندوقون ٹپا کیدار رائیفلون اور کارتوسی بندوقون پر سیفٹی بولٹ گہوڑے یعنی ہمیر روکنے کے لگے ہوتے ہین ٹہیک نہین انسے خاص وقت پہ فوری فیر کرنے مین بڑا ہرج ہوتا ہے - لہذا اونہین نکالدینا چاہئے اور اونکے نکال لینے سے کسی پرزے کو کوئی نقصان نہین پہونچتا -

ہر بندوق یا رائیفل کی ایک دن شکار کہیلنے کے بعد نالین گرم پانی سے دہو لینا چاہئے اِس کے بعد کپڑے سے خشک کر کے کسی قسم کی گریز یعنی ویسلین یا رنگون آئل وغیرہ کپڑے مین لگا کر نال کے اندر اور باہر لگانا چاہئے - چاپ گہوڑے وغیرہ پر محض رنگون آئیل لگانا چاہئے کہ وہ چپک کر خراب نہو جائین - رنگون آئیل نہو تو گہاس لیٹے تیل مفید ہے اور اکثر دیہات وغیرہ مین رنگون ائیل کہان میسر ہو سکتا ہے - اور گہاس لیٹ تیل ہر جگہہ دستیاب ہو سکتا ہے کام دینے مین یہہ رنگون آئیل سے کم نہین -

کارتوسی بندوقون کے بہرت چہرہ گراب گولی کے اوزان

ہر بندوق کے واسطے کارتوسون کے جو مناسب بہرت ہین درج کئے جاتے ہین لیکن پہلے یہہ بات سمجھہ لینا چاہئے کہ بارود پر ڈاٹ کتنا دیا جاتا ہے اور چہرہ پر کتنا

بارود پر ڈاٹ | پہلا کاغذ کی نلکی کا ڈاٹ (جو کٹے ہوئے ملتے ہین) ½ انچہ موٹا اوسکے اوپر فلٹ دینا چاہئے - اوسپر ⅜ یا ¼ انچہ کا اور اوسپر نمدے کا ڈاٹ ہونا چاہئے اور پہر ایک پتلا کارڈ کا ڈاٹ

چھرہ پر ڈاٹ	صرف ایک لگایا جائے بعد ازاں ٹمرن اور مشین سے منہ موڑ دیا جائے

کالی بارود نمبر (۶) کا بھرت

بور یا نمبر بندوق	لمبائی کارتوس انچوں سے	وزن بارود ڈرام سے	وزن چھرہ اونس سے
چار ۴ بور بندوق	۴	۹	۳ ۱/۴
آٹھ ۸ بور بندوق	۳ ۱/۴	۶	۲ ۱/۴
دس بور بندوق	۲ ۵/۸	۳ ۱/۲	۱ ۱/۴
بارہ ۱۲ بور بندوق	۲ ۱/۲	۳	۱ یا ۱ ۱/۸
ایضاً ۱۲ بور بندوق	۲ ۳/۴ یا ۳	۳	۱ ۱/۸
سولہ ۱۶ بور بندوق	۲ ۱/۲	۲ ۳/۴	ایک اونس
بیس ۲۰ بور	۲ ۱/۲	۱ ۳/۴	۳/۴ اور ۷/۸
اٹھائیس ۲۸ بور	۲ ۱/۲	۱ ۳/۴	۵/۸
چار سو دس ۴۱۰ بور	۲	۳/۴	۳/۸

ڈاٹون کے متعلق اوپر لکھا جا چکا ہے - وہ بارہ بور ہی کے واسطے نہین ہے بلکہ یہی قاعدہ سے ہر بور کے کارتوس بھرے جائینگے تو اچھا کام دینگے - چھرّہ پر اگر موٹا ڈاٹ دیا جائیگا تو چھرّون کے بکھر جانے کا اندیشہ ہے - اگر چھرہ کے بعد موڑنے کے حق سے اور خالی جگہہ رہتی ہو تو تھوڑا سا بُرادہ یا بھوسہ بھر دینا چاہیئے اور پھر ڈاٹ لگا کر موڑنا چاہیئے گراپون کے واسطے بارود کسیقدر زیادہ ڈالنا چاہیئے - یعنی بارہ بور کے کارتوس میں بجائے تین ۳ ڈرام کے ۳ ۱/۴ ڈرام ڈالنا چاہیئے اور گراب بھرنے کے بعد شیشم کا بُرادہ ضرور ڈالنا چاہیئے - تاکہ گراب کی درزین بھر جائین اور اوپر کا ڈاٹ ٹھیک جم جائے - گولی کے واسطے ۳ ۱/۴ ڈرام بارود ہونا چاہیئے اور گولی پر اگر ڈاٹ نہ لگایا جائے تو بہتر ہے -

بارود ہی پر نمدیکا ڈاٹ اسقدر لگانا چاہئے کہ کوئی پر ڈاٹ کی ضرورت نرہے ۔ اور بغیر ڈاٹ لگائے ہوئے مُنہ موڑ دیا جائے ۔

سموک لیس کئی قسم کی ہوتی ہے ۔ اور اوسکے بہرت اگرچہ کالی بارود کے قریب قریب ہوتے ہین تاہم کچہہ فرق ضرور ہے لہذا مختصرًا درج کیا جاتا ہے ۔

سموک لیس یعنی بے دود ہ کی بارود عام طور سے شلٹز پوڈر ۔ ایمبرائٹ پوڈر ۔ روبی پوڈر اور ڈائمنڈ پوڈر ہوتی ہے اور یہہ مختلف سموک لیس پوڈر ہے جسکے کارتوس بہرے ہوتے ہین ۔

ڈائمنڈ پوڈر بہت اچھی بارود ہے ۔ ایک پیسہ مین ۲۰۰ کارتوس کے قریب بہرے جا سکتے ہین ۔ شلٹز زیادہ استعمال ہوتی ہے ۔ عام طور سے ڈائمنڈ اور شلٹز کے نہایت زوردار اور موثر کارتوس بہرے ہوتے ہین ۔ علاوہ ازین ایک اور قسم کی بارود ہوتی ہے جو بلیسٹائٹ پوڈر کہلاتی ہے ۔ دراصل اس سے بہتر کوئی بارود نہین ہوتی ۔ لیکن یہہ بارود کارتوسون مین بہری ہوئی آتی ہے پیپون مین نہین ملتی کہ کارتوس اپنے ہاتہہ سے بہرے جا سکین ۔

سموک لیس یعنی بے دودہ ایمبرائٹ پوڈر کا بہرت

بور یا نمبر	لمبائی کارتوس انچون مین	وزن بارود گرین یا ڈرام مین	چہرہ کا وزن اونس مین
بارہ بور (۱۲)	۲½ ...	۴۲ گرین یا ۳ ڈرام ...	۱⅛ ....
سولہ بور (۱۶)	〃 ...	۳۶ گرین یا ۲¾ ڈرام	ایک اونس ....
۲۴ بور	〃 ...	۳۲ گرین یا ۲½ ڈرام	⅞ ....
۲۸ بور	〃 ...	۲۴ یا ۲۶ گرین یا ۱¾ ڈرام	⅝ ....

ڈاٹ معمولی گریس پروف یا فیلٹ کارڈ بارود پر دیا جائے پہر اوسپر ⅜ یا ¼ انچہ نمدے کا اور ایک پتلا ڈاٹ دیکر چہرے ڈالے جائین اور چہرون پر پہر پتلے کاغذ کا ڈاٹ دیکر شین سے

موڑ دیا جائے موڑنے کا حق ۵/۱۶ انچہ ہونا چاہیے۔

بارود کو بہت زیادہ نہ دبایا جائے اس سے چھرے کمزور لگتے ہین۔ عناصر کے دانے بہت سخت ہوتے ہین اور کسیقدر زردی اور سرخی مائل ہوتے ہین اور کسی موسم کا انپر اثر نہین ہوتا۔ بہت صاف ہوتے ہین اور مشکل سے بندوق کی نال مین دھوان رہنے پاتا۔ یہہ رک رائیفل کے کارتوسون کے لئے موزون ہے۔ دوسرے بڑے رائیفلز اور ٹوپیدار بندوقون کے لئے ٹھیک نہین۔ اور نہ انہین استعمال کرنا چاہئے (Schultze) شلسٹز بارود بہی اسکے مطابق ہے صرف اسکے دانے سفید ہوتے ہین۔

رد بی سموک لیس بارود جسکا رنگ ہلکا آسمانی سا ہوتا ہے۔ وہ بھی ہر طرح مذکورہ بالا قسمون کے مطابق ہے۔ سموک لیس ڈائمنڈ پوڈر سیاہ رنگ کی ہوتی ہے۔ اور دانے تخم خرفہ کے بالکل مشابہہ ہوتے ہین اِس کے کارتوس نہایت اچھے ہوتے ہیں۔ اسے بہی بڑے رائیفلز اور ٹوپیدار بندوقون مین استعمال نکرنا چاہیے۔ خصوصاً گولی کے واسطے چھرہ کی بارہ نمبر وغیرہ کی بندوقون مین تو کالی ہی بارود موزون ہے۔ کہ جسپر گولی لگتی ہے۔ جھٹکا دیتی ہے ڈائمنڈ پوڈر کے بہرنے کے متعلق ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

سموک لیس ڈائمنڈ پوڈر کا بھرت

نمبر بور	لمبائی کارتوس انچون مین	وزن بارود گرین یا ڈرام مین	چھرہ کا وزن اونس مین
بارہ بور ۱۲	۲ ½ وغیرہ	۲۳ گرین	۱ ۱/۱۶ یا ایک اونس
بارہ بور ۱۲	۲ ¾	۳۷ سے ۳۹ گرین تک	۱۳/۱۶ سے ۱ ۱/۴
سولہ بور	"	۲۸ گرین	۵/۸
بیس بور ۲۰	"	۲۴ گرین	۳/۴
چوبیس بور ۲۴	"	۲۲ گرین	۵/۸

ایکسپریس اور دیگر بگ بور رایفل معہ تیر کینٹ ہارٹ

یہہ عام طور سے پانچ مختلف بور کے ہوتے ہین - اول ۵۰۰ء دوسرا ۵۷۷ء تیسرا ۴۵۰ء
چوتھا ۴۰۰ء پانچوان ۳۶۰ء - انمین زیادہ بارود چلتی ہے - گولی نہایت معمولی ہلکے وزن
کی اور رفتار بھی گولی کی زیادہ ہوتی ہے - مسٹر پرڈے نے ۱۸۵۵ء مین لارڈ ایچ بنٹنگ کے
واسطے پہلا ایکسپریس جسکا قطر ۵۰۰ء تھا اور ایک سر جارج گورنر کے لیے جسکا قطر ۴۵۰ء تھا تیار کیے
تھے اب ترقی ہوتے ہوتے یہہ رایفلز نہایت اعلے درجہ کے بننے لگے ہین - یہان تک کہ بہت سے
کارڈائٹ ہائی ولاسٹی رایفل انسے ہی سبقت لیگئے -

۵۰۰ بور ایکسپریس رایفل

۵۰۰ء بور سے یہہ مطلب ہے کہ اس کا قطر ۵۰۰ء ہوتا ہے علی ہذالقیاس
جو جس رایفل کا بور ہے وہ ہی اوسکا قطر ہے - اگرچہ یہ کہا جائے کہ ۵۰۰ء بور ایکسپریس
عام طور سے یکسان ہونگے اور اونکا مار پلا ٹہپکار وغیرہ بھی یکسان ہوگا تو یہہ بڑی غلطی ہے
۵۰۰ء اور ۵۰۰ء بور کے دو رایفلز لئے جائین ایک کی مار اور ٹہپکار نہایت قابل تعریف ہوگی -
دوسرا بالکل ناقابل اطمینان کہ نرم کہال والے جانورون پر بھی اچھا جھٹکا نہ پہونچا سکے گا
وجہ یہہ ہے کہ پہلا لمبی بہاری گولی اور لمبے کارتوس کے واسطے بنایا گیا ہے جس کی گولی کا
وزن ۴۴۰ء اور ۴۶۰ء گرین ہے جو پولی ہوتی ہین اور ایک باریک سوراخ ہوتا ہے -
یہہ گولیان جانور کے جسم کے ہڈی پٹھے وغیرہ توڑ کر دوسری
طرف کہال پر جاکر رکتی ہین اور بہت زور کا صدمہ پہونچاتی
ہین کہ یا تو جانور مرجاتا ہے - یا ناقابل حرکت ہوجاتا ہی
دوسرے رایفل مین بخلاف اسکے چہوٹی گولی چلتی ہے

460 440
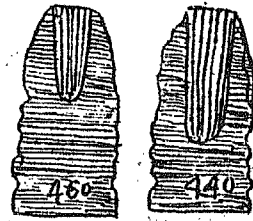
اور اوس گولی کے منہ کا سوراخ بڑا ہوتا ہے دیوارین اور پیندا پتلا - جب یہہ گولی زبردست
شیر یا ریچہہ کے لگتی ہے تو خواہ تہاپہ ہی پر کیون نہ لگے لیکن اوپر ہی کے حصہ گوشت مین بڑا زخم
پیدا کرکے ہڈی تک پہونچتے پہونچتے پہٹکر ریزہ ریزہ ہوجاتی ہے پٹھے اور ہڈی نہین توڑتی
اس گولی کا وزن ۳۴۰ء گرین ہوتا ہے - اور اسکی پہٹکار خاص طور سے اون شکارون پر

جو قریب سے شکار کیے جاتے ہین کسیقدر زیادہ موثر ہوتی ہے - لیکن اسکی مار اس طرح اور بھی بڑھ سکتی ہے کہ اسے اس صورت سے سخت کیا جائے کہ ایک حصہ تین یا جست اور بارہ حصے یا نو حصے سیسہ اور ایک حصہ رانگ مخلوط کر کے گولی ڈہالی جائے سوراخ نہایت باریک اور چھوٹا رکھنا چاہیے جسمین موم بھر دیا جائے -

منزل ولاسٹی یعنی گولی کی رفتار ۱۹۲۵ فٹ فی سکنڈ ہے اور منزل انرجی یعنی جھٹکے کی قوت ۴۹۷۲ فٹ پونڈ ہے یعنی ایک فٹ مین اتنے پونڈ کا جھٹکا دیتی ہے -

وہ رائیفلز جو ان چھوٹی گولیون کے واسطے بنائے گئے ہین بمقابلہ لمبی گولی والے رائیفلون کے مار یا کم رکھتے ہین - ہلکی گولی والے رائیفل کا وزن ۴ سیر ہوتا ہے اور بھاری گولی والے کا تقریبا ۴ سیر لیکن بھاری گولی والے رفل کی مار اور ریکارڈ دیکھی جائے تو خیال ہوتا ہے کہ اس سے بھی زیادہ وزن دار ہوتا تو بھی کچھ ہرج نہ تھا - اگرچہ چھوٹی ہلکی گولی سے عام طور سے اکثر شکار کھیلا جاتا ہے - یہان تک کہ شیر بھی اس سے مارے جاتے ہین لیکن زیادہ زخمی ہو کر چلے جاتے ہین اور ہمیشہ گم ہو جانے کا احتمال رہتا ہے نیز ایسے خطرناک مواقع پیش آجاتے ہین کہ ہمیشہ افسوس کرنا پڑتا ہے -

چنانچہ ایسا افسوسناک اور جانکاہ حادثہ میرے جان سے زیادہ عزیز بھائی صاحبزادہ عبدالمجید خانصاحب مرحوم و مغفور کا گذرا ہے کہ اونکی اوس تنہائی اور بیکسی کی موت یاد کرتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے اور دل کے ٹکڑے ہوتے ہین خدا غریق رحمت کرے بڑی خوبیون کے آدمی تھے کیسے خوش مزاج کیسے خلیق کیسے وضعدار غرض اونکی کن کن باتون کو یاد کیجیے شکار کے بڑے شوقین تھے خصوصاً شیر مار نیکے چنانچہ ایکمرتبہ شکار کو گئے شیر سے زخمی ہوئے اور انتقال فرما گئے - اس واقعہ کے تفصیلی حالات یہہ ہین گو اس طویل قصہ کے پڑھنے سے تکلیف ہوگی - لیکن مناسب سمجھکر یہ واقعہ جانکاہ درج کیا جاتا ہے جس سے ایک قسم کا تجربہ حاصل ہوتا ہے -

بھائی صاحب مرحوم مغفور کے پاس ہالینڈ کی دو دکان کا بنا ہوا ۵۰۰ بور ہمبر لیس تھا ایک مرتبہ پہلے بھی اونہین ایسا اتفاق ہوا کہ وہ ہانکے مین نیچے بیٹھے ہوئے تھے کہ اونسے بیس گز کے

فاصلہ سے شیر نکلا - انہون نے متواتر دو فیر کئے اور دونون خطا ہوئے اتفاق کی بات کہ شیر نے پرواہ نکی اور چلا گیا فیر خطا ہونے کی وجہہ یہہ تھی کہ رائیفل کا اسٹینڈر یک سائٹ یعنی پچھلا دیدبان دو سو گز تک کا سائٹ کیا ہوا تہا قریب چلانے مین اونچا ہوکر خطا ہو گیا - جب ہمین معلوم ہوا تو ہم لوگون نے اونہین سمجہایا کہ بہائی ایسا غضب کبہی نکرنا چاہئے اگر شیر زخمی ہوتا تو ضرور تمہین مارڈالتا - مین نے خود اونسے کہا کہ دیکہو چہوٹی گولیان اس رائیفل مین مت استعمال کیا کرو یہہ رائیفل بڑی گولیون کے واسطے ہے لیکن اونہین جیسے کارتوس ملجاتے تھے بیدریغ استعمال کرتے تھے -

جون ۱۹۱۵ء مین دریائے چنبل کے قریب جہان بہجے پور اور گوالیار دونون کے علاقے ملتے ہین شکار کہیلنے گئے - انہین خبر ملی کہ آج ایک شیر نے بیل کو مارا ہے تو یہہ رات کو گارہ پر بیٹھے - دس بجے تک بیٹھے رہے لیکن شیر نہ آیا ایک نوکر بیوقوف ساتھ تہا اوس کے کہنے سے اپنی قیامگاہ کو چلے آئے - بعد کو شیر آیا اور بیل کو اوٹہا کر ادہیل پر لیگیا وہان جاکر اوسنے پورا بیل کہایا - صبح یہہ دیکہکر بڑا افسوس کیا اور شیر کو کہوجون سے تلاش کرنا شروع کیا چنانچہ ایک جگہہ شیر کا پتہ ملگیا - اور فوراً ہانکا دلوایا گیا - نڈر آدمی تہے بڑی بے تدبیریان برتین - لیکن شیر نے شکم سیر ہونے کی وجہ سے خیال نکیا - یہہ اوسکے ساتھ پیدل پہر رہے تھے اور موقع کی تلاش مین تھے کہ بندوق لگانے کا موقع ملے تو بندوق لگائین - شیر پانی کی دہار کو عبور کرکے دوسری طرف کو ندے مین جانا چاہتا تہا کہ انہون نے اپنے معہ اپنے آدمی کے ایک پتہر کی آڑ لیکر ایکسپریس کی گولی لگائی شیر چونکہ شکم سیر تہا چالیس گز سے پسلیون مین گولی کہاتے ہی گر گیا اور تڑپنے لگا - دوسری گولی کہال خراب ہونے کی وجہ سے نہین لگائی اور اوٹہکر چلے آئے - پانچ منٹ کے بعد آدمی کو بہیجا کہ اگر مر گیا ہو تو اوٹہوالائے لیکن آدمی نے آکر دیکہا تو شیر ندارد تہا - وہ وہان سے اوٹہکر اوسی گوندے مین جو کمر کمر تہا چہپ گیا تہا - سبنے یہہ صلاح دی کہ کچھہ دیر صبر کیا جائے اور اوسکے بعد بہینسون کو اوسکی طرف ہانکدیا جاے اگر زندہ ہوگا تو معلوم ہو جائیگا - لیکن بہائی صاحب کا بڑہا ہوا شوق اس طول عمل کو کب گوارہ کر سکتا تہا - وہ ایک نہ مانے اور ایک لائن باندہکر آہستہ آہستہ اوسکی

طرف بڑھے۔ جب شیر تیس گز پر رہگیا اور دیکھا کہ آسنے حرکت تک نہ کی تو اونہون نے اور آزمائش کے لیے ایک ہوائی فیر کیا۔ یہہ فیر ہوتے ہی وہ ایکدم اوٹھا اونکے ایک ساتھی نے اوٹھتے اوٹھتے گولی لگائی لیکن خطا ہوئی اور وہ بڑے زور سے گرجتا ہوا ایک دوسرے آدمی کیطرف دوڑا اور چاہتا تہا کہ اوسے پکڑلے صرف دس گز کا فاصلہ رہگیا تہا کہ بہائی صاحب نے گولی لگائی یہہ گولی ران مین لگی اور چونکہ گولی ہلکی تھی صرف ران کے گوشت کو زخمی کر گئی لیکن اوس آدمی کو اتنا موقع ملگیا کہ وہ بہاگ کر آگے پانی مین کود گیا۔ اُسوقت اپنے شیر کا چالیس گز کا فاصلہ تہا وہ اُس آدمی کو چھوڑ کر انکی طرف جھپٹا انہون نے پیچھے ہٹتے ہٹتے دوسری نال خوب ملا کر لگائی لیکن خطا ہوئی۔ چونکہ رائیفل اونچا لگتا تہا اب گھبرا کر بہاگنا چاہا تو وہان بڑے بڑے پتھر تہے ٹھوکر کہا کر گر گئے اتنے مین شیر نے اونہین آلیا اور جبڑے سے ران پکڑ کر چباب ڈالی اونہون نے دوسرے پیر سے لات مار کر ہٹانا چاہا تو دوسرے پیر کی بھی ایڑی معہ بوٹ چبا ڈالی۔ اونکی یہہ حالت بنا کے وہ تہوڑی دور جا کر بیٹھ گیا۔ اور جو کچھ کہایا تہا ہلکا ہونے کے لیے اوگلنے لگا۔ بہائی صاحب کچھ دیر تو وہان پڑے رہے اوس کے بعد آدمی پہونچے اونہون نے اوٹھایا کسی قسم کی دوا ساتھ نہ تھی اور وہان سے شہر فاصلہ پر تہا سفر کرکے تیسرے روز گوالیار پہونچے ڈاکٹر نے دیکھا تو حالت نہایت نازک تہی زہر اپنا پورا اثر کر چکا تہا اب کیا ہو سکتا تہا۔ آخر دو روز کے بعد انتقال ہوگیا۔

ناظرین اس واقعہ سے اندازہ کر سکتے ہین کہ ہلکی گولی کیسی پُر از خطر ہے۔ نیز کم از کم ضروری دوائین اپنے ساتھ شکار مین ضرور رکہنا چاہئے کہ جہان ڈاکٹر یا جراح میسر نہو تو دوا اون سے کام چل سکے۔

میرے پاس جو ۵۰۰ بور ایکسپریس ہے نہایت صحیح لگتا ہے۔ مین بڑے شکارون پر ہلکے کار دائیٹ کے کارتوس استعمال کرتا ہون جو نہایت عمدہ کام دیتے ہین۔ نہایت اطمینان کا رائفل ہے۔ ۱۲۵ گز سے ہر گولی جس جگہہ لگائی جائے صحیح لگتی ہے سوا ایک یا آدھ انچ کا فرق ہی نہین ہوتا۔ اور اسی رائیفل سے مین نے پہلا شیر حال ہی مین ایک گولی سے مارا ہے۔

رائیفل ۵۰۰ بور عمدہ تیر کا ایکسپریس ہے معمولی سے معمولی جسم والا آدمی بھی بسہولت استعمال

کرسکتا ہے اور کارٹ رائٹ تو نہایت زوردار اور ہر بڑے شکار کے واسطے عجیب ہے۔

۵۰۰/۵۷۷ نمبر ۲ ایکسپریس — یہہ بوتل نما کارتوس کا رائیفل ہوتا ہے - نیچے کا بارود کا حصہ ۵۷۷ بور اور اوپر کا حصہ گولی کا ۵۰۰ بور کا ہوتا ہے - اسمین ۵۰۰ بور کی گولی چلتی ہے۔ اور تمام باتین ۵۰۰ بور کے کارتوس والے رائیفل کے مطابق ہین۔ اچھے میکر کا عمدہ رائیفل ہوگا تو اوس کا مارپلا جھٹکا اچھا ہوگا - ہمیشہ ایسا رائیفل لینا چاہئے کہ جو ہلکی کارٹ رائٹ اور نکل کی ببندی والی گولی کے واسطے بھی بنایا گیا ہو اسمین کوئی اندیشہ نہین ہوتا۔ اگرچہ ہر کالی بارود کے رائیفل ایکسپریس مین ہلکی کارٹ رائٹ استعمال کرسکتے ہین لیکن میرے نزدیک اسوقت تک ٹھیک نہین جب تک کہ پروف مارک وغیرہ نہ دیکھ لئے جائین ورنہ میکر سے دریافت کرکے معلوم کرلیا جائے۔

چنانچہ کئی سال کا عرصہ ہوا کہ ایک نہایت عمدہ آرمی روڈ اینڈ کو کے یہان کا بنا ہوا ایکسپریس دونالا نمبر دو جسکی ٹہہیا انگر ہوئینگ اسٹیل کی نالین نہین تقریبًا تیس سال پہلے کا بنا ہوا حضور پر نور نوابصاحب بہادر دام اقبالہ والی ریاست ٹونک کے اسلحہ خانہ مین تہا اعلیٰ حضرت نے اپنے صاحبزادہ بلند اقبال کو ۱۹۰۵ء مین عطا فرمادیا۔ وہ خاص کالی بارود کے واسطے بنایا گیا تہا۔ دو سال تک اونہون نے معمولی کالی بارود کے کارتوس استعمال کئے تو وہ اچھا کام دیتا رہا لیکن جب وہ سرکار کے ہمراہ بمبئی گئے تو اوسکے کارتوس خرید کرلائے اور مجھے دکہائے مین نے کہا کہ یہہ ہلکے کارٹ رائٹ کے ہین اسمین استعمال نکرنا چاہئے۔ ایک مرتبہ اونکے دوسرے بہائی وہی رائیفل اور وہی کارتوس شکار مین لے گئے۔ شکار مین ایک بڑے نیل پر فیر کرنے کا اتفاق ہوا جب پہلا فیر کیا تو سخت جھٹکا دیا اور بڑا زور کیا دوسرا فیر کرتے ہی نالین الگ جا پڑین۔ سب پرزے بکہر گئے اور کندہ بھی علیحدہ ہوگیا۔ بارود کی تیزی سے اونکی آنکھوں پر سخت صدمہ پہونچا ناک اور کانون سے خون جاری ہوگیا۔ اور بیہوش ہوکر گر پڑے۔ خدا کو اونہین بچانا منظور تہا کہ اونکے کوئی سخت چوٹ نہین آئی تہی کئی روز بعد اچھے ہوئے۔

۵۷۷ ایکسپریس رائیفل — یہہ ایکسپریسون مین نہایت زوردار رائیفل ہے۔ بڑے شکارون کے واسطے نہایت موزون ہے سیمول بیکر نے ۵۷۷ چہہ ڈرام بارود والے رائیفل کی بڑی تعریف کی ہے وہ لکھتا ہے کہ ۵۷۷ یہ گولیان یعنی ۶۲۵ گرین کی بہت استعمال ہوتی ہین اور اسمین شکست نہین کرتے

رائیفل اگر پوری گولی سے چلا یا جائے تو اس سے بہتر موثر اور جہٹکا دینے والا دوسرا رائیفل نہین ہو سکتا - بڑے سے بڑا شکار اس سے شکار کیا جا سکتا ہے بڑے شکار کے واسطے ٹہوس گولی استعمال کرنا چاہیے"

مسٹر ول ہیکی نے جس ۵۷۷ بور رائیفل کا استعمال کیا ہو وہ کچہہ بہاری یعنی گیارہ یا بارہ پونڈ کا تہا - اور فرمائشی بنا ہوا تہا - ہم گنڑ کے دیدبان تہے - وہ نرم جلد کے جانورون کے واسطے سخت خالص سیسہ کی گولی استعمال کرتا تہا - جو جانور کی دوسری جلد پر پوری طاقت سے جا کر ٹہرتی تہی ٹوٹ کر اور چپٹی ہو کر پہول مالوری کی شکل بنجاتی تہی -

مسٹر کوئٹ ٹملیکن جس نے تین سال افریقہ مین شکار کہیلا ہے ۵۷۷ سے ہاتھی - گینڈے ارنے بہینسے مارے ہین اوسنے بڑے شکار کیواسطے آٹھ بور کو جسمین ۱۰ ڈرام بارود اور چہوٹی کانیکل یعنی لمبی گولی چلتی ہے ترجیح دی ہے - کیونکہ اوسکی دہکیل اسقدر ہوتی ہے کہ جانور اوسی جگہہ گرجاتا ہے - اور در حقیقت خوفناک بڑے شکار کے واسطے ایسے ہی رائیفل کی ضرورت ہے - اوسنے تجربہ سے ثابت کیا ہے - ۵۷۷ ایکسپریس جسمین سخت گولی اور چہہ ڈرام بارود چلتی ہے - بڑے شکار پر خوفناک موقع کے لئے ہی مفید اور بہت کارآمد ہے - بڑے بڑے ہرن - شیر - ہاتھی تک کے واسطے اس سے زیادہ پُر اثر اور طاقتور کوئی رائیفل نہین - میرے پاس ایک ہلکا ہیمرلیس ۵۷۷ ہے جسمین ۵۵۴ اور ۶۴۰ گرین کی گولی اور ۵½ ڈرام بارود چلتی ہے - مشین کی ولایتی تانبے کی کیلدار گولیان ۵۵۴ گرین کی مین معمولی شکار پر استعمال کرتا ہون مگر اس سے کبہی ایسا ہی ہوتا ہے کہ جانور زخمی چلا جاتا ہے - مگر جب مین سخت کی ہوئی باریک سوراخ کی گولی موم بہر کر استعمال کرتا ہون تو مجہے یاد نہین کہ کوئی بڑا شکار ہی کبہی زخمی گیا ہو - ہمیشہ دہوان ہٹتے ہی جانور اوسی جگہہ پڑا ہوا دکہائی دیتا ہے -

اکثر بڑے سامر اور ریچہہ صرف ایک ایک گولی مین اس سے مارے ہین اور کیسا ہی زبردست سامر ہو یہہ گولی دوسری کہال پر اونچی اوٹہ آتی ہے -

کارتوس ۵۷۷ ایکسپریس رائیفل

۵۷۷ سنائیڈر — اس کا کارتوس دو انچہ لمبا ہوتا ہے ۷۰ گرین بارود اور ۴۸۰ گرین کی گولی چلتی ہے۔ قریب کی زد سے جہان تک پیرٹڈاکس کام دیسکتی ہے چہوٹی گولی کا ۵۷۷ خوب اچھی طرح کام دیسکتا ہے۔ پورے گن پکے بہی نال کا ملیٹری سائٹ کا سنائیڈر دور کی زد پہ لگ سکتا ہے۔ لیکن کارآمد زد پیرٹڈاکس کے برابر اچھی ہو گی۔ جیسا اوپر بیان کیا گیا ہے

۴۵۰ ایکسپریس — یہہ نہایت موزون ہے اور زوردار ہے۔ یہہ چار قسم کے کارتوسون کے رائیفلز ہوتے ہین۔ مین نے خود ہی استعمال کرکے تجربہ کیا ہے اور دوسرے شکاریون سے بہی معلومات بہم پہونچای ہے۔

پہلا بوتل نما ۴۵۰/۵۰۰ کارتوس کا ایکسپریس — ۳ ۳/۴ انچہ لمبا کارتوس ۱۱۰ گرین بارود اور ۲۷۰ گرین کی گولی چلتی ہے۔ اوسط درجہ کا رائیفل ہے۔ چہوٹے بڑے ہرنون کے واسطے موزون ہے۔ سخت کی ہوئی چہوٹے سوراخ کی گولی اگر بڑے لیکن نرم کہال والے جانورون پہ استعمال کیجاے تو مناسب ہے۔

دوسرا بوتل نما ۴۵۰/۵۰۰ کارتوس کا — یعنی پیچہے ۵۰۰ بور اور بوتل نما منہ ۴۵۰ بور ہوتا ہے۔ ۳¼ یا ۳½ انچہ لمبا کارتوس جسمین ۱۴۰ گرین بارود اور ۲۷۰ گرین کی گولی ہوتی ہے یہہ بیشک زوردار رائیفل ہے۔ میرے پاس یہ رائیفل جسے ڈبلو ٹالی کا بنایا ہوا ایک خاص کارتوس کے واسطے جو اوسکے ساتہہ ہی آئے تہے ۳½ انچہ لمبے تہے جنمین ۵½ ڈرام بارود اور چہوٹے سوراخ کی پولی خاص گولی استعمال ہوتی تہی۔ نہایت اعلےٰ درجہ کا قابل اطمینان اور زوردار رائیفل تہا۔ مین نے اس سے بڑے بڑے زبردست بیل اور سامر صرف ایک ایک گولی مین مارے ہین اور ہمیشہ جانور اوسجگہ گر گئے ہین۔

تیسرا ۴۵۰ سیدہے کارتوس کا — ۳¼ انچہ لمبا کارتوس جسمین ۱۲۰ گرین بارود اور ۲۷۰ گرین

کی گولی ہوتی ہے ۔
یہہ رائیفل بہی اچہا ہوتا ہے ۔ لیکن دو رائیفلون کے علاوہ مین نے سیدہے کارتوس استعمال کئے اگرچہ کیلدار تہے اور ۲۷۰ گرین کی گولی ہی تہی لیکن جانور زخمی چلے جاتے تہے اوسکی وجہ یہہ تہی کہ اس کارتوس کی گولی کیلدار جلد پہٹ جاتی تہی ۔
ایک مسٹر ہالینڈ کا دونالا رفل جو نہایت ہلکا اور سبک تہا جس کا وزن تقریباً ۷ ½ پونڈ تہا ۔ اور جس کے ساتھہ علاوہ معمولی ایمونیشن کے ہالینڈ کے بہرے ہوئے خاص طور کے کارتوس تہے جنمین بغیر کاغذ لپٹی ہوئی باریک سوراخ کی پولی گولی تہی اور گولی کے باہر رہنے والے حصہ مین تین باریک گنڈے تہے ۔ میرے پاس آیا اور مین نے استعمال کیا ۔ اوس ایمونیشن سے صحیح لاگ کا اور موثر جہٹکا دینے والا سوائے ۵۷۷ کے دوسرا رائیفل نہین پایا ۔
اس سے ایک ریچہہ ایک تیندوہ اور کئی سانبر مارے لیکن ایک ایک گولی مین اور جگہہ کی جگہہ گر گئے اسقدر صحیح لگتا تہا کہ گویا گولی ہاتہہ سے رکہدی گئی ۔ دو سو گز تک پہلی سائٹ نہایت اچہا کام دیتی تہی ۔ اوسمین دوسرے معمولی کارتوس عمدہ کام نہین دیتے تہے ۔

چوتہا ۔ ۵۷۷/۴۵۰ گورنمنٹ مارٹنی ہنری	۲ ۵/۱۶ انچہ لمبا کارتوس ۸۵ گرین بارود ۴۸۰ گرین کی گولی ہوتی ہے یہہ گورنمنٹ فوجی رائیفل ہے ۔ ایکسپریس کی گولی یا پہٹنے والی گولی اگرچہ

کم و بیش جہٹکا ضرور دیتی ہے ۔ لیکن اسکی گولی جہٹکا کم دیتی ہے مگر پار نکل جاتی ہے پٹلا خم ہوتا ہے ۔ یعنی فاصلہ تک کام دیتی ہے ۔

۴۰۰ بور ایکسپریس	اس کا بہی بوتل نما کارتوس ۴۰۰/۴۵۰ یعنی نیچے سے اور منہ پر سے

گولی کے واسطے ۴۰۰ بور ہوتا ہے ۔ ایک کارتوس ۲ ۳/۴ انچہ لمبا جسمین ۸۰ گرین بارود ۲۳۰ گرین تانبے کی کیلدار گولی ہوتی ہے ۔ دوسرا کارتوس ۳ ¼ انچہ لمبا جسمین ۱۱۰ گرین بارود اور ۲۳۰ گرین کی گولی ہوتی ہے ۔ موخر الذکر کارتوس زیادہ زوردار ہوتا ہے ۔ جہان تک تجربہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس ایکسپریس رائیفل مین بڑے اور خوفناک شکار کے لئے کافی بارود استعمال کیجاتی ہے تو غیر موثر اور غیر موزون ہوتی ہے ۔ البتہ چہوٹے بڑے ہرنون کے واسطے مناسب ہے ۔

کارڈائٹ ہائی ولاسٹی ۔ ۴۰۰ بور جسکے متعلق آیندہ کارڈائٹ رائیفلون کے سلسلہ مین کہا جائیگا بڑے اور خوفناک شکار کے لئے بیشک موزون ہے ۔ اسمین اگر ہلکی کارڈائٹ کا ایمونیشن استعمال کیا جائے لیکن موقع اور اپنی بچت کی جگہہ دیکھکر اور نرم کہال کے جانورون پر تو اور بہی مناسب ہے ۔

۳۶۰ بور ایکسپریس اس کا کارتوس سیدہا ۲½ انچہ لمبا ۵۰ گرین بارود اور ۱۵۰ گرین کی گولی ہوتی ہے یہہ چہوٹے ہرنون کے واسطے نہایت مناسب ہے اگر ہلکی کارڈائٹ کے کارتوس استعمال کیے جائین ۔ بڑے ہرنون کے واسطے بہی غیر موزون نہین لیکن معمولی کالی بارود کے کارتوس بڑے ہرنون پر مین نے استعمال کیے دیکہے تو اگر احتیاط سے شکار کے قریب پہنچکر اور اچہی طرح جگہہ پر جا پہنچکر لگا یا تو کچہہ کار آمد ہو جاتے ہین ۔ ورنہ بیکار ہین جانور زخمی چلے جاتے ہین مذکورہ بالا رائیفلون کے علاوہ امریکن ریپٹر پانچ کارتوس کے بعض نو کارتوس کے بہی بنائے گئے ہین جو مندرجہ ذیل بور کے ہوتے ہین ۔

۵۰ بور جو ۵۰۰ بور ہوتا ہے اور دو قسم کے کارتوس چلتے ہین ۔ ایک تو ۲⅖ انچہ لمبا جسمین ۱۱۰ گرین بارود اور ۳۰۰ گرین کی گولی ہوتی ہے ۔ دوسرا ۲⅘ انچہ لمبا جسمین ۹۵ گرین بارود اور ۳۰۰ گرین کی گولی ہوتی ہے ۔

اسیطرح کا ۴۵ بور رائیفل جو ۴۵۰ بور ہوتا ہے لیکن یہہ خوفناک شکار کے لئے امریکن بارود جگہہ کے بہرے ہوئے کالی بارود اور کیلدار پہٹنے والی معمولی گولی کے کارتوس استعمال کرنیکے لئے موزون نہین ہے ۔ ہان چہوٹے ہرنون کے لئے مناسب ہے ۔ اس کے کارتوس کا بہرت ۱۱۰ گرین بارود اور ۳۰۰ گرین کی گولی ہے ۔ اسمین کارڈائٹ ہائے ولاسٹی کارتوس بہی چلتے ہین لیکن صحیح نہین لگتے اور اچہا کام نہین دیتے ۔ ذیل کے رائیفلز قوی اور زبردست آدمی کے لئے بڑے شکارون شیر ۔ گینڈا ۔ ہاتہی ۔ بہینسا وغیرہ کے لئے موزون ہین ۔

رائیفل نمبر ۱ یہہ جسمین بارہ ۱۲ یا چودہ ۱۴ ڈرام بارود چلتی ہے ۔ اور گولی ۳ اونس کی سخت کی ہوئی چلتی ہے ۔ رائیفل کا وزن تقریبًا پندرہ ۱۵ پونڈ ہوتا ہے ۔ دیدبان ۴۰۰ گز تک کے ہون تو بہتر ہے لیکن صحیح ہون اور ہمیشہ ۵۰ گز سے لگانا چاہئے ۔

۵۷۷ بڑے کارتوس کا جسمین ½۶ ڈرام بارود چلتی ہے۔ اور ۶۴۸ گرین کی گولی سخت کی
ہوئی ٹھوس۔ بارہ بور پیراڈاکس ہالینڈ کی۔ ۔ ۔ ۴۰۰ بور ہائی ولاسٹی ایک نالا رائیفل جیفری بہکہ
کا جو ۵۰۰ گز تک کے دیدبان رکھتا ہو اور پچر سخنیت سائٹ ہزار تک کا۔ ۔ ۳۰۰ بور شیر ووڈ یا رگ رائیفل
اگر کمزور آدمی ہو اور رائیفل نمبر ۸ ہاتھہ نہ چلا سکتا ہو تو بجائے اسکے ہالینڈ کی ڈبل بور پیراڈاکس
دونالی جسمیں سخت گولی اور ۸ ڈرام بارود چلتی ہے استعمال کرے۔ یہہ نہایت اطمینان کی بندوق
ہے۔ یا اگر پسند ہو تو اسی بور کا رائیفل رکھے لیکن رائیفل پیراڈاکس سے بھاری ضرور ہوگا۔ بڑے
ہر بور کے ایکسپریس مین پولی یا کیلدار گولی سوائے حلال اور چھوٹے چوپایون کے استعمال کرنا ٹھیک نہین
اسلئے کہ ہرن عام طور سے گاؤن کے قرب و جوار مین پائے جاتے ہین جب اونکو شکار کیا جائے
تو اونکے مختصر سے جسم مین گولی پھٹکر کافی صدمہ پہونچالے اور اگر گولی اتفاقیہ بچ جائے تو زیادہ دور
نہ جائے کہ آدمیون اور مویشی کو نقصان پہونچنے کا احتمال ہو۔ بڑے جانورون پر استعمال کیجاتی
ہے تو یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جانور زخمی چلے جاتے ہین اور گولی کو اسقدر کام کرنا چاہئے کہ جانور
کے جسم مین ایک طرف لگ کر دوسری طرف نکل ہی نجائے بلکہ دوسری طرف کھال پر پہونچکر بٹن
کی صورت مین چپٹی ہوکر اونچی آجائے اور نہایت سخت جھٹکا دے ورنہ دونون حالتون مین
پار نکل گئی یا پورا توڑ نہ کرسکی غیر موثر ہوگی۔

شکاری کو قریب قریب ہر جانور کے خاص خاص بڑے حصون پٹھون اور اعضا سے چیرپھاڑ
کرکے واقفیت حاصل کرلینا چاہئے۔

بڑے شکار کے لئے بڑے کارتوس کے ۶ ڈرام بارود والے ۵۷۷ کی ٹھوس یا بہت باریک اور کم
سوراخ والی گولی مناسب ہے شیر وغیرہ پر خالص سیسہ کی ٹھوس گولی اگر جگہ پر پوری زد سے لگائی
جائے تو مناسب ہے۔ اور اگر چھوٹے سوراخ کے ساتھہ پولی کیجائے تو ذرا سخت کردی جائے۔

پولی یا کیلدار ایکسپریس کی گولی اگرچہ چوڑا اور بڑا زخم پہونچاتی ہے لیکن زیادہ توڑ ہونے سے
جانور کو جو حملہ کرکے آرہا ہو روک نہین سکتی اگر بڑا جانور مثلاً گینڈا یا بھینسا مارنا ہو تو ٹھوس
گولی مین ۱/۱۰ حصہ ٹین وغیرہ ملا دیا جائے۔

ہر شکاری کا فرض ہے کہ حتی الامکان جانور مارنے سے پہلے اس بات کو خود مدنظر رکھے

کہ جس گولی سے شکار کرنا چاہتا ہے اوسپر پورا اطمینان ہی ہے کہ جانور گولی کھاکر اوسی جگہہ رہجائیگا اور زخمی نہ جائیگا۔ ورنہ بہتر ہے کہ نہ لگائے۔
اگر دس مین سے پانچ زخمی چلے گئے تو یہہ سخت اناڑی پن ہے بلکہ دس جانورون مین سے دس ہی رہنا چاہئین۔
زخمی چلے جاتے ہین تو اوّل تو جانورون کو تو سخت تکلیف ہوتی ہے دوسرے اگر کوئی درندہ زخمی ہوجائے تو حملہ کر بیٹھتا ہے جس سے جان خطرہ مین پڑجاتی ہے۔

کارڈائٹ رائیفل

مفصل طور سے اگر ہر رائیفل کے متعلق بیان کیا جائے تو بڑی طوالت ہوگی اور ایک بڑی ضخیم کتاب ہوگی بعض معمولی باتین گن میکرے سے ہی معلوم ہوتی رہتی ہین۔ لہذا چند ضروری باتین مختصر طور پر بیان کیجاتی ہین جو ہدیہ ناظرین ہین۔
کارڈائٹ ہائی ولاسٹی رائیفلز جو کالی بارود کے ایکسپریسون کے بعد بنائے گئے ہین بیشک عجیب زوردار اور بتعجب خیز جھٹکے مار اور ریلے کے ہین۔
چھوٹے ہائی ولاسٹی رائیفلز مندرجہ ذیل جو چھوٹے بڑے ہرنون کے واسطے موزون ہین زیادہ فاصلہ سے بخوبی کھیلے جاسکتے ہین۔
(۱) ۳۲/۲۸ (۲) ۳۰/۳۰ (۳) امریکن سیلف لوڈنگ اٹومیٹک رائیفل موخرالذکر مانند پستول کی طرح پانچ کارتوس نہایت جلد چلاتا ہے صرف ٹریگر یعنی لبلبی دبائے جاؤ اور جسقدر چاہو جلد فیر کرو یہہ دو قسم کے ہوتے ہین ایک تو بڑا جو بڑے نرم کھال والے خوفناک شکار کے واسطے موزون ہے دوسرا چھوٹا ۳۵۱ بور جو ہرنون وغیرہ کے لئے موزون ہے۔
۲۵۶ بور مین لیکر یہہ بہت دور مار نیوالے رائیفلون مین ہے اور ہر قسم کے چھوٹے بڑے ہرنون کے لئے موزون ہے۔
۴۰/۳۳ بور رائیفل اسمین کارڈائٹ بارود ۰۴ گرین سیسہ کی نوکدار گولی تمام پر نکل چڑھا ہوا

۱۶۵ گرین کی چلتی ہے - یہہ چیتل اور نر ہرنون کے مارنے کا نہایت عمدہ اور خاص رائیفل ہے مجھے ایک مرتبہ چیتلون کی ڈار تقریباً تیس کی تعداد مین ملی مین نے بہاگتے ہوؤن پہ نو فیر کئے سات اسیجگہہ گر گئے اور ایک بیچگہہ گولی لگنے سے زخمی چلا گیا اور ایک فیر مس ہوا - کوئی گولی سو گز سے کم فاصلہ پر نہین چلی آخری تین گولیان ۲۲۵ گز کے فاصلہ سے چلین جہان صرف مین لیکر اتنے فاصلہ پر کام دیسکتا تہا - اسکی گولی کی رفتار ۲۷۵۱ فٹ فی سیکنڈ ہے - اور مزل انرجی یعنی دباؤ کی قوت ۱۱۲۵ فٹ پونڈ ہے -

کارتوس ۴۰/۳۲ بور رائیفل
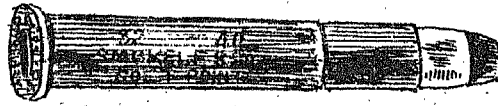
۴۰/۳۰ بور رائیفل اسمین ۳۰ گرین بارود ۱۷۰ گرین کی گولی چلتی ہے - مین نے اس سے بسا اوقات ایک ایک گولی مین بڑے بڑے بردست تیل مارے ہین - یہہ بہی مختلف اقسام اور سیکرز کے ہوتے ہین جنمین کافی زور اور مار پلا ہوتا ہے - لیکن خوفناک شکار کے موقع پر استعمال کرنے کے لایق نہین اسکی گولی کی رفتار ۲۰۰۰ فٹ فی سیکنڈ ہے -

بڑے اور زبردست جہٹکا دینے والے رائیفلون مین ذیل کے رائیفلز ہین -

چہوٹی پتلی گولی والون مین ۲۸۰ بور راس رائیفل ہے جو حال ہی مین ایجاد ہوا ہے اور مار پلے مین تمام رائیفلون سے بڑہ گیا ہے - یہہ رائیفل میرا ہی آزمودہ ہے جسکے متعلق آئندہ بیان کیا جائیگا -

۳۳۳ بور جیفری جسکی گولی کی رفتار ۲۶۰۰ فٹ فی سیکنڈ ہے اور جہٹکے یا دباؤ کی قوت ۴۲۰۰ فٹ پونڈ ہے - ۳۱۸ بور ویسٹلی ریچارڈ جسکی تانبے کی ٹوپی چڑہی ہوئی نوکدار راس کی گولی کیطرح گولی ہوتی ہے - اور گولی کی رفتار ۲۵۰۰ فٹ فی سیکنڈ ہے -

۲۸۰ بور راس رائیفل اسمیگزین پانچ کارتوس کا اسٹریٹ پل یعنی سیدہا کہینچنے کے کہٹکے کا ہوتا ہے اسمین صرف ایک اسٹینڈرڈ بہاک سائٹ یعنی دیدبان ہوتا ہے جو ۵۰۰ گز تک کہی چیز صحیح لگتا ہے اسکے مار پلے کی یہہ کیفیت ہے کہ ایکسپریس کے استعمال کرنیوالے شکاری اگر پہلی دفعہ دور

اور ہمیں موقع شکار دیکھکر تقریبًا گولی پہکنے کے خیال سے اسے لگائینگے تو جانور کے فی الفور گر جانے سے اونہین سخت تعجب اور حیرت ہوگی ۔

پہلے میرے پاس میگزین بکینالا تہا لیکن مین نے فرمایشی دونالا ہیمرلیس تیار کرا کے لندن سے منگوایا ہیمرلیس بکینالا مین یہہ خرابی تہی کہ ایک کارتوس چلا کر پہر زور سے کہٹکا کرنا پڑتا تہا ۔ کہ دوسرا کارتوس تیار ہوجائے ۔ اور شب کے شکار مین یا دن مین خوفناک شکار شیر ۔ ریچھہ تیندوہ وغیرہ کی موقع پر کہٹکا ہونا اور اوس کہٹکا کا سنکر بتہ چلا لینا کہ شکاری فلان جگہہ ہے بڑے خطرہ کی بات تہی ۔ اس لئے دونالے رائیفل کی ضرورت ہوئی ۔

ایک مرتبہ کوٹہ کے جنگل مین مین شکار کہیل رہا تہا ۔ اور ایک جگہہ مین نے ہانکا دلوایا ۔ میرے ایک دوست ٹہاکر صاحب مول پر شکاریون مین بیٹھ گئے جو سو یا سوا سو گز کے فاصلہ پر ایک دوسرے سے بیٹھے ہوئے تھے ۔ اتفاق سے ایک بڑے سینگو نکا سامر جو تھے مول پر جا کر کہڑا ہو کر دیکھنے لگا ۔ ٹہاکر صاحب سے فاصلہ تہا اور دوسرے شکاری منتظر تھے کہ اور قریب آجائے لیکن وہ اونہین دیکھہ چکا تہا اور واپس جانا چاہتا تہا ۔ مجھسے ۵۰۰ گز کا فاصلہ تہا مراد ل نہ مانا اور مین نے تقریبًا اچھی طرح شست ملا کر لبلبی دابدی لیکن ابہی آواز کی گونج ختم بہی نہونے پائی تہی کہ جیسے سامر پر بجلی گری مین نے دیکھا کہ سامر نے پچہلی ٹانگین جہاڑین اور پیٹھ کے بل زمین پر آرہا سب شکاریون کو سخت حیرت تہی اور دراصل مجھے بہی تعجب تہا کیونکہ یہ نئی بات خلاف توقع ہوئی تہی ۔ گولی ذرا اونچی ہوتی ہوئی بغل پر لگی تہی ۔ اوس روز سے مجھے اپنے دونالے ہیمرلیس رائیفل پر بڑا اطمینان ہوگیا اور اکثر ایسے فاصلون سے شکار کرتا رہا ۔ اگر مین اور قصہ بیان کرتا ہون تو بڑی طوالت ہوتی ہے ۔ لہذا انظر انداز کرتا ہون ۔

اسکی نوکدار تانبے کی گولی نرم کہال والے جانورون پر نہایت موثر ہوتی ہے ۔ خوب گہری بیٹھکر جو زخم پیدا کرتی ہے تو آٹھہ بور رائیفل کی گولی کا سا زخم معلوم ہوتا ہے ۔

اس کی گولی کی رفتار ۲۰۵۰ فٹ فی سیکنڈ ہے ۔
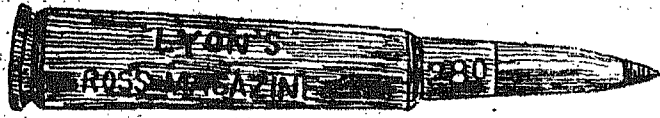
علاوہ مذکورہ بالا رائیفلون کے بڑی گولی کے کارڈائٹ رائیفلز اور بھی ہین - مثلاً امریکن اٹومٹیک سیلف لوڈنگ ونچسٹر ۴۰۵ بور خود بخود جلد جلد چلنے والا بھی زوردار ہے اور نہایت کارآمد ہے - پانچ کارتوس جسقدر جلد لبلبی دبائی جائے چل سکتے ہین - مین نے جب اسکی تعریف سُنی تو مجھے شوق ہوا اور استعمال کرکے دیکھا تو واقعی کم قیمت کے رائیفلون مین نہایت مفید کارآمد اور زوردار پایا - امریکن ونچسٹر کمپنی کا ۴۰۵ بور بھی سیدھی میگزین کا رپیٹنگ ہے اور نہایت زبردست اور زوردار رائیفل ہے نیز کم قیمت ہے مسٹر روزولٹ نے افریقہ کے شکار مین اسے استعمال کیا اور شیر ببر، گینڈے، ارنے بھینسے وغیرہ اس سے بڑی خوبی سے شکار کئے - اسمین شک نہین کہ یہ نہایت زوردار رائیفل ہے ریچھ حالانکہ نہایت سخت جان جانور ہوتا ہے - لیکن مین نے جب گولی لگائی تو گولی لگتے ہی جان نکل گئی -

نیل اور سانبھر مارنے مین بھی کبھی دوسری گولی لگانے کی ضرورت نہ پڑی - اسکی گولی کی رفتار ۲۲۰۲ فٹ فی سیکنڈ اور مزل اینرجی ۳۲۳۵ فٹ پونڈ ہے -

اسی طرح کی میگزین کا لیکن چھوٹی گولی کا ونچسٹر ۳۵۰ بور اس سے کم درجہ کا ہے -

انگلش ہیوی رائیفلز خصوصاً بڑی گولی کے جو بڑے بڑے شکار کے واسطے بیدھڑک استعمال کئے جاسکتے ہین وہ ذیل کے ہین اور اس معاملہ مین بہتر ہے کہ ہر شخص گن میکرز (بندوق سازون) اور دوسرے شکاریون سے بھی رائے لیکر اپنا پورا اطمینان کرلے -

(۱) ۴۰۰/۴۵۰ بور (۲) ۴۷۰ بور کارڈائٹ - (۳) ۴۶۵ بور کارڈائٹ (۴) ۳۷۵ بور میگنیم ڈبلیو رچرڈز - (۵) ۴۰۴ بور جیفری میگزین - (۶) ۴۵۰ نمبر ۲ نیٹرو ۸۰ گرین کارڈائٹ بارود اور ۴۸۰ گرین نکل کی گولی - انمین پہلا - پانچوان - چھٹا میرے آزمودہ ہین -

دوسرا میرے ایک دوست کے استعمال مین آیا ہے اونھون نے اس سے کئی شیر ریچھ بہت اطمینان سے مارے ہین - پہلا رائیفل نہایت زوردار ہے معمولی سے معمولی جسم کا آدمی

بھی نہایت آسانی سے استعمال کر سکتا ہے - میرے استعمال مین یہہ عرصہ تک رہا ہے
اور مین نے اس سے بڑے بڑے نیل گاو وغیرہ مارے ہین - اسی طرح نمبر (۵) یعنی ۴۰۰ بور
بھی مثل مندرجہ بالا رائیفل کے ہے لیکن اوس سے دوسرے درجہ پر نمبر (۶) یعنی ۵۰۰ نمبر دو
نیٹرو نہایت زوردار رائیفل ہے میرے خیال مین ہاتھی کا شکار بھی اس سے نہایت اطمینان سے
کھیلا جا سکتا ہے - مین نے کئی سال تک اسے اپنے پاس رکھا ہے اور بڑے بڑے نیل گاو
وغیرہ اس سے مارے ہین - ایک روز ہانکے مین سوروں کی ڈار تقریبًا سو کی تعداد مین ہوگی
میرے مول کیطرف آئی اور مجھسے اندازًا ۱۰ گز کے فاصلہ پر کھڑی ہوگئی گویا میرے سامنے
ایک دیوار بنگئی تھی مین نے لیٹ کر اور کہنی جسم سیدہ مین لیکر اس رائیفل کی نرم نوک کی گولی
لگائی تو تین بڑے بڑے سوروں کے موٹے موٹے جسموں مین نکلی - ایک کی بغلمین دوسرے
کی پسلی مین تیسرے کی ران مین - اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا چھوٹی توپ کا گولہ ہے - ران کا
زخمی بھی ایسا بیکار ہوا کہ چند قدم چلکر گر گیا اور پھر چل نہ سکا -
۵۰۰ نمبر ۲ کارڈائٹ ہی کی گولی جسپر پورا نکل چڑہا ہوتا ہے مین نے ایک نیم کے درخت مین جسکا
گرداو ۲½ گز تھا لگائی - میرے بعض دوست جو اس کے قائل نہ تھے دیکھکر نہایت درجہ
متحیر ہوئے - جبکہ اونکے سامنے گولی برباتی ہوئی پار نکل گئی - چنانچہ ہاتھی گینڈے وغیرہ کے
لئے ایسے ہی رائیفل کی ضرورت ہے -

ہوائی بندوق و رائیفل

ہوائی بندوقین کئی قسم کی مختلف میکرز کی ایجاد کی ہوئی ہین جو صرف فنر کے زور سے
چھرہ ایسی قوت سے پھینکتی ہین کہ چھوٹے پرند کے گوشت مین پیوست ہو کر اوسے بیکار کر دیتا
ہے - کبھی پار بھی نکل جاتا ہے - وہ مختلف بندوقین حسب ذیل ہین -

جرمن ایرگن German Air Gun.	یہہ پرانی ایجاد اور ساخت کی ہے اسمین خار نہین ہوتے - اس سے چھوٹے پرندون کا شکار پندرہ ۱۵ بیس ۲۰ گز سے کیا جا سکتا ہے لیکن فنر کمزور ہونے کے بعد چھوٹے جانور بھی زخمی چلے جاتے ہین -

سولفٹ ایر رائفل اسمین خار ہوتے ہین یہہ زوردار ہے اور پرند بخوبی شکار کئے جاسکتے ہین۔ اسمین نمبر (۳) کی گولی جو مونڈہے نما ہوتی ہے چالیس گز تک سے لگائی جاسکتی ہے جمہ آئر گن مین بہی نمبر (۳) اور نمبر (۱) کی گولی چلتی ہے اور یہہ ان دو تیرہی کی بنائی ہی جاتی ہین۔ اگرچہ بہت سی مختلف ہوائی بندوقین ہوتی ہین لیکن سب سے بہتر اور زوردار بی ایس آئی ایر رائیفل ہے۔ اور مین نے بہی اسے خوب امتحان کرکے دیکہا ہے۔ واقعی مضبوط اور عمدہ پرزہ وغیرہ کا ہے نہر نہایت زوردار اور عمدہ تک کام دینے والا ہے یہہ پچاس گز تک صحیح لگتا ہے یہہ دو قسم کے تیر کا ہوتا اور دو قسم کی گولیان چلتی ہین۔

نمبر ۱۔ لیڈیز پیٹرن Ladies Pattern ۔ نمبر ۲ جنٹلمین پیٹرن Gentleman Pattern یا بائیس بور یہہ دونون میرے پاس ہین موخرالذکر نہایت عمدہ اور زوردار ہوتا ہے پہلے صرف جنٹلمین پیٹرن ہتیار مانا گیا تہا اور اوسی کا لائسنس تہا لیکن اب دونون کا لائسنس ہے۔ مین نے رات کو مانے مین بیٹھکر ان سے خرگوش ہی مارے ہین زیادہ تر نمبر (۲) کی گولی کہاکر اوسی جگہہ لوٹ گئے ہین اور نمبر (۱) کی گولی کہاکر کچہہ دور جاکر گرے ہین۔ بہت سی بلیان اور کتے ہی مارے ہین۔

چنانچہ ایک مرتبہ مین سوجت کا قلعہ دیکھنے اجمیر گیا ہوا تہا اور میرے دو مہربان ڈاکٹر عبدالخالق صاحب اور مولوی حکیم نظام الدین خان صاحب میرے ساتہہ تہے یہہ دونون صاحب شکار کے بڑے شوقین ہین اتفاق سے ایک کتا حکیم صاحب کے طرف جہپٹا حکیم صاحب نے ہوائی بندوق نمبر (۱) اوسکے لگائی گولی اوسکے بغل پر لگی اور وہ تیس قدم بہاگ کر گر کے مر گیا اونکو سخت تعجب ہوا۔ رائیفل کی مشق بڑہانے کے لئے یہہ نہایت کارآمد ہتیار ہے۔

فصل دوم

ریوالور شوٹنگ

سب سے پہلے اس بات کا فیصلہ کر لینا چاہئے کہ کس مصرف کے لئے ریوالور کی ضرورت ہے

مختلف قسم کے ریوالور ہوتے ہین اور مختلف کام دیتے ہین جس کام کے لئے ضرورت ہو اوسکے لیے ویسا ہی ریوالور منتخب کرنا چاہیے ۔ مثلاً ایک ریوالور جان کی حفاظت کے لئے ہوتا ہے جو تہوڑے فاصلہ پر مار تاہے ۔ دوسرا جو نشانہ کے لئے مخصوص ہے اور اوسکی مار دور تک ہے اب اگر ان دونون سے خلاف کام لیا جائے یعنی پہلے سے نشانہ بازی کا کام اور دوسرے سے جان کی حفاظت کا کام تو دونون بیکار ہونگے ۔

سب سے بہتر علاوہ خزانہ کے ½۶ انچہ لمبی نال والا ریوالور ہے ۔ اسمین شک نہین کہ لمبی نال سے شست باندہنے مین بڑی آسانی ہوتی ہے خصوصًا اوسوقت جبکہ دور کا نشانہ ہو کیونکہ بارود نال کے اندر ہی جل چکتی ہے لیکن ساتہہ ہی اسکے یہہ بڑا نقصان ہے کہ منہ پر سے ریوالور بہاری ہوتا ہے جس سے بعض اوقات شست قائم نہین رہتی ۔

نال اسقدر لمبی ہونا چاہیے کہ جس وقت لبلبی پر اونگلی پڑے تو ریوالور بالکل تل جائے ۔ بعض لوگ ½۷ انچہ کی نال کو ترجیح دیتے ہین لیکن میری رائے ہین ½۶ انچہ کی نال علاوہ خزانہ کے بہت ہی مناسب ہے یہہ بات بہی یاد رکہنے کے قابل ہے کہ ٹریگر یعنی لبلبی نرم ہو اور دقت سے نہ کہنچتی ہو ۔ گہوڑے کا سر کہردرا ہونا چاہیے تاکہ انگوٹھا نہ پھسلے ۔ اگر چاہو کہ گہوڑا جلد دوڑے تو اوسکا سر کچہہ لمبا ہونا چاہیے ۔

ڈبل ایکشن والے ریوالور بہتر نہین ہوتے مگر یہان جیسی ریوالور ہین تو کچہہ ہرج نہین ورنہ جبکہ لبلبی کے ذریعہ سے گہوڑا پڑتا ہے ۔ تو نشانہ سچا نہین لگتا ۔ بعض ریوالور کی لبلبی مثل تار کے باریک ہوتی ہے بہتر ہے کہ مثل چمچے کی شکل کے لبلبی ہو جس سے اونگلی پہسلنے کا اندیشہ جاتا رہے ۔

ریوالور ایسا خریدنا چاہیے کہ جب اوسے اسٹاک پر سے پکڑا جائے تو ہاتہہ اور نال ایک ہی سیدہ مین آجائین ۔ اکثر ریوالور اس قسم کے بنا دئے جاتے ہین کہ اونکا اسٹاک نال سے بہت ہی نیچا ہوتا ہے ۔ اور اسوجہ سے ہاتہہ اور نال کی ایک سیدہ قائم نہین رہتی اور نشانہ خطا ہوتا ہے ۔ علاوہ یہان کسی دوسری طرف کلای کا فورًا پہرنا بہی اس صورت مین دشوار ہوتا ہے ۔ اس بات کی ضرورت نہین کہ چلانیوالیکا ہاتہہ چہوٹا ہے یا بڑا لیکن اسٹاک چہوٹا ہی ہونا چاہیے

نیز زہوپ اور روزانہ استعمال سے خراب ہونے کی وجہ سے ریوالور نیلگون کردینا بہتر ہے
ریوالور کے کارتوس مندرجہ ذیل ہوتے ہین -
۳۲ - ۳۸ - ۴۱ - ۴۴ - ۴۵ - ۴۵۵ - انمین سے بہت سے سموک لیس یعنی بغیر دہوین
کی بارود سے بہرے جا سکتے ہین مثلاً کناسی سموک لیس - رائیفلیٹا - کارڈائٹ - وآلاوڈ وغیرہ
اگر دہوئین دار نہو تو زیادہ زور کی بارود ہو کیونکہ ریوالور مین زوردار بارود نہایت مہلک ہوتی
ہے - بہت سے لوگ بارود کے زور کو خیال مین نہین لاتے اور اپنا ریوالور بگاڑ لیتے ہین
کیونکہ ریوالور بجائے چلنے کے ایکدم بہڑک اوٹہتا ہے - پچاس گز سے نشانہ لگانے کے
لئے اگر تندرست اور قوی آدمی ہو تو زیادہ بہرت سے ضرور بالکل ٹہیک نشانہ لگ سکتا ہے -
بلیک پوڈر کی ۲۳ گرین کی بہرت کا کارتوس دہکا دیتا ہے - یہہ دہکا ۴۵۵ انگلش آدمی کے
کارتوس سے بہی زیادہ ہوتا ہے - ۳۲ نمبر کارتوس گیارہ گرین بارود کا دہکا ناگوار نہین گذرتا -
اور ۳۲ - اسمتھ اینڈ ویسن ایشین موڈل کا دہکا اتنے زور کا نہین ہوتا جیسا کہ ۴۵ - کا ۱۳
گرین بارود کے ساتھ ۴۵ قطر والے ریوالور سے پچاس گز سے نشانہ صحیح لگتا ہے -
صرف وہی کارتوس جو ریوالور بنانیوالے نے تجویز کیا ہو استعمال کرنا چاہئے ورنہ اکثر ایسے اتفاق
ہو جاتے ہین کہ جان معرض خطر مین پڑجاتی ہے اور بعض اوقات کارتوس نال کے بیچ مین
اٹک کر رہجاتا ہے - ہر قسم کی بارود رائیفلز مین استعمال کیجاتی ہے لیکن ریوالور مین ہی چال
کے کارتوس (smith & wessin) کے جسمین Self lubricating سیلف
لوبری کٹنگ کی گولی خاص طور سے بہتر مانی گئی ہے - اور کسی طرح کا اندیشہ نہین) ہی چلنے ہین
ہمیشہ ریوالور کو چلاتے وقت صاف کرنیکی ضرورت نہین عورتوں کے واسطے سیلف لوبری کیٹنگ کی
گولی زیادہ مناسب اور موزون ہے اس لئے کہ یہہ نال کو خود صاف کردیتی ہے - یہہ باقاعدہ
۳۲ - ۳۸ - ۴۴ - قطرون کی بنتی ہین اور گولیان علیحدہ ہی دستیاب ہو سکتی ہین -
بڑے ریوالورون مین نہایت عمدہ صحیح لاگ کا زوردار جلد چلنے والا ریوالور -
(webley Fosbery.)
ویبلی فوسبیری آٹومیٹک | جو کہ صرف ایک کارتوس کے فیر کرنے سے خود بخود گہوڑا چڑہکر دوسرا کارتو

چکہ کہاکر اوسی جگہہ پر بالکل تیار ہوجاتا ہے اور ماسر کیطرح تیزی دکہلاتا ہے۔ نہایت اچہا جھٹکا دیتا ہے۔ اسمین ۵۵۴ سروس کارٹرائٹ کا کارتوس چلتا ہے۔
یا خواہ کالی بارود کا۔ مین نے اسے بہت زیادہ استعمال کرکے دیکہا ہے اور جہان تک میرا خیال ہے مین کہہ سکتا ہون کہ شیر وغیرہ کے شکار مین ہاسٹر مین کیا ہوا ساتھہ رہنا ضروری ہے۔ یہہ عجیب و غریب چیز ہے لاگ ایسی ہے کہ اگر چالیس گز سے لگائی جائے تو ہر گولی چار انچہ کی سرکل یا بلیزای مین لگ سکتی ہے۔

۳۰۰ بور ماسر یہہ بھی نہایت عمدہ چہوٹا سا ہتیار ہے۔ اس کے ساتہہ لکڑی کا گھر ہوتا ہے اور وہی کندا الگ کرانے کا ربائین کی صورت بنا دیتا ہے۔ ہزار گز تک کی اسکی سائٹک یعنی دیدبان ہوتے ہین لیکن اسقدر فاصلے سے رائیفل کی طرح صحیح نہین لگتا۔
شکار پہ ۲۰۰ گز تک سے صحیح لگ سکتا ہے۔ اتفاق سے اس سے زیادہ فاصلہ ۴۰۰ اور ۵۰۰ گز پہ بہی لگ جاتا ہے۔ لیکن ہر گولی یقینی نہین لگتی اور دو سو گز سے زیادہ فاصلہ پہ جھٹکا بہی کم دیگا۔ مین نے اس سے ۸۰ اور ۱۲۵ گز سے سام ہوج مارے ہین جو بڑے سخت جان ہوتے ہین لیکن بغل مین گولی کہاکر زیادہ سے زیادہ ۲۰۰ گز بہاگنے بعض تو بہاگتے بہاگتے بیجان ہوکر گر پڑے اور بعض گہوڑے کیطرح کاواہہر کر اور ٹنگے کہاکر گرے۔
ایک سام کمر مین گولی کہاکر اوسی جگہہ گر گیا۔ کمر کی ہڈی ٹوٹ جانے سے ہرن بہت کمزور ہوجاتا ہے۔ اگرچہ اسکی گولی شیر وڈ کی گولی کی طرح کام دیتی ہے لیکن شیر وڈ اور ہی چیز ہے۔ خاص طور سے ماسر کے واسطے مشق کی ضرورت ہے کہ نشانہ صحیح لگے۔

کارتوس ۳۰۰ بور ماسر

بور چارڈ یہہ بہی اسی بور کا ہوتا ہے اور اسمین ہی کندا (جو کہ پتلی لکڑی کا اوس کے ساتھہ ہوتا ہے) جڑ سکتا ہے۔ اسمین صرف ایک دیدبان ہوتا ہے جس سے ۵۰ گز تک کام

لیا جا سکتا ہے ۔ لاگ ماسر کی سی ہوتی ہے اور کارتوس دونون کے ایک ہوتے ہین ۔

۲۶۵ بور ریمنگٹنس آٹومیٹک ریپیٹنگ پسٹول اسمین بھی بور دچار ڈکیطرح گندا لگتا ہے ۔ اور پانچ کارتوس خزانہ مین آتے ہین ۔ متذکرہ بالا دونون ریوالورون سے یہہ صحیح لگتا ہے ۔

مین نے اپنے ایک دوست سے لیکر صرف ایک ہی دن شکار مین آزمایش کی ۱۰۰ گز سے کم فاصلہ سے پانچ کارتوسون مین چار ہرن مارے ۔ ماسر وغیرہ سے یہہ کب ممکن تھا ۔ جھٹکا بھی اوسیقدر ہے اور ممکن ہے کہ بڑے جانورون پیکم جھٹکا دے کیونکہ مین نے چھوٹے ہرن مارے تھے قیمت مین یہہ دونون سے کم ہے ۔ پچپن ۵۵ روپیہ مین آتا ہے ۔ نال کی لمبائی ۴½ انچہ ہے اور کل دنس انچہ لمبا ہوتا ہے اور وزن تقریباً سیر بھر گولی سب ان پستولون مین نکل کی چلتی ہے ۔

ویبلی کے اور بھی ریوالور ہین مثلاً ۔

۳۸ بور ہائی ولاسٹی آٹومیٹک ۔ اسمین آٹھہ کارتوس آتے ہین اور ماسر کیطرح جلد چلتے ہین ۔ یہہ بغیر کنڈے کا ہوتا ہے اور ہاتھہ سے چلایا جاتا ہے ۔ یہہ بھی نہایت زوردار اور اچھی چیز ہے اور دور تک صحیح لگتا ہے ۔ مین نے اس سے ۵۰ گز سے چکارا مارا ہے میرے نزدیک چھوٹی گولی کا پستول خوفناک شکار مین رکھنے کے لئے اس سے بہتر دوسرا نہین ۔

کارتوس ۳۸ بور ہائی ولاسٹی آٹومیٹک
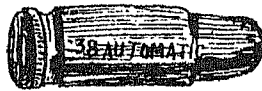
کولٹ کے ملیٹری ۴۵ بور آٹومیٹک پستول ماسر کیطرح چلنے والے اگرچہ بڑے ہوتے ہین بھی نہین ہوتے لیکن خوفناک شکار کے موقع پیہ ہالسٹر مین کئے ہوئے پیٹی مین رکھنے کے بالکل اوہوذون ہین ۔ اسنے بہتر کوئی تنبچہ ایسے موقع کے لئے نہین جبکہ شیر حملہ آور ہو تو جھٹکا پہونچایا جا سکے ۔ اور اوسے بیکار کیا جا سکے ۔

۲۵۰ بور پستول یہہ اگرچہ نکل کی گولی کا ہے لیکن نہایت چھوٹا جیبی پستول ہے صرف

سیلف ڈفینس یعنی جان کی حفاظت کے لئے موزون ہے لیکن خوفناک شکار کے موقع کے لئے ٹھیک نہین - اس سے کولٹ پاکٹ ریوالور ۴۵۰ یا بلڈاگ ریوالور بہت ٹھیک ہین ریوالور حتی الامکان جیبی ہو تو ۳۲ بور سے کم کا نہو جیسے Smith and wesson (اسمتھ اینڈ ویلسن) کا سیفٹی سیلف ہیمرلیس جسکا گھوڑا خود بخود چل ہی نہین سکتا - ورنہ دوسرے ریوالور ایسے سیف کے خطرناک ہوتے ہین اور بڑے حادثون کا باعث ہوتے ہین - چنانچہ حال ہی مین ہمارے یہان ایک جوان آدمی کی موت ہوگئی - گھوڑا اوسکے خود ہی کے ہاتھ سے ذرا اونچا ہوکر گر گیا اور فوراً چل گیا گولی سر مین ایسی کارگر لگی کہ پھر جان بر نہو سکا -

اسمتھ اینڈ ویلسن کا جیبی ریوالور ۳۸ بور نہایت زوردار ہے اور کوئی اندیشہ کی چیز نہین - اسکا سمجھدار شکاری کے ساتھ شکار مین ہونا بہت مفید ہے -

۳۲ بور کارتوس — کارتوس ۴۵۰ بلڈاگ — کارتوس ۲۵۰ بور

۳۸ بور کارتوس

ہتھیارون کے رکھ رکھاؤ اور اونکا صاف کرنا

ریوالور کو چلانے کے بعد ہی صاف کر لینا چاہئے اگر اوسے صاف نکیا جائے اور دو ایک روز پڑا چھوڑ دیا جائے تو گویا جان بوجھ کر اوسے خراب کرنا ہے -

صاف کرنے کے لئے نال کا قطر جتنا بڑا ہوگا اوتنی ہی آسانی ہوگی اور اوسمین کوئی چیز اٹک جانے کا بھی اندیشہ نہوگا - لیکن کم قطر والے ریوالور کے لئے کسی قسم کی دہات کا گز ہونا بہتر ہے نرم دہات سخت دہات سے زیادہ بہتر ہے - لکڑی کا گز اگر نہایت پتلا ہوگا تو زور کرنے مین بہت ممکن ہے کہ ٹوٹ جائیگا - نال کے منہ پر سے لیکر آخری حصہ تک صاف کرنا چاہئے ورنہ صرف منہ پر سے صاف کئے جانے سے نال مین فرق آجائیگا اور نشانہ مین غلطی واقع ہوگی -

سب سے بڑی بات یہہ ہے کہ صفائی پورے طور سے ہونا چاہئے روغن وغیرہ لگانا نہایت بہتر ہے۔ گرم پانی استعمال کرنے سے زنگ آجانیکا احتمال ہے۔ البتہ اگر نال مین کوئی چیز پہنس جائے یا کوئی اور خرابی واقع ہو جائے تو جتنا گرم پانی ہو بہتر ہے۔ Lock لاک مین بار بار تیل نہ لگانا چاہئے۔

جس اون وغیرہ سے صاف کیا جائے اوسے پہلے دیکہہ لیا جائے کہ خشک ہو۔ اور جس اون سے ایک بار صاف کر لیا جائے اوسے پہینک دینا چاہئے۔ اور دوبارہ استعمال نکرنا چاہئے ایک دم بہت سا اون بہی استعمال نکرنا چاہئے کیونکہ اگر وہ نال مین پہنس جاویگا تو لامحالا زور کرکے نکالنا پڑیگا۔ اور اس سے نال کی اصلی خوبی مین کچہہ نہ کچہہ ضرور فرق آجاویگا۔ صاف کرنیکے سیخ نال سے بڑا ہونا چاہئے۔ ریوالور مین جدا ہونیوالا stock اسٹاک ہونا کوئی خوبی کی بات نہین۔ اس سے ریوالور اگرچہ کارابین کیصورت مین آجاتا ہے جس سے نشانہ بیٹہ دور پر لگ سکتا ہے مگر ریوالور دور کے نشانہ کے واسطے نہین ہوتا۔

کار دلور ڈکے کھڑ جسمین اکثر امریکن ریوالور رکہے جاتے ہین پائیدار نہین ہوتے۔ ہالسٹر بہتر ہوتے ہین مگر انکے اندر کیجانب بعض اوقات کچہہ تری آجاتی ہے جس سے ریوالور مین زنگ آجانیکا اندیشہ ہو اسلئے جب ریوالور کو ہالسٹر مین رکہا جائے تو دیکہہ لیا جائے کہ آیا اندر سے خشک بہی ہے یا نہین۔

امریکہ کے بعض ہالسٹر مین اندر کیجانب ربر لگا ہوتا ہے۔ جو پسینہ کو روکتا ہے۔ مگر اسمین بارش کے بعد جو تری آجاتی ہے وہ قائم رہتی ہے۔

کارتوس چمڑیکے کیس مین رکہنا بہتر ہے کیس مختلف قسم کے بنائے جاتے ہین جو ہر قسم کے کارتوس کے لئے مناسب اور موزون ہوتے ہین۔

ایمنگ یعنی شست باندہنا

ہمیشہ ایسی چیز کی شست باندہی جائے جو آسانی سے دکہائی دیجا رہی ہو اور ہر مرتبہ ایک خاص مقدار مین دکہائی دے یہہ نہین کہ کبہی کم اور کبہی زیادہ اس سے نشانہ مین ضرور فرق

ہوتا ہے۔

یہہ بہی واضح رہے کہ جب دیدبان مین سے دن کی روشنی دونون جانب سے نہ دکہائی دیجائے تو یہہ پتہ نہین چلتا کہ نشانہ ریوالور کے سامنے ہے یا کچھہ اونچا نیچا ہے۔

دیدبان دو قسم کے ہوتے ہین۔ ایک اس شکل کا V اور دوسرا اس شکل کا U۔ دوسرا پہلے سے زیادہ بہتر ہے۔ اس لئے کہ پہلے مین دن کی روشنی صاف دکہائی نہین دیجاتی۔

اگر نشانہ مین کچھہ غلطی واقع ہو جائے تو یہہ معلوم کرو کہ ریوالور قاعدہ کے موافق رکہا گیا یا نہین یا دیدبان مین کچھہ خرابی ہے۔ دیدبان مین اگر کچھہ خرابی ہو تو اوسے خود درست کر سکتے ہو۔ دونون آگے اور پیچھے کے دیدبان سینگ کے اپنے ساتہہ رکہو اور اونہین نال پر جہان مناسب سمجہو اوس سے کچھہ اوپر لگا دو۔ ہر ایک قسم کی ریتیان اپنے ساتہہ رکہو اور ایک دو ریتیان گول بہی ہون۔ پچہلے دیدبان کے اوپر کے سرے پر بالکل بیچ مین اس شکل کا دیدبان بناؤ U۔ نشانہ سے اتنے فاصلہ سے جتنا دیدبان بتاتا ہے کئی مرتبہ ریوالور چلاؤ اور ریتی سے نشان کرتے جاؤ یہانتک کہ دیدبان بالکل صحیح ہو جائیگا۔

اس شکل کا دیدبان U ایسا گہرا بنایا جائے کہ بالکل نال سے ملجائے ورنہ نشانہ لگاتے وقت غلطی ہوگی اور خاصکر جبکہ نال گرم ہوگی۔ دیدبان کو ریتی سے بناتے وقت ذیل کی باتون کا لحاظ رہے۔

U کے نیچے تک ریتنے مین نقصان ہے نشانہ بہت نیچے لگتا ہے۔ V کے اوپر کی جانب ریتنے مین نشانہ اونچا لگتا ہے دونون جانب ریتنے سے نشانہ اوسی طرف جہکا ہوا لگتا ہے جونسی جانب زیادہ ریتی جائے۔ ایکدم دیدبان کو زیادہ ریت دینا ٹہیک نہین بلکہ نہایت سہولت سے ریتنا چاہئے۔ اور اگر اتفاق سے کسی سمت زیادہ ریت جائے تو اوسکے خلاف سمت ریتے جانے سے درستی ہو سکے گی۔

اگر U شکل کا دیدبان زیادہ چوڑا ہو جائے تو پہر دوسرا بنا لینا بہتر ہے۔

اس ترکیب سے جبکہ دیدبان بنجائے تو ریتی سے U کے کنارے چاقو کی طرح تیز کر دو ساتھہ ہی اسکے

ل کو نصف دائرہ سے زیادہ گہرا کیا جائے ۔
اس بات کو مین نہین بتلا سکتا کہ اول کا دیدبان کتنا کاٹنا چاہئے ۔ اگر ویبلی کے ریوالور ہون تو قاعدہ یہہ ہے کہ اونہین ہر سال بدلدیا جائے ۔
سب سے بہتر بات یہہ ہے کہ اپنے ریوالور کو نیشنل رائیفل ایسوسئیشن کونسل مین مناسب تجویز کے لیے بہیجدیا جائے ۔ جبکہ اس بات کا فیصلہ کرلو اور نشانہ لگا کر دیکہلو کہ نشانہ مین کوئی غلطی تو نہین ہوتی تو اوسے بنانیوالے کے پاس بہیجدیا جائے تاکہ وہ بغیر پیچ لگائے ہمیشہ کے لیے دیدبان قائم کردے ۔

ریوالور کو کس طرح استعمال کرنا چاہئے

جب یہہ فرض کرلیا جائے کہ ریوالور ہر طرح ٹہیک ہے اور دیدبان بالکل درست ہے تو سب سے پہلے ٹہوک کر اس بات کا یقین کرلو کہ وہ بہرا ہوا تو نہین ہے ۔ بلکہ جسوقت ہی ریوالور ہاتہہ مین لو ایک مرتبہ اس بات کا ضرور خیال کرلو ۔
شکار مارتے یا نشانہ بازی کے واسطے ہمیشہ کہلا ہوا نشانہ ہونا چاہئے ۔ نشانہ لگانیکے لیے بہتر ہے کہ ہاتہی دانت کی سفید مکہی وغیرہ ہو ۔
ریوالور استعمال کرنے مین سب سے بڑی بات اپنی حفاظت ہے ۔ اسکی وجہہ یہہ ہے کہ اسکی لمبائی بہت کم ہوتی ہے اور فائر آرم جو ہی چہوٹا ہوگا خطرناک ہوگا ۔ اور بڑے سے بڑے تجربہ کار آدمی کو بہی ہوشیار رہنا چاہئے بہتر چاندماری کی مشق ریتلی اونچی زمین یا پتہر کی دیوار پر ہوتی ہے ۔ نشانہ کم سے کم پندرہ گز کے فاصلہ سے لگایا جائے کہ گولی دیوار سے ٹہپ کر نشانہ باز پر نہ لوٹ آئے ۔ اگر کبہی مرتبہ لگاتار نشانہ بازی منظور ہو تو دیوار ہی بہتر ہے ۔ اگر بہت سی گولیان ایک ہی جگہہ لگ رہی ہین تو دیکہہ لینا چاہئے کہ دیوار مین سوراخ تو نہین ہوگیا ہے اور گولیان دیوار سے پار تو نہین جارہی ہین ۔ کم از کم دیوار کے پیچہے آدہ میل تک کوئی آدمی نہونا چاہئے کہ مبادا گولی سوراخ سے نکلکر کسی حادثہ کا باعث ہو ۔
ریوالور کا منہ کسی خاص سمت نکیا جائے چونکہ اتفاقاً چل جائیگا تو نقصان ہوگا یہہ احتیاط

خواہ خالی ہی کیون نہو او سوقت بہی لازم ہے چونکہ بعض وقت خیال یہہ رہتا ہے کہ خالی ہے
اور در اصل بہرا ہوتا ہے - اور چل جاتا ہے - قائم نشانہ سیکہنے والیکو چاہئے کہ ایک بہت مضبوط
لکڑی کی میز تقریباً دس گز کے فاصلہ پر نشانہ سے رکہے - اوس میز پر اپنا خالی ریوالور رکہے
مگر اس ترکیب سے کہ گھوڑا اولٹے ہاتہہ کی طرف رہے اور نال کا منہ نشانہ کیطرف بہرتے وقت
نال کا منہ زمین کیجانب رہے کہ چل ہی جائے تو نقصان نہو -
اب نشانہ کیطرف منہ کرکے کہڑے ہوجاؤ اور سیدہا پاؤن نشانہ کے بالکل سیدہ مین رکہو اولٹا
پیر چہہ سے لیکر نو انچہ کا فاصلہ چہوڑ کر سیدہے پیر سے اولٹی جانب رکہو - یہہ فاصلہ آدمی کے
قد کی مناسبت پر منحصر ہے - اسکی خوب مشق ہونا چاہئے کہ پیر خود بخود اس قاعدہ سے قائم
ہو جائین - بالکل سیدہا کہڑا ہونا چاہئے سر آگے کی جانب نہ جہکایا جائے - اولٹا ہاتہہ بالکل
نیچے گرا ہوا اور قریب جسم کے لگا ہوا رہے - بعض لوگ ایسا کرتے ہین جہول دیکر کہڑے
ہونے مین اور یہہ غلط طریقہ ہے -
اگر ہوا تیز ہے اور تم اپنی اس ترکیب کی پوزیشن کو قائم نہین رکہہ سکتے تو اولٹے ہاتہہ سے اپنی
ران مضبوط پکڑ لو - اسکے بعد دیوار کو سیدہے ہاتہہ سے اوٹہا لو - یہہ یاد رہے کہ اسوقت
تک ریوالور خالی ہے) اور گہوڑا چڑہاؤ - گہوڑا چڑہانیکے دو طریقے ہین یا تو یہہ کہ دونون ہاتہہ استعمال
کئے جائین یا صرف سیدہے ہاتہہ سے لبلبی کے ذریعہ سے چڑہالو - اپنی حفاظت کے لئے موخر الذکر
طریقہ زیادہ مفید ہے - گہوڑا گرایا جائے تو انگوٹہا گہوڑے پر رکہکر پوری طاقت سے گہوڑے
کو دوسرے ہاتہہ پر چڑہایا جائے - اس بات کا لحاظ رہے کہ کلمے کی اونگلی لبلبی سے بالکل
دور رہے ورنہ یا تو ٹوٹ جائیگی یا کچہہ نقصان پہونچے گا یا ریوالور ایکدم چل جائیگا -
مشق کرنے سے اسطرح گہوڑا چڑہانے مین بڑی آسانی ہو جائیگی اور تہوڑی سی مشق سے نہایت
تیزی سے گہوڑا چڑہایا جاسکے گا - اسمین صرف انگوٹہے اور کلمے کی اونگلی کا کہیل ہے -
چہوٹا سا گہوڑا جس کے گہومنے کے واسطے کم جگہہ درکار ہے بہت آسانی سے چڑہ سکتا ہے
اور اسکے گرنے مین بہی بہت کم وقت صرف ہوگا -
سیکہنے والے کے لئے بہتر ہے کہ گہوڑا چڑہاتے وقت ریوالور کو سیدہے ہاتہہ کیطرف

جہکائے اسکے بعد بڑی ہوشیاری سے اوسے ترچھا کرے کہ دونون دیدبان وغیرہ ایک سیدہ
مین ہون - اب ریوالور کو سیدہے ہاتھہ مین لیکر میز سے علٰحدہ کھڑا ہو اور ہاتھہ کو بالکل سامنے لمبا
کرلے مگر انگوٹھا ریوالور پر پورے طور سے پہیلا ہوا رہے لیکن اس درمیان مین کلمہ کی اونگلی
لبلبی سے علٰحدہ رہے -
سب سے پہلی بات یہہ ہے کہ جہان تک ہوسکے اوسے اوپر سے پکڑا جائے یہان تک ہاتھہ اور
ریوالور کی نال ایک ہی لائن مین ہون -
امریکہ کے بنے ہوئے بعض ریوالور کے خاص طور سے لمبے اور بڑے دستے ہوتے ہین -
چنانچہ اون دستون کی گرفت بہت نیچے سے ہوسکتی ہے اس قسم کے ریوالور اکثر انگلینڈ
مین رائج ہین - اس گرفت سے یہہ بڑا نقصان ہے کہ ہاتھہ کے پونچے کو دہکا لگتا ہے
جس سے ریوالور کی نال کچھہ اونچی ہوجاتی اور نشانہ مین فرق آجاتا ہے -
اسمین شک نہین کہ دستے کے اوپر سے پکڑنے مین بہی ایک قسم کا دہکا معلوم ہوتا ہی مگر اس سے
ہاتھہ کلائی - بازو تینون پر تہوڑا سا برابر اثر ہوتا ہے جیسے گینڈ جہیلتے وقت -
ریوالور کی نال کے ہاتھہ بازو کلائی سب کے سب ایک ہی سیدہ مین رہنا چاہئین - اور انگوٹھا اولٹے
ہاتھہ کی جانب تاکہ لبلبی دبلتے وقت جو اولٹی طرف زور پڑتا ہے اوسے روکے انگوٹھا ٹیڑہا
نہ ہونا چاہئے -
سیکھنے والون کے لئے نشانہ بالکل گھنٹہ کی شکل کا ہونا چاہئے جسمین اوسی طرح ایک سے
بارہ تک نشان ہون اب جس جگہہ نشانہ لگانا چاہو دور سے آسانی سے معلوم ہوسکتا ہی -
مثلاً ½ ۴ پر نشانہ لگانا چاہو تو چار اور پانچ کے بیچ مین نشانہ لگاؤ -
سانس بالکل روک لینا چاہئے اور دہیرے دہیرے اپنا سیدہا ہاتھہ خط مستقیم مین کرلو اور
اپنی آنکھون کو چھہ بجے پر قائم کرلو ایسا کرنے مین اپنی کلمہ کی اونگلی کو لبلبی پر رکھکر دہیرے
دہیرے اوسے اپنی طرف کہیچو ساتھہ ہی اسکے بالکل اکڑ کے کھڑے ہوجاؤ - ایسی مضبوطی سے
کہ اگر کوئی دہکا بہی دے تو بہی اپنی جگہہ نہ چہوڑو - اگر اس درمیان مین سانس لینا چاہو تو لے
سکتے ہو مگر سانس لیتے وقت پستول کا منہ نیچے کرلو اور اچھی طرح سے سانس لیکر پہر سانس لیکر

روک لو اور پستول کو نشانہ سے ملاؤ اُس کے بعد (اپنی اولٹی آنکھہ بند کر دیا نکرو جیسا مناسب سمجھو) آگے کی مکھی پچھلے لا کے دیدہ بان مین سے نظر سے ملکر نشانہ کی بالکل سیدھ مین آجائے اگر یہان تک تمام کارروائی ٹھیک ہو گئی ہو تو لبلبی پر آہستہ زور کرو کہ گھوڑا گر جائے - اگر ریوالور بھرا ہوا ہے تو انشاء اللہ نشانہ پر ضرور گولی لگے گی -

گھوڑے پر بیٹھکر نشانہ لگانا

جبکہ گھوڑے پر قائم نشان پر نشانہ لگانا ہو تو گھوڑے کو ۴۵ ڈگری اولٹے ہاتھہ کیطرف موڑ دو کیونکہ اگر گھوڑا اسدہا ہوا ہو گا تو جب اوسکے کان پر سے گولی جائیگی تو وہ بھڑک جائیگا یا اس درمیان مین اوسنے اپنا سر ہلایا تو یا تو گھوڑے کے مارے جانیکا اندیشہ ہے یا تمہارے گر جانیکا اگر گھوڑا اچمکتا ہو تو اوسکی آنکھو نپر رومال وغیرہ باندھہ دینا چاہئے یہان تک کہ وہ آواز اور بارود کی چمک کا خوب عادی ہو جائے -

نشانہ اور گھوڑے کے درمیان ایک ٹٹی ہونا چاہئے تاکہ گھوڑا نشانہ کے قریب نہ جاسکے اور مقررہ فاصلہ مین کچھہ فرق نہ آئے اگر ٹٹی نیچی ہو گی تو اندیشہ ہے کہ گھوڑا اوسے کود جائے دراصل یہہ بڑی مشکل بات ہے کہ گھوڑا بالکل خاموش ہے اگر گھوڑا سرپٹ دوڑے اور اس وقت نشانہ بازی کیجائے تو یہہ نشانہ اُس حالت سے کہ گھوڑا کھڑا ہو اور نشانہ لگاتے وقت یکایک چمکے اور اودہر اودہر ہٹے بدرجہا بہتر ہے -

مشق کے واسطے یہہ بہتر ہے کہ صرف بارود ہی بارود رکھو اور مین بھر کر جلتے ہوئے کاغذ پہ جو کسی لکڑی وغیرہ مین باندھہ دیا جائے نشانہ لگایا جائے - یہہ تماشہ بیٹون کے واسطے بہی کوئی خوف کی بات نہین ہے - جیسے ہی کہ بارود کے ذرے اس کاغذ کے نشانہ پر لگتے ہین تو کاغذ اور بہی روشن ہو جاتا ہے - مگر اس صورت مین نشانہ بازی چند فیٹ کے فاصلہ ہی سے کیجا سکتی ہے -

یہہ زیادہ فائدہ کی بات نہین کہ گھوڑا اودہر دوڑے اور نشانہ صحیح لگے - خواہ وہ تیز دوڑے یا دہیرے مگر جس لاین مین وہ جارہا ہے ایک ہی رفتار سے اور بغیر اودہر اودہر موڑنے کے

نشانہ لگے۔
مشق کے لیے جبکہ گھوڑا سرپٹ دوڑ رہا ہو تو نشانہ بالکل پیچھے لگانا بہتر ہوگا۔ اس کے واسطے
اگر چلتے ہوئے کاغذ پر بارود چلائی جائے تو اور بھی بہتر ہے اسلیے کہ گولی ایسے وقت مین استعمال
کرنا خطرہ کی بات ہے سیکھنے والے لیکو یہہ مناسب ہے کہ ایک ہاتھہ سے کاٹھی کو لگام کے ساتھہ ہی پکڑے
اسلیے کہ پیچھے کی جانب چلانے کے لیے ایکدم مُڑنا ہوگا۔ کبھی سیدھے اور اولٹے ہاتھہ کی جانب
چلاتے وقت اس بات کا ضرور خیال رکھنا چاہیے کہ ہمیشہ ریوالور کی نال گھوڑے کے
سر سے بہت اونچی رہے کیونکہ اگر چلاتے وقت گھوڑے نے اپنا سر ہلا کر اونچا کیا تو اوسکے
سر مین گولی لگنے کا اندیشہ ہے۔

انسان کی اپنے بچاو کے طریقے

چھوٹی نال والے ریوالور کو بہتر ہے کہ چھپا ہوا رکھا جائے اور اگر بڑے قطر کا ہو تو اتنا ہو
کہ اگر جیب مین رکھہ لیا جائے تو اوسکی جسامت ایسی نہو کہ اوس کا پتہ چل سکے اور ظاہر ہو جائے۔
بعض لوگ بڑے بور کے فوجی ریوالور ہی رکھنا پسند کرتے ہین اور نال دو انچہ کاٹ ڈالتے
ہین مگر یہہ کیا ضرور ہے کہ صرف چند فیٹ کے فاصلہ ہی سے چلایا جائیگا۔
یہہ کسی جگہہ بیان کر دیا گیا ہے کہ بھرا ہوا ریوالور جیب مین پڑے اندیشہ کی بات ہے۔
اگر سیفٹی ریوالور نہو تو بہتر طریقہ یہہ ہے کہ ریوالور مین ایک کارتوس کی جگہہ خالی چھوڑ دیجیے
اور گھوڑا اوسپر ڈالدیا جائے۔ اسطرح سب خطرون سے آزادی حاصل ہوتی ہے۔ زیادہ
تر ایسے واقعات ان صورتون مین پیدا ہوتے ہین کہ یا تو گھوڑے کو یکایک دھکا پڑے
یا انگوٹھا گھوڑے پر سے پھسلے یا بلبلی پر بے خبری سے ہاتھہ پڑجائے یا ریوالور پورے
ڈاٹ پر چھوڑ دیا جاسکے۔
استھہ اینڈ وسین کے سیفٹی ریوالور ان خطرون سے بالکل پاک ہین بلکہ آئندہ ایسے واقعات

ہونا غیر ممکن ہے اور ہر وقت فوری فیر کے استعمال کے ہی ہین جیسا کہ مندرجہ ذیل پتہ چلیگا

کوئی بیرونی گہوڑا کسی چیز کو پکڑنیکے لئے نہین ہوتا۔

لبلبی پر یکساں ہی دباؤ پڑے اسوقت تک نہین چلیگا تاوقتیکہ چلاتے وقت تم اسٹاک کو بہی اچھی طرح گرفت نکرلو۔

لے گہوڑے کا ہوتا ہے اور کوئی اونچی اوٹھی ہوئی چیز نہین ہوتی اس لئے معمولی ریوالوروں سے زیادہ تیزی سے چلایا جاسکتا ہے۔

یہہ جیب مین بہرا ہوا نہایت اطمینان سے رہ سکتا ہے کیونکہ کسی قسم کا دہکا وغیرہ لگ جانے سے چل جانیکا اندیشہ نہین ہے یہ ریوالور نیز چھوٹے قطر ۳۲ بور ریوالور ۳ انچہ اور ۱½ انچہ لمبے نال کے بنائے جاتے ہین۔ مگر آخری صورت کا بائیسکل ریوالور کہلایا جاتا ہے اور جیب مین بہت کم جگہہ گہیرتا ہے۔

ران کے اوپر جیب مین ریوالور رکہنا غلط بات ہے۔ کیونکہ جسوقت ہاتہہ وہان تک جائیگا تو دشمن ہوشیار ہوجائیگا۔ اور ممکن ہے کہ اوس کا ریوالور پہلے چل جائے۔ ایسے موقع کے لئے بہتر ہے کہ سینہ کی جیب مین ریوالور رکہا جائے فرض کیجئے۔ کہ کسی لٹیرے نے تمسے روپیہ مانگا اور چونکہ روپیہ اور نوٹ وغیرہ کے لئے ہی یہہ ہی جیب مخصوص ہے تم جیب مین ہاتہہ ڈالکر ریوالور نکال سکتے ہو اور اوسے شبہہ نہین ہوسکتا۔ وہ یہہ ہی سمجھے گا کہ روپیہ نکال رہے ہو اور اس جیب سے بغیر نکالے ہی تم فیر کرسکتے ہو اور دشمن کو مار سکتے ہو۔ سیدہے ہاتہہ کی جیب نہایت ہی موزون ہے یا جس طرف سے تم آسانی سے لگا سکتے ہو۔ جیب مین سے ریوالور لگانا اور نہایت تعجیل سے کم تعجب خیز بات نہین اسکے لئے پہلے مشق درکار ہے۔ پیٹ کے نیچے سے لگایا جائے یا پاؤن کے نیچے سے لگایا جائے۔ لیکن اگر تمہین اپنے جانی دشمن کا زندہ پکڑنا مقصود ہے اور اسیکو تم پسند کرو تو بہتر یہہ ہے کہ اس صورت سے پکڑنے کی کوشش کرو کہ اوسے اس بات کا تبیتر نہو اور نہ تمسے ایسی امید رکہتا ہو اور پکڑو تو دونوں ہاتہہ آگے سے پکڑ لو تاکہ ریوالور نہ نکال سکے اور ریوالور لگانے سے پہلے یہہ ہی اندازہ ضروری ہے کہ آیا تم ایسا کرسکتے ہو یا نہین گشت کے موقع پر اس بات کا خیال رکہو کہ دشمن کی

انکھو لئے انکہین ملی رہین اور جہان تک ممکن ہو دشمن کو اس بات پر مجبور کرو کہ اوسکی انکھین نیچی ہو جائین یا کسی دوسری طرف دیکھنے پر مجبور رہو اگر تمہین اس پر کامیابی ہوگی تو تم نہایت اسانی سے مغلوب کر سکو گے ۔

اگر درحقیقت دشمن کوئی بدمعاش یا ہتیار بند ہے تو سب سے بڑی بات جو تم اپنے لئے کر سکتے ہو وہ یہہ ہے کہ اوسکے سامنے اپنا ریوالور کر دو اسکے یہہ معنی ہین کہ تم خود چاہتے ہو کہ یا تو وہ پہلے گولی ماردے یا تمہارے ہاتہہ مین سے ریوالور چہین لے اگر دراصل تمہارا ارادہ گولی مارنے کا ہے تو ایسا کرو ورنہ ہرگز مت کرو ۔

فرض کرو تمہارے پاس ہتیار نہین ہے اور تمہارے دشمن کے پاس ریوالور ہے تو یہہ کر سکتے ہو کہ اوسکے ریوالور کو بیکار کر دو یا اوسکے کارتوس نکالکر پہینکدو ۔ ایسا کرنیکے مختلف طریقے ہین چونکہ ریوالور مختلف قسم کے ہوتے ہین ۔

سب سے بہتر طریقہ ہر حالت مین یہہ ہے کہ ریوالور کی نال پر ایک زور سے مکا مارو تاکہ ریوالور نیچے گر جائے اور اسیوقت اپنے انگوٹھے سے ریوالور تہام لو ۔ اس چالاکی کی اچھی صورت سے مشق کرو کہ ایک مددگار لو اور اوسکے ہاتہہ مین خالی ریوالور دیدو اور اوس سے کہو کہ تمہاری طرف تاکے اور پہر یہہ عمل کرو تو تمہین معلوم ہو جائیگا کہ یہہ طریقہ کسقدر موثر اور آسان ہے ۔

اگرچہ یہہ ضروری بات ہے کہ یہہ طریقہ دشمن کے مقابلہ مین مشکل ہے جبتک تمہارے ارادہ کا علم ہی ہو جائے لیکن اگر تمہین اچھی طرح مشق ہوگی تو تم یہہ عمل آنا فانا مین کر سکو گے اور اوسے سوچنے کا موقع ہی نہ ملیگا ۔

اسمتہہ اینڈ وِلسن کے ریوالور اس طریقہ سے بیکار کئے جا سکتے ہین کہ اوسکی نال کا بیچ کا حصہ پکڑ لیا جائے اور تمہارا انگوٹھے کے نیچے اوس کا catch کیچ ہو ۔ لیکن تمہین اولٹی جانب کھڑا ہونا چاہئے اور سیدہے ہاتہہ سے کام لینا چاہئے ۔ اس کے خلاف ریوالور کا پکڑنا تمہارا پیچھے کو سیدہی طرف فوراً مروڑ دیگا اور تمام کارتوس نکل جائینگے ۔

لیکن ویبلی کے جدید ریوالور ہوتے ہین اونپر اپنے انگوٹھے کو بجائے نیچے رکہنے کے اوپر رکھنا

چاہئے اور اپنے انگوٹھے کو ہتیلی کیطرف دبانا چاہئے۔
نیو کولٹ اسمتھ اینڈ ویسن New Colts Smith & Wesson جنکا دبانا بہت سخت ہوتا ہے۔ اونکو بہی تم پکڑ سکتے ہو مگر بجائے اپنا پونچا موڑنیکے تمہین اوسکے خزانہ کو اپنی ہتیلی اور دوسری اونگلی سے ڈہیل دینا چاہئے اور اوسوقت پلنجر (Plunger) کو اپنی چہوٹی اونگلی سے دباؤ مگر اس ساخت کا ریوالور بہ نسبت اونکے جنکو مین نے پہلے بیان کیا ہی مشکل سے چہینا جا سکتا ہے۔
مین نے ایک اخبار مین ایک مضمون دیکہا تہا جسکی تجویز ایسے موقعہ کے لئے مجہے نہایت پسند آئی اوس کا خلاصہ یہہ تہا کہ:- جب کسی مصیبت کا اندیشہ ہو تو یہہ بڑی خوبی کی بات ہے کہ ایک بڑا ریوالور اپنے پاس ہو اور ایک چہوٹا دہوکا دینے کیغرض سے بڑا ریوالور دشمن کی طرف بڑہایا جائے کہ اوسکی توجہ اسطرف بٹی رہے۔ اور چہوٹا ریوالور ٹوپی مین چہپا رہے اور اوسکی نگاہ بچا کر تم چپکے چپکے اپنا کام کئے جاؤ اور جب ٹوپی مین چہپا ہوا ریوالور بالکل تیار ہو جائے تو تم بیخبری مین دشمن کے گولی مار دو۔
اگر رات مین کوئی چور تمہارے گہر مین گہس آئے تو چراغ لیکر اوسے مت ڈہونڈو اسلئے کہ روشنی مین تمہارے گولی مارنیکا اوسے خوب موقع ملیگا۔ بہرت ریوالور مین ہلکا ہونا چاہئے کیونکہ ایسے موقع پہ گہر کی ہی حفاظت مقدم ہے کیونکہ زیادہ بہرت کی گولی اسقدر زور دار ہوتی ہے کہ دیوار مین سے پار نکل جاتی ہے۔ اور بہت ممکن ہے کہ کوئی گہر کا آدمی اوس سے پہوٹ جائے۔
اگر تم گہوڑے پر سوار اور تمہارا دشمن پیدل ہے تو تم ہی فوراً گہوڑے سے اوتر جاؤ گہوڑا تمہاری اچہی آڑ ہوگا اور تم پر گولی نہ چل سکے گی اگرچہ زور شور کے ساتہہ گہوڑا دوڑا کر حملہ کرنا ہی اوسکے اوسان خطا کر دیگا لیکن اندیشہ ہے اگر دشمن مستقل مزاج ہوگا تو تمہارا کام تمام کر سکے گا۔
اگر دشمن کو مارنا ہی مقصود ہے تو سینہ کا بیچ تاک کر گولی لگاؤ کہ اوسکے دل وجگر پہنچا ئین اور اسمین یہہ بہی خوبی ہے کہ انسان سر کو ہلا کر اوسے بچا سکتا ہے۔ اور سینہ کو نہین

بچا سکتا ۔
اگر تمہین یہہ پتہ چل جائے کہ دشمن کے پاس اچہا ریوالور نہین ہے اور تمہارے پاس اچہا ریوالور ہے تو کم از کم ۱۲۰ گز کے فاصلہ پر سے گولی لگاؤ ۔ اوسکی گولی اسقدر فاصلہ سے کوئی کام نہ کرسکے گی اور تمہاری گولی اوس کا کام تمام کردیگی ۔
یہ مانی ہوئی بات ہے کہ اناڑی کے پاس ریوالور ہو اور سمجہدار آدمی کے پاس صرف چاقو تو سمجہدار آدمی ہی بہاری ہوگا ۔
اگر ریوالور اپنے بستر مین رکہتے ہو تو ہر روز صبح خود ہی بستر مین سے نکالو اگر دوسرے آدمی نے بستر طے کیا تو اوسکے چل جانے کا اندیشہ ہے ۔
اس بات کا ہمیشہ خیال رکہو کہ کوئی دوسرا آدمی تمہارے ریوالور اور کارتوسون کو کبہی نہ چہیڑے کیونکہ وہ تمسی حفاظت نہین کرسکتا ۔

اندہیرے مین ریوالور چلانا

اندہیری رات مین اکثر مواقع ریوالور کام مین لانے کے پیش آجاتے ہین مگر اس کام کے لئے خاص طور سے کچہہ سفیدی مائل نشان ہونا ضروری ہین ۔ خواہ یہہ پہلے سے قائم کرلئے جائین یا ریوالور کے (Stock مین Handmass) کی غرض سے چہوڑ دئے جائین کہ جس وقت ضرورت ہوفی الفور قائم کرلئے جاہین ۔ اگرچہ اس قسم کی سفیدی اُسوقت نظر آسکتی ہے جبکہ چاندنی ہو یا کوئی روشنی اوسپر پڑتی ہو ۔ بہت زیادہ اندہیرے مین بڑا اسفید نشان اور ریوالور کی نال جو کسی طرفون سے کسی چمکتے ہوئے مصالحہ سے رنگ دیگئی ہو بہت کارآمد ہے لیکن اس بات کا خیال رہے ریوالور کچہہ گہنٹہ استعمال کرنے کے پہلے دہوپ مین رہا ہو اگر کسی کیس یا غلاف مین رہا ہوگا تو رات کو یہ مصالحہ نہین چمکیگا ۔
جب ریوالور کو صاف کیا جاتا ہے تو مصالحہ اوڑ جاتا ہے اور پہر مصالحہ لگانے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ مین اس بات کی صلاح ندونگا کہ تم ہمیشہ اپنے ریوالور پر پینٹ کرتے

رہو جس کا تمہین خود بہت خیال ہے اگرچہ یہہ بالکل قابل اطمینان طریقہ رات سکے لیوالور
چلانے کا ہے - مگر اندھیری رات مین کچہہ کام نہین چل سکتا تا وقتیکہ محض آہٹ
یا اندازہ پیدا اور لگانے کی مشق نہو -
تاریکی مین اندازہ سے کام لیا جا سکتا ہے نگاہ سے کام نہین لیا جا سکتا -
تاریکی مین کسی درندہ وغیرہ کو لیٹ کر یا جانور کو آسمان کی سیدھ مین ملا کر دیکھہ سکتے
ہو مگر تاریکی کی وجہہ سے بنائی ہوئی لکھی سے نہین دیکھہ سکتے -

فصل سوّم

ہول مارے رات وہانکے کے شکار کھیلنے کے طریقے

میدان مین ہرنون کا شکار گولی و گراب سے

جاننا چاہئے کہ جہان جہاڑی کم ہو اور میدان ہو وہان ہرن ہول ٹھیکہ گراب سے شکار کے جانے سے بہتر کوئی طریقہ نہین - دوسرا طریقہ گاڑی یا تانگہ کی آڑ سے جانور کو قریب ملا کر گولی سے مارنے کا ہے یا کسی سدہے ہوئے گھوڑے یا بیل کی آڑ سے - اور جہان کسیقدر گھنی جہاڑی ہوگی وہاں داؤن بہی آسانی سے کہیلے جاسکین گے - صاف میدان مین داؤن کرنا مشکل ہے اور کامیابی دیر مین حاصل ہوتی ہے -

طریقہ شکار ہول معمولی ہندوستان مین عام طور سے شکاری میدانون مین ہول سے شکار کرتے ہین اور درواقعی زیادہ کارآمد اور مفید طریقہ ہے - آدمی نہایت ہوشیار چست و چالاک اور ہرنون کی خوب عادت پہچاننے والا شکاری بنجاتا ہے - معمولی قسم کا ہول تو معمولی باتین جاننے والا شکاری بہی کھیل سکتا ہے - لیکن ہنسلی کا ہول جو حلقہ بناکر بیٹھا جاتا ہے اور ایڑے کا ہول جسمین ہرنون کو چارون طرف سے گھیرا جاتا ہے کیقدر سمجھدار آدمی ہی کھیل سکتے ہین کیونکہ انمین ذرا سے احتیاطی عمل مین آجانے سے آدمی مارے جانیکا اندیشہ ہوتا ہے - انمین سب کے سب تجربہ کار شکاری ہونا ضروری ہین اگر ایک ہی اناڑی شامل کر لیا جائیگا تو مضر ہوگا - دونون قسم کے ہولون کے متعلق مفصل بیان کیا جائیگا -

معمولی ہول اسطرح کہیلا جاتا ہے کہ اگر کم جہاڑی کے میدان مین چہوٹے ہرن شکار کرنا ہین تو تین چار جتنے ہی شکاری ہون ہرنون کا رخ دیکھکر کہ کس طرف جانیکو ہین وہی راستہ روک کر تانگہ وغیرہ کی آڑ سے ہر ایک شکاری کوئی تہوڑی سی آڑ یا جہاڑی دیکہہ دیکھکر ایک

دوسرے سنو گز کے فاصلہ پر گراب بہری ہوئی بندوق لیکر بیٹھہ جائین - مگر اسبات کا خیال رہے کہ وہ جہاڑیان جو آڑ کے لئے تجویز کی گئین ہین جتنی الامکان نیچے سے کم گہنی اور چہدری ہون کیونکہ ہرن شکاری کو اس صورت مین اکثر دیکہہ لیتا ہے - اور بندوق کی زد سے بچکر بہاگ جاتا ہے -
اگر مول دو تین یا ایک جسقدر بہی کم تعداد مین بیٹھے جائینگے زیادہ غور اور ہوشیاری کی ضرورت ہوگی اس لئے کہ ہرنون کا خاص رخ اور نکاس دیکہکر بیٹھنا پڑیگا -
جب شکاری تانگہ سے اپنی اپنی جگہہ بیٹھہ جاتے ہین تو تانگہ ہرنون کے رخ کے خلاف پشت کیطرف سے ہرنون کو تہوڑا تہوڑا دبانا شروع کرتا ہے تاکہ وہ مولون کی طرف چل نکلین اسے ٹولنا کہتے ہین
ٹولنے مین یہہ بات ضرور ہونا چاہئے کہ جب ہرنون کا رخ مول کے خلاف دیکہا جاے تو تانگہ کو ڈہیلا چہوڑکر اوسکے خلاف سمت سے دبایا جائے اور جب مول پر سیدہے ہرن جا رہے ہین تو جتنی الامکان خوب دبانا چاہئے - اور اسقدر مہلت نہ دینا چاہئے ایسا نہو کہ وہ کہڑے ہوکر اطمینان سے مول کے جہاڑ وغیرہ مشتبہ خیال کرکے یقین کر لین - اگر شکاری تنہا ہوشیار ہوگا تو خود کو چہپا سکے گا - ورنہ یا تو ہرن شکاری کو فوراً دیکہتے ہین یا صرف شبہہ کرکے مول سے کٹ کر فاصلہ سے نکل جاتے ہین - اور اگر سیدہے تانگہ سے دبایا جاے تو اسقدر مہلت نہین ملتی کہ وہ کچہہ خیال کر سکین اور بالفرض دیکہہ بہی لینگے تو بندوق کی زد پر ضرور آجائینگے اور بہاگتے ہوئے جانورون پر بندوق لگانے کا موقع ملسکیگا - مول پر کبہی غافل نہ بیٹھنا چاہئے - اور اپنے برابر والے شکاری کا جو پہلے بیٹھہ چکا ہے اچہی طرح جانچ اور اندازہ کر رکہو یا کوئی خاص نشانی اور علامت ایسی کہ شکاری کے صحیح رخکا علم رہے مثلاً اوس سمت دو مٹی کے ڈہیلے رکہہ لو یا دو لکڑین اپنے سامنے کہینچ لو - اسی طرح اگر اور شکاری بہی بیٹھے ہین تو ہر ایک شکاری کے رخکی طرف اسی قسم کی نشانین رکہہ چہوڑو ساتہہ ہی اسکے ہرنون کو نہایت ہوشیاری سے دیکہتے رہو لیکن اونہین خود حرکت دکہاؤ اور تانگہ پر بہی نظر رہے کہ وہ کدہر ہے اور کیا کام کر رہا ہے -

ہرنون کی نقل وحرکت پر غور کرتے رہو کہ وہ کدہر رخ کر رہے ہین اور جس شکاری کے مول کے قریب ہوکر گذرین وہ یہہ پہلے سے اندازہ کرلے کہ وہ داہنی طرف ہوکر نکلینگے یا بائین جانب جسطرف سے ہوکر گذرین اوس طرف سے اپنا جسم جیراتا چلا جائے اور ساتہہ ہی بندوق کی نال پہیرتا جائے اور جب سو یا ڈیڑہ سو گز یہہ ہرن آجائین تو ایک مرتبہ اون نشانون پر غور کرے جو شکاریون کے رخ کیطرف بنا رکہی ہین اور جب اس بات کا اطمینان ہو جائے کہ جسطرف بندوق رگائی جا رہی ہے - اوس سیدہ مین کوئی مول اور تانگہ وغیرہ نہین ہے تو جانچ کر بندوق لگائے -

اگر آدمی اور تانگہ وغیرہ کے بچانے مین ہرن کو اتنا موقع ہی ملجائے کہ وہ شکاری کو دیکہہ پائے تو شکاری کو چاہئے کہ بے حس و حرکت بیٹھا رہے ایسی صورت مین ہرن تہوڑی دیر غور سے دیکہکر شبہہ مٹا لیتا ہے اور نہین چونکتا لیکن ذرا ہی جسم کو حرکت کرتے ہوئے دیکہہ لیگا تو فوراً بہاگ جائیگا اور یہہ ہی قریب قریب ہر جانور کا قاعدہ ہے -

اگر ایک دوسرے مول کا شکاری اندازہ نکر سکے گا اور لگانے سے پہلے اپنے نشان نہین دیکہے گا تو ضرور خطا پائیگا - دوسرے مول کی سیدہ مین بندوق چلا کر مول والے کو نشانہ بنا لیگا -

چنانچہ اسیطرح ایک صاحب نے ایکمرتبہ مول پر سے گولی لگائی - گولی سیدہی میریطرف آئی اور میرے بوٹ کو توڑتی ہوئی میری پشت پا کی ہڈی کاٹتی ہوئی چلی گئی جو چار ماہ بعد زخم اچہا ہوا ہڈی بالکل نہ ٹوٹی تہی نشان ابتک باقی ہے -

جون جون ہرن قریب آتے جائین اونکی نظر سے بچنے کی نہایت کوشش کرتا جائے اور اس درمیان مین بندوق لگانیکی جگہہ بہی تجویز کرلے جسطرف سے ہرن نکلین آہستہ آہستہ پہرتا جائے لیکن ہرنون سے آڑ مین کہ وہ دیکہہ نہ سکین اور جب زد پر آجائین تو دونون لیٹے بندوق ایک طرف نکال لے اوس سیدہ مین جو خالی ہو اور جب ہرن وہان آئین لیٹے لیٹے کل داب دے اگر دوسری نال بیٹے ہوئے بہاگتون پر نہ لگا سکے تو بیٹہکر لگائے

مین نے ابتک تقریباً تین ہزار ہرن مارے ہین جنمین زیادہ تعداد کالون کی ہے

انہین چہہ سو کے قریب ہول سے مارے ہین -

جب کبہی کسی اناڑی کے ساتہہ ہول بیٹہنے کا اتفاق ہوا تو باوجود اوسکو اچہی طرح سمجہا دینے کے اکثر میر سیدہ ہین بندوق چلائی مگر مین ہمیشہ احتیاط کرتا ہون اوسکی طرف سے گہنی جہاڑی یا کسی ٹیلے وغیرہ کی اڑ لیکر بیٹہتا ہون اور جب ہرن میرے اور اوسکے درمیان آجاتے ہین تو زمین پر لیٹ جاتا ہون اور زمین سے بالکل چپان ہو جاتا ہون اسپر بہی اکثر اوقات میرے سر پر سے گراب بو لیتے نکل گئے ہین - نیا سیکہنے والا جس نے ہرن کم مارے ہون اور شوق زیادہ ہو جب ہرن اوس کے پاس سے گذرتے ہین تو بیتاب ہو جاتا ہے اور پہر آدمی کو نہین دیکہتا شوق مین بلا تامل فیر کرتا ہے -

ہلی کا یا آدہے دائرہ نما ہول - یہہ اسطرح ہوتا ہے کہ ہرنون کو آدہے گول چکر مین گہیر لیتے ہین اور سیدہی لائن مین ہول نہین بیٹہتے - پہلے طریقہ سے اسمین زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے مولون کو شناخت کرنا اور اونہین یاد رکہنا بڑی ضروری بات ہے -

اکثر لوگ ایسا کرتے ہین کہ جس جہاڑی مین ہول بیٹہے ہین اوس سے آگے جہپکر چلے گئے ایسا نکرنا چاہیے ایسا کرنے سے پہلے دوسرے برابر کے ہول والے کو اشارہ یا سیٹی سے آگاہ کردے یہہ سب باتین مبتدیون کے لئے ہین پرانے تجربہ کار شکاریون کو ضرورت نہین اگرچہ یہہ ہول کے شکار مین موقع کے اعتبار سے نہایت کارآمد اور مفید باتین ہین -

ایٹرہ کا ہول - یہہ اسطرح کہیلا جاتا ہے کہ دو چار تانگہ پندرہ[15] بیس[20] یا زائد شکاری ایک وسیع حلقہ بنا کر قریب قریب چارون طرف سے گہیر لیتے ہین - اور جو جگہہ بچ جاتی ہے وہان جہنڈیان وغیرہ دہوکا دینے کی غرض سے لگا دیتے ہین - تانگہ ہرنون کو دباتے ہین اور وہ آدمیون کی سمت یا جہنڈیون کی جانب آتے ہین لیکن بندوق جب حلقہ کے باہر نکلتے ہین اوسوقت لگائی جاتی ہے حلقہ سے نکلتے ہی جب پشت پر آ جاتے ہین تو پہلے ہرن کے خواہ وہ بچہ ہو یا بڑا ہو بندوق لگادی جاتی ہے اور اوسکے گرتے وہ سب کے سب ٹوٹکر دوسرے مولون کی طرف جاتے ہین اسی طرح چارون طرف سے پیٹتے ہین - اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بیس[20] ہرنون کی

ڈار مین سے دو تین بچکر جاتے ہین قریب قریب سب مارے جاتے ہین ۔
اٹیرہ کے مول مین بڑی ہوشیاری اور احتیاط کی ضرورت ہے اور اس شکار کے کہیلنے
والے تجربہ کار شکاری ہونا ضرور ہین کہ بیتاب ہو کر فوراً حلقہ کے اندر فیر نکرین بلکہ بڑے
ضبط سے کام لین اور پہلے ہرنون کو حلقہ سے باہر نکل لینے دین یا اسوقت فیر کرین جب
ہرن جہنڈیون کی سیدھ مین ہون ۔
حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ والی ریاست ٹونک کے مامون صاحب صاحبزادہ محمد خان
صاحب مرحوم اس ریاست مین نہایت مشہور اور تجربہ کار شکاری تہے اور اونہون نے
اپنے پاس نہایت ہوشیار بڑے بڑے شکاری ملازم رکہہ چہوڑے تہے وہ اکثر اٹیرہ کے
مول کا شکار کہیلا کرتے تہے اونہین نہوڑے ہرنون کی بہی ڈار ملجاتی تہی تو سب کے سب
ہرن مار لیتے تہے اور ایک بہی بچکر نہین نکلتا تہا ۔ اس طریقہ سے روج وغیرہ بڑے
ہرنون کا بہی شکار کیا جا سکتا ہے ۔

داؤن کرنا اگر شکاری پیدل ہو اور دور سے ہرنون کو دیکہہ لے تو کوشش یہ کرنا
چاہئے کہ آڑ لیکر جہان تک ہو سکے خود کو ان کے قریب پہونچائے اونہین خبر تک نہو
یہان تک کہ موقع سے فیر کیا جا سکے اور مار لئے جا سکین ۔
داؤن کرنے مین بڑی ہوشیاری کی ضرورت ہے اسلئے کہ انسان تو وحشی نہین یہہ
تہوڑے بہت کہٹکے پر غور بہی نہین کرتا اور جانور چونکہ وحشی ہے تو وہ بہت ذراسی حرکت
اور کہٹکے کو سن لیتا ہے اور فوراً چونکنا اور پریشان ہو جاتا ہے کہ آدمی نہین سمجھہ سکتا
لہذا داؤن کرنے مین بڑی احتیاط برتنا پڑتی ہے ۔
آڑ آڑ مین آہستہ آہستہ بڑی خوبی سے بڑہو حتی الامکان ہوا کا رخ بچاکر اور آفتاب کو پس
پشت لیکر بڑہے ۔ جہان چہوٹی چہوٹی جہاڑیان ہون وہان بیٹھکر یا لیٹ کر بڑہنا چاہئے
یہہ خیال رکہنا چاہئے کہ کبہی جلدی نکیجائے ۔ اس خیال سے کہ جانور سامنے کہڑا ہے
اور ہمین نہین دیکہتا ۔ یہہ غلط ہے ۔ بلکہ بڑی ہوشیاری سے بیٹہے بیٹہے یا چارون ہاتہہ
پیرون سے سرک کر یا لیٹ کر شکار کے قریب پہونچنا چاہئے ۔ اگر یہ فاصلہ مارا مار ہے

کرکے اور گھبرا کے ہوئے پہونچے تو جانور کو آسانی اور سہولت سے دیکھنا نصیب نہو گا۔
بصد شوق اور خوشی جب بندوق لگانیکو اوپر ہو گے تو ممکن نہین کہ جانور کی ہوا ہی باسکو
چونکہ وہ آپکی تیزی سے چلنے کا کھٹکا سنکر چوکنا ہو کر معلوم کرنا شروع کر دیگا تم ابھی ہی دھن
مین لگے ہوگے اور تمھین اس بات کا پتہ ہی نہو گا۔ اور جب تک کہ تم بندوق لگا و شکار ہرن
ہو جائیگا۔ تمھین تعجب ہوگا اور مایوس ہونا پڑیگا۔
داؤن کرنے مین ربڑ سول یا بغیر ایڑی کا ربر سول بوٹ ہو کہ زمین پر کھٹکا نہو اور سخت زین
کا کوٹ اور برجس نہو۔
صرف دس بارہ[12] گز اچھا موقع دیکھ کر اور آڑ یکر نہایت آہستگی سے بڑھو۔ اور چھپے ہوئے
جانور کے خیالات برابر معلوم کرتے رہو۔ اگر شکار کو ذرا بھی پریشان دیکھے تو خاموش ہو جائے
جب چرنے یا دوسرے خیال مین مصروف ہو جائے تو پھر بڑھے۔ جسوقت جانور کو گھیر کر چلے پہنچے
تو اس بات کا فیصلہ بھی اوسی وقت خوب سمجھکر کرے کہ یہان سے اب فلان پہاڑی کی آڑ
لینا چاہئے۔ جس پہاڑی کو اپنے کافی چھپنے کے لائق سمجھے تجویز کرے۔
نیز سب پہاڑیان اور آڑین نظر مین رکھے۔ جون جون شکار سے قریب ہوتا جائے
اپنی رفتار آہستہ کرتا جائے اور جانور کو دیکھکر کام کرے۔ موقعہ پر پہنچکر سانس کو تھوڑا قابو
مین کرکے بندوق وغیرہ سنبھال لے اگر جانور وہان سے بڑھنا چاہے تو اطمینان سے
اچھی طرح جانچکر بندوق لگائے۔ اگر قایم اور بے فکر دیکھے تو خوب سہولیت سے سانس کو
قائم ہو جانے دے پھر تجویز پی ایم (aim) کرکے یعنی ملا کر فیر کرے۔ میرے نزدیک تو اگر
نزدیک پہونچکر جانور کو بیفکر دیکھے اور آگے کوئی عمدہ آڑ دیکھے تو ہرگز جلدی نکرے اور
حتی الامکان اور قریب ہونے کی کوشش کرے جہان تک ہو نزدیک سے لگائے
یہہ خوبی ہے داؤ کی کہ پچاس یا اسی گز سے بندوق لگائے۔ اکثر داؤ کے موقعہ پر
ایسے پہاڑ یا درخت آجاتے ہین جو اوپر سے تو بڑے گنجان ہوتے ہین اور نیچے سے
چھدرے تو شکاری اوپر کے حصہ کی آڑ کافی سمجھکر شکار کا تعاقب کرتا ہے اور جانور چونکہ
آڑ مین ہوتا ہے اور دکھائی نہین دیتا اسلئے بڑھے چلا جاتا ہے۔ لیکن جانور سر جھکا کر

شکاری کی ٹانگین حرکت کرتی ہوئی درخت کے نیچے کے چہدرے حصہ مین سے دیکھکر
بہاگ جاتا ہے اور کوشش بیکار جاتی ہے - جسکو شکاری یہہ نہ سمجھکر کہ کیا بات ہوئی ناامید
ہوجاتا ہے اور سبب اوسکا مرقومہ بالا ہوتا ہے - اسوجہ سے چاہئے کہ داؤکے واسطے ایسی
جہاڑی یا آڑ تجویز کرے جو جڑ مین سے بہی مثل اوپر کے گنجان ہو اسواسطے کہ جانور وحشی
آدمی سے دس حصہ زیادہ باریک دیکہہ سکتا ہے اگر اوسکو تہوڑا شبہہ ہوجائے تو -
بڑے ہرنون کے بہ نسبت چہوٹے ہرنون پر داؤ کرنا زیادہ مشکل ہے اور جسطرح ہرنون
پر داؤ کیا جاتا ہے وہی طریقہ دوسرے جانورون کے لئے ہی جو اس قسم کے ہون -
چنانچہ بہت سے یورپین بڑے بڑے شکاریون نے بڑے بڑے تیز کے رائفلون سے
ہاتہی گینڈے آرنے وغیرہ بہی اسی طرح شکار کئے ہین - لیکن چونکہ وہ خوفناک جانور
ہوتے ہین تو آپ زیادہ اطمینانی رائفل سے اپنی بچت کرکے داؤ کرنا ضروری ہے
اور ۳۰ یا ۴۰ گز سے گولی لگائی جاتی ہے تب مہلک ہوتی ہے -

ماچے یا درخت پر مچان سے رات کے شکار کہیلنے کے طریقے

رات کو ہرنون کا شکار زیادہ تر ماچے مین بیٹھکر کہیلا جاتا ہے اور درندون کا معمولی
ماچے سے لیکن مچان سے یا خاص قسم کے ماچے سے کہیلا جاتا ہے -

ماچا | ماچا ایک گول گڑہا اسقدر گہرا کہ آدمی جسمین بیٹھے تو صرف آنکھون تک حصہ
باہر رہے اور تمام جسم اندر ہو - گڑہا اسقدر چوڑا ہو کہ دوتین آدمی بیٹھ سکین لیکن
گہرا اسقدر ہو کہ بیٹھکر سطح زمین دیکہہ سکے تاکہ جانور آتا جاتا دکہائی دیا جاسکے -
یہہ ہر قسم کے ہرنون کے لئے خواہ چہوٹے ہون یا بڑے ایسے موقع پر کہودا جاتا ہے
کہ زراعت ہو مثلاً گیہون چنے وغیرہ کے کہیت وغیرہ مین - اونمین چہوٹے ہرن اور
سانبہر چیتل وغیرہ بہی رات کو جہاڑی سے نکلکر چرنے کو آتے ہین - دن مین اونکے
کہوجون اور کہیت مین نقصان دیکہکر موقع تجویز کرلیا جائے اور ماچے کا فاصلہ کہیت
وغیرہ سے اسقدر ہو کہ ۲۰ یا ۲۵ گز سے بندوق چل سکے - شام سے اوس مین

بیٹھہ جانا چاہئے۔

اسیطرح جانوروں کے آنے جانے کا راستہ کہوجون سے دیکھکر مالا بنائے اسے آگوٹ کہتے ہین۔ یہان زیادہ ہوشیاری سے بندوق چلتی ہے۔ پانی پر موسم گرما مین تمام جانور پانی پینے آتے ہین وہان بہی کہوج دیکھکر مالا بنایا جاتا ہے۔ جب پانی پیکر جانور چلتے ہین تو مارے جاتے ہین۔ پانی پر مالے مین ہر قسم کا جانور جو اوس جنگل مین ہوتا ہے پانی پینے آجاتا ہے۔

چنانچہ ایک مرتبہ میرا آدمی میرے برابر والے مالے مین ہرنون کے شکار کے لیئے بیٹھا ہوا تہا ایک تیندوہ دبکتا ہوا اوسپر آرہا تہا اور جب وہ چار قدم کے فاصلہ تک آگیا تب وہ سمجہا کہ تیندوہ ہے اور فوراً اپنی بندوق سنبہالی بندوق مین بڑے گراب بہرے ہوئے تہے اتفاق سے اوسکے اوسان قایم رہے۔ اور اوسنے تیندوہ کا اچھی طرح مُنہ ملاکر اندازاً ڈیڑ گز کے فاصلہ پر سے جون ہی کہ اوسنے ذرا رُک کر اور اوپر کر دیکھا بندوق لگائی۔ تمام گراب مُنہ اور سینہ پر لگے اور بارود کے پہپکے تک اثر ہوا وہ تڑپکر دس قدم پر جاکر گرا اور دو مرتبہ چلا کر مر گیا۔

پنجرے کا مالا خوفناک درندون مثلاً شیر وغیرہ کے واسطے مالے کے یہ ترکیب بہی اچھی ثابت ہوئے ہین اور اسطرح کے تیندوے مار کر دیکھے گئے ہین۔

وہ ترکیب یہ ہے کہ ایک عمدہ مضبوط لوہے کی سلاخون کا کم از کم تین گز چوڑا اور ساڑہے تین گز لمبا پنجرا ایسا بنایا جائے جو اوپر نیچے سے لکڑی کے مضبوط تختون سے پٹا ہوا ہوتا جائے۔ اور اتنا اونچا ہو کہ آدمی بخوبی اوسمین بیٹھہ سکے وہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک ایسا کہ چھہ ٹکڑے الگ الگ اور نہایت مضبوطی سے جب چاہو جوڑ لو اور پنجرا بنا لو دوسرا جو ٹکڑے نہو سکے لیکن اوسے ہر جگہہ لیجانا دشوار ہوتا ہے۔ گاڑی وغیرہ مین لیجایا جاسکتا ہے۔ اسمین ایک طرف کہڑکی ہوتی ہے جسمین سے شکاری اندر چلا جائے گارہ کے قریب یا پانی پینے کی جگہہ عمدہ موقع دیکھکر ایک گڑہا کہودا جائے جسمین وہ سب ٹہیک بیٹھہ جائے صرف اسقدر باہر رہے کہ آدمی کا مُنہ تھوڑی تک

یا گردن تک اونچی رہی کہ سطح زمین دکہائی دیا جا سکے اور بندوق ہر چہار سو لا کر بخوبی فیر کر سکے
اور کہڑکی کا حصہ پشت کی جانب رکھا جائے جدہر سے جانور کے آمد نہو وہ ڈہلوان کہودا جائے
کہ آدمی اوسمین سے آکر کہڑکی مین سے اندر بیٹھ جائے بعد کو اوسپر کانٹے وغیرہ لگا دئے
جائین ۔ اور چہت پر بہی جہاڑیان وغیرہ ڈال دیجائین تا کہ زمین معلوم ہونے لگے سامنے
اور ہر دو پہلوون پر بہی جہاڑیان ڈال دیجائین کہ جانور کو شبہہ نہو لیکن موقع موقع سے
ضرورتون کا لحاظ کر لیا جائے تا کہ جانور کو دیکہنے اور بندوق لگانے مین آسانی ہو ۔ اوسکے
بعد نہایت اطمینان سے بیدہڑک بیٹھ جاؤ کہڑکی بند کر کے اندر سے کنڈا لگا لو ۔ خواہ قفل
ڈال لو ۔ پہر کوئی اندیشہ نہین اسلئے کہ جانور اگر اتفاقاً اوسکے لپیٹ ہی جائیگا تو اس عرصہ
مین فیر کر کے تم اوس کا فیصلہ کر سکو گے ۔ نہایت اچہا طریقہ ہے اور اسکو جو صاحب آزمائیگے
دیکہینگے تو اونکو بعد تجربہ کے ثابت ہوگا کہ یہہ نہایت اچہا طریقہ ہے بہت پسند کرینگے ۔
مین نے ایک مقام پر اسطرح کا شکار کہیلا اور دو تین تیندوے بڑی آسانی سے
مارے سامر بہی شبہہ نہین کرتا ۔ اگر سمجہدار شکاری اوسکو ترتیب سے بجالے ۔
چنانچہ مین نے سامر بہی اس طریقے سے مارے ہین ۔ سامرون وغیرہ کے واسطے
جہان پہاڑ کے قریب جہاڑی مین پانی پر مالا ہوگا وہان وہ درندہ شیر و تیندوے وغیرہ
ضرور آتے ہین ۔ میری رائے مین معمولی بندوق معمولی مالے پر سے شبکو ہرگز فیر یہہ
نہ لگانا چاہیے ۔ مرقومہ بالا تجربے نما مالہ بہت کار آمد ہوگا ۔

زمین دوز مالا

شیر کے لئے زمین دوز مالا بہی بنایا جاتا ہے جو لکڑیون سے پاٹ کر مٹی بچہا کر ہموار
کر دیا جاتا ہے اور اسمین روزن رکہے جاتے ہین ۔ یہہ جانور کے بہٹہ کی طرح ہوتا ہے
اسمین ایک راستہ رکہا جاتا ہے جو کہ بیٹہنے کے بعد کانٹون سے بند کر دیا جاتا ہے اس مالے
مین سے بذریعہ روزنون کے شیر پر بندوق لگانا نہایت مناسب ہے ۔ لیکن فیر دس گز سے
زائد دور نہین چلا سکتے ۔

مالا جب تیار کرا یا جائے تو مٹی دور پھکوانا چاہئے اور جہان تک ممکن ہو زمین کے ہموار مالا ہو ورنہ جانور شبہہ کرکے ٹل جاتا ہے اسلئے اگر جھاڑی کے قریب مالا ہو تو چارونطرف تھوڑی سی باہر کی سوکھی مٹی سے تقریبًا چار انچہ کی ڈول بنوائی جائے اور اوسمین روزن رکھدئے جائین اگر مالا میدان مین ہو تو بالکل زمین دوز ہونا چاہئے اور زمین کاٹ کر روزن بنائے جائین۔ سردی کے موسم مین صرف سامرون کے لئے پانی پر مالا کھودنا چاہئے چونکہ یہہ سردی مین روزانہ پانی پیتا اور کیچڑ مین لوٹتا ہے۔ اسلئے بندھا ہوا پانی پر آتا ہے سامر رات کو ہمیشہ ہوشیار رہتا ہے تھوڑا سا اشارہ پاکر یا محض سانس سے چونکتا ہو کر ایک آواز زور سے نکالکر بھاگ جاتا ہے۔ اسوجہ سے اسے رات مین مارنا مشکل ہے۔

ہرنون مین چھوٹا ہرن یعنی چکارہ نہایت ہوشیار رہتا ہی۔ رات کو جب مالے مین بیٹھنا اتفاق ہو تو کوٹ وغیرہ ملائم کپڑے کا پہنا چاہئے۔ کہ رگڑ سے آواز نہو۔ اس سے بہت سے موقع ہاتھ سے جاتے رہتے ہین۔ اور بندوق کو ایسے ڈھب پہلے سے بیٹھتے ہی جانچکر چو طرف ملا کر جانور کی آمد کے موقع پر رکھے کہ وقت پر آہستگی سے بندوق اوٹھا کر لگائی جاسکے اور جانور کو تمیز نہو سکے۔

مٹی وغیرہ پہلے سے صاف کر لیجائے کہ بندوق اوٹھاتے وقت مالے مین نہ گرے جسوقت جانور قریب آجائے اور مالے پر شبہہ نظر ڈالے تو بالکل خاموشی اختیار کر لی جائے اور اوس وقت تک ساکت بیٹھا رہے جب تک کہ جانور اپنا خیال نہ بدلے۔ اور جب وہ دوسری طرف متوجہ ہو تو اچھی طرح بندوق جانچ کر لگائے۔

شبکو چاندنی اور اندھیرے مین شکار

رات مین بندوق پر سائٹ لگانیکی عام اور آسان ترکیب یہہ ہے کہ روی کی پتلی سی بتی بناکر موم سے فرشی (Rib) کے آخری حصہ (Fore Sight) یعنی مکھی پر چپکا دے بعد موم کی بتیون کے اوپر اوسپر پتلا پتلا چونہ لگا دیا جائے اگر باریکی اور صفائی سے اسطرح مکھی لگائی جائیگی تو نہایت اچھی دکھائی دینے والی ہوگی چاندنی مین گلومنگ نمل فور سائٹ جو

(Gloaming Enamel Foresight) رائیفل یا رائیفل جیسے مکھی والے گولی چھرہ کی بندوقون کے واسطے ہی مخصوص ہے بڑی کارآمد ہے ۔ یہہ ایک پتلی سی لمبی نلکی رائیفل کی مکھی کے دانہ سے چار حصّہ کے قریب زیادہ موٹی ہوتی ہے ۔ جسمین شگاف ہوتا ہے اور اندر جہان ٹپ (Tip) مکھی کا ہوتا ہی جسپر نظر پڑتی ہے ۔ ایم کرنیمین ایک سفید دانہ ہوتا ہے جو ہر رائیفل کے اصلی مکھی پرچڑہ سکتا ہے ۔ بجائے بیڈکے (Bead) دانہ کے یہہ دانہ شبکو چاندنی مین چمکتا ہے لیکن سیٹ آف فور (Set of four) جو پندرہ روپیہ مین آتا ہے وہ کیقدر ٹہیک ہے لیکن چاندنی ہو تو روئی کی لگائی ہوئی مکھی اوس سے بہتر ہے ۔ رات کے لئے اور بہی سائٹ ہوتے ہین مثلاً رائیفل کے لئے ویسٹن نائٹ سائٹ (Weston night Sight) یہہ بہی چاندنی مین خوب کام دیتے ہیں متذکرہ بالا سائٹ مین نے استعمال کرکے دیکھین صرف چاندنی ہی مین کارآمد ہین لیکن اندہیرے مین بالکل بیکار ہین نیز چھوٹے نال کے رائیفل پر عمدہ کام دیتے ہین اور خوب دکہائی دیتی ہین قریب مکھی دار دیدبان ہونے کی وجہ سے چہرہ کی دونالیون کے واسطے رات کے استعمال کے لئے آئی ڈیل نائٹ سائٹ (Ideal night Sight) ایجاد کیگئی ہین جو آسانی ہر بندوق پر چڑہ اور اتر سکتی ہین ۔ ان معمولی سائٹ مین سب سے عام اور کم خرچ طریقہ روئی کی مکھی بنانے کا ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے ۔ مین نے ہمیشہ اسی ترکیب سے شکار کہیلا ہے اگرچہ کئی قسم کے نائٹ سائٹ مین نے منگوا رکھے ہین لیکن جب خوب چاندنی ہوتی ہے تو بیرڈ استعمال کرلیا کرتا ہون ورنہ روئی کی مکھی ہی سے کام لیتا ہون ۔

برقی نوایجاد سائٹ بہت اچھی ہین ۔ اوڈا نے رات کے استعمال کے لئے ایک رڈوالائٹ (Rodda light) سائٹ ایجاد کی ہے یہہ بہت عمدہ ہے ایک لائن کے وہان "بیونرسائٹ" ایجاد ہوئی ہے جو نلکی نما ہے اور بذریعہ کلپ دیدبان یعنی بیک سائٹ اور اس سے آگے چند سکنڈ مین کلپ پر لگادی جاتی ہے ۔ اور اندہیرے مین خوب کام دیتی ہے ۔ دیدبان اور مکھی اسقدر صاف دکہائی دیتے ہین کہ اچھی طرح صحیح ایم کرلو اور ۲۵ فٹ تک روشنی خوب ڈالتی ہے شیر وغیرہ خوفناک جانورون کے رات

کے شکار کے واسطے یہہ نہایت عمدہ سائٹ ہے اندھیرے مین جس قسم کا بھی مالا کھودا جاے
حتی الامکان نشیب مین چاہیے کہ جانور اوپر سے آئے تو آسمان کے خلاف صاف دکھائی
دے اور تمیز ہوسکے۔ اور اندھیرے کا مالا کھودتے وقت یہہ بھی خیال ہے کہ جانورون کی
آمد کی طرف پس پشت یا اطراف وجوانب مین کوئی چیز افق کو چھپانیوالی حائل ہو مثلاً
کوئی بڑا گھنا درخت پہاڑ یا ٹیلا۔ کہ جانور ہرن وغیرہ کا قد آسمان کی سیدھ مین نہ دکھائی دیا
جاسکے۔ اور اوسکی تاریکی مین ملکر چھپ نہ جائے۔ کیونکہ جسم کا تمیز اوسیوقت ہوسکے گا جب
جانور افق کے خلاف نظر آئیگا۔ اگر مالا اوپر ہوگا اور نشیب مین ہوکر جانور آئے گا تو جانور نہ
دکھائی دیگا بلکہ وہ مالے کو دیکھے گا۔ اور بھاگ جائیگا۔
بالکل تاریکی مین روئی اور چونہ کی بنائی ہوئی مکھی اگر کچھہ دکھائی دیتی ہے تو چہرہ کی دونالی
یا پیرڈاکس مین چونکہ انھین قایم دیدبان نہین ہوتا۔ اور فرشی صاف ہوتی ہے۔ اسلئے
ان بندوقون کو اس موقع پر استعمال کرنا بہتر ہے۔ اور رات کو لٹھال گولی استعمال کرنا
اور بھی بہتر ہے۔ یا پیرڈاکس مین اوسکی گولی میرے نزدیک رائیفل رات کے واسطے
ٹھیک نہین کیونکہ شاٹ گن نہایت آسانی سے ملنے والی ہوتی ہے اور ہلکی ہوتی ہے
شیر وغیرہ کا مالا بنایا جائے مجبوری پر تو پٹا ہوا مالا اسیطرح نشیب مین ہونا چاہئے
لیکن بڑی احتیاط سے تیار کرنا چاہیے۔ بہرحال یہہ خوفناک بات اور درخت پر سے
شیر مارنا اطمینان کی بات ہے پٹا ہوا مالا سردی کے موسم مین تو کچھہ ٹھیک ہے لیکن گرمی
مین شیر شکار نہین کیا جا سکتا۔
آدم خورہ شیر رات کے وقت اگر آدمی کو لیجاکر کسیقدر کھاکر (خواہ تھوڑا سا ہی کھائے) چلا جائے
تو چوپائے مویشی مارنیوالے شیر کیطرح پھر دوسرے وقت اپنے مارے ہوئے شکار پر کھانیکو
نہین آتا بلکہ اسقدر ہوشیار ہوتا ہے کہ اوس گاؤن کے حدود چھوڑکر دور نکل جاتا
ہے۔ اور دوسرے گاؤن کے اطراف مین آدمی شکار کرتا ہے۔ اور ہمیشہ یہی عمل کرتا رہتا
ہے کہ مارتے ہی آدمی کی سرین اور ران کا گوشت کھاکر چلا جاتا ہے۔ اور جسقدر کھاتا ہے
اوسیوقت کھاتا ہے۔ پھر کھانے نہین آتا۔ اس لئے رات کو دیگر شیر کی طرح اوسکے

گارے پر مارنے کے لئے بیٹھنا بیکار ہے۔
اگر کوئی شوقین شکاری اپنی رات کی نیند حرام کرکے خاموش بیٹھنے اور شکار کھیلنے کا مذاق رکھتا ہو تو شیر سے جان کی حفاظت کے لئے چھپنے کی جگہہ خواہ مالا یا اور کوئی بچت کی جگہہ قابل اطمینان ہونا ضروری ہے۔
اپنی بچت دیکھکر گارے یعنی شیر کے مارے ہوئے جانور سے دس گز کے فاصلہ پر جگہہ تجویز کرے یہہ کام سہ پہر سے پہلے پہلے انصرام پا جائے کیونکہ شام کے پانچ بجے کے بعد سے شیر کے آنیکا وقت ہو جاتا ہے بشرطیکہ گارہ دور جنگل مین کیا ہو۔ ورنہ اکثر قریب آدھی شب گذرے آتا ہے کبھی پہلے ہی اگر آبادی کے قریب مین گارہ کیا ہو۔
درخت پر مالا باندھا جاتا ہے میرے نزدیک زیادہ بہتر نہین اس لئے کہ درخت کے پتے اور ڈالیون وغیرہ کا سایہ اسقدر گہنا بندوق کی نال پر پڑتا ہے کہ تاریکی مین سائٹ نہین دکھائی دیتی اسکے واسطے مچان بہتر ہے۔

مچان

پانچ پانچ انچہ قطر کے موٹے لکڑی کے لٹھے اور بارہ[12] فٹ لمبے مثلث شکل مین اسطرح نصب کئے جائین کہ ہر لٹھے کا فاصلہ ایک دوسرے سے چار فٹ ہو اور ہر لٹھے کا موٹا حصہ زمین مین گہرا گڑا ہو جب یہہ مضبوطی سے گاڑ دئے جائینگے تو اب انکی اونچائی دس فٹ رہے گی۔
مضبوط ڈنڈے مثلث ہی نما شکل مین مضبوطی سے اوپر باندہے جائین کہ نہ تو جھونک کہا سکین اور نہ ٹوٹ سکین۔ چوٹی سے نیچے ایک فٹ کے اندر اندر مضبوط ڈنڈے اور باندہے جائین اور سیدہی سیدہی لکڑیان اور رسیان انمین آڑی ٹیڑہی قریب قریب باندہی جائین تاکہ ایک مضبوط سطح بیٹھک بنجائے۔ اور اوپر ایک موٹا نمدہ بچھا دیا جائے جسپر شکاری بیٹھ سکے۔ اگر اس سے بھی زیادہ اہتمام کیا جائے تو ایک چھوٹا سا ٹرن اسٹول رکھ دے اور اوپر بیٹھے اسمین ہر طرف گھومنے مین آسانی رہے گی۔

ہری ہری ڈالیاں متوازی خطوط میں دو بانس کی سیدہی لکڑیوں کے ساتہہ چاروں طرف باندہی جائیں۔ ڈالیاں اسقدر اونچی ہوں کہ شکاری کی آنکھوں سے نیچے تک جسم چہپا رہے اور چاروں طرف ایک ٹٹی سی بنجائے تاکہ شکاری شیر کی نظر سے چہپا رہے۔ اور شیر کو درخت کا دہوکا ہو اور خود آسانی سے دیکھہ سکے۔

جب شیر ہانکے میں ہانکنے والوں کے آگے آگے ہول پڑا آتا ہے تو وہ اوپر درختوں پر بہت کم دیکھتا ہے بلکہ سطح زمین کو گہری نظر سے دیکھتا ہوا بڑھتا ہے۔ لیکن جسوقت گارے پر آتا ہے تو نہایت ہوشیار اور چوکنا ہوتا ہے اور ہر چیز کو غور سے دیکھتا ہے۔ پیشتر اسکے کہ وہ اپنے شکار کو کہانا شروع کرے۔ اپنے تمام شبہات مٹا لیتا ہے اور جب اوسے اطمینان ہو جاتا ہے تو جہاں اوسکا مارا ہوا جانور پڑا ہوتا ہے۔ اوس جگہہ آکر کہانا شروع کرتا ہے ورنہ گردن پکڑ کر کہینچکے دوسری جگہہ لیجاتا ہے۔ اور یہہ بہی ضروری ہے کہ رات کو شکاری شیر کے واسطے کم از کم زمین سے دس فٹ اونچا بیٹھے ورنہ شیر اوسکی بو لے لیتا ہے۔

شیر کے مالے میں یا مچان پر دو آدمی ہونا بہتر ہوتے ہیں کہ آدہی رات تک ایک جاگے اور پہر دوسرا ورنہ ایسا ہوتا ہے کہ شیر اگر چپکے سے اپنے مارے ہوئے شکار کو لیجاتا ہے اور شکاری سوتا رہتا ہے۔ اوسے خبر ہی نہیں ہوتی۔

رات کے وقت مکہی پر لگانیکو ایک چمکیلے پینٹ کی بوتل عمدہ ڈاٹ لگی ہوئی منگا لیجائے یہہ اچہا کام دیتی ہے اور کئی سال تک کے لئے کافی ہوسکتی ہے۔ یہ تاروں کی روشنی میں فورسائٹ یعنی مکہی کو دکہاتی ہے۔ اسے لیومینس پینٹ (Luminus paint) کہتے ہیں۔ آدم خورہ شیر کے واسطے نیچے مالے میں بیٹھنے کا کبہی ارادہ نکرنا چاہئے اس لئے کہ وہ فوراً بو پاکر نہایت بے معلوم طور سے آکر ایک دم حملہ کرتا ہے۔ اور شکاری مارا جاتا ہے اوسکا آنا کسی طرح معلوم نہیں ہوتا بلکہ معمولی شیر ہی اگر مالے کے عقب میں سے رات کو آئے تو بالکل آہٹ معلوم نہیں ہوتی۔

چنانچہ ایک مرتبہ کا قصہ ہے کہ میں شب کو ملے پر چیتل سانبر کے واسطے بیچ ندی میں بیٹھا ہوا تہا دن میں دو روز تک کے کہوج مالے کے پشت کی طرف دیا دے پر شیر کے

دیکھہ لیے گئے تھے اور اس بنا پر لوگون نے مجھسے ہر چند کہا کہ شیر روز یہان سے آتا جاتا ہے
آپ نہ بیٹھین ٹہلا دے پر جو درخت ہے اوس پر ہم کھاٹ باندھے دیتے ہین نیچے پگڈنڈی
ہے شیر نکلے تو مار لینا۔ لیکن ہوا کی وجہہ سے کہ وہ کچھہ ہٹے ہوئے معلوم ہوئے۔ اور
پانی اوس درخت سے سو گز کے فاصلہ پر تہا اور وہان شام چیتلون کے کہوج بے انتہا تہے
لہذا میرا دل للچایا اور خیال کیا کہ اگر شیر نہ آیا تو بیکار یہان بیٹھا رہنا ہوگا۔ اور سامر وغیرہ
کو دور سے پانی پینے جاتے ہوئے دیکھکر رنج ہوگا۔ اس سے پیشتر دو روز تک برابر بیٹھے
ماندہ ہے اور جب شیر نے نہ مارے تو اس وجہہ سے اور بہی مایوسی ہو گئی تہی بہر حال مین نے
کسیکا کہنا نہ مانا اور نیچے مالا کہدا کر اور کچھہ پتھرون سے چنوا کر پانی کے قریب بیٹھا میرے
ساتھہ ایک بوڑہا پہرات تہا۔ پشت کی طرف ایک کانٹو دار کیکر کا درخت تہا جو سوا گز اونچا
اور جڑ مین سے پہیلا ہوا تہا یہ درخت مالے کے بالکل قریب تہا مین نے مزید احتیاط کی غرض
سے اوسکے چارون طرف خوب سوکہے کانٹے جہاڑ وغیرہ لگا دئے کہ صرف سامنے پانی کی
جگہہ کہلی رہے باقی تمام طرف پشت اور بغلون کیطرف ڈیڑہ گز کے قریب ہمارے سرون سے
اونچی ٹٹی سی ہو گئی تہی کہ درندہ شیر وغیرہ کا اندیشہ نہین رہا۔ اوس وقت کا سما نہایت عجیب
عجیب پر فضا تہا موسم گرما کا ٹہنڈا وقت ہو گیا تہا سامنے کنارہ پر دور سے چیتل پہرتے
نظر آتے ہے۔

اب تاریکی چاندنی سے بدلنا شروع ہوئی اور دور کا جانور دکہائی دینا موقوف ہو گیا
محض چیتلون کی کو۔ کوکی خوش آیند آواز سامرون کی "ٹانخ ٹانخ" کی دل خوش کن
بولی اور ریچہون کا آپس مین لڑتے وقت عجیب عجیب قسم کی ہیبتناک مختلف آوازین نکالنا
یہہ سب باتین ایک شوقین شکاری کے دل کو اور خصوصًا مجہسے شوقین کو بڑی بہلی
معلوم ہوتی تہین کہین تیندویکا "غون غون غرغون" گونجنے والی آواز نکالنا کہین اور
جانورونکی مختلف آوازین۔ جہینگرونکا جہنکارنا اور ایک پرند چپکے کا "چپ چپ چپ" کرکے ادہر
ادہر ہوا مین اوڑنا جنگل کی سائین سائین دل مین کچھہ عجیب کیفیت پیدا کرتے تہے
اور مین بڑی بے صبری کے ساتھہ بڑے شکار کا انتظار کر رہا تہا کہ ایک چیتلون کی ڈار

پانی پیتے اونتری اور مجھے دور پانی پیکر چلی گئی - مین جس جگہ کا قصہ بیان کر رہا ہون یہ
ریاست جہالاواڑ کا علاقہ تہا -
اب تقریبًا رات کے آٹہہ بجگئے تہے اور سامر آرہے تہے کہ یکایک ایک بہت بڑے
سینگو نکا سامر جسے انسی گز کے فاصلہ پر تہا ہماری پشت کیطرف غور سے دیکھکر اور
ایک آواز نکالکر بہاگ گیا اور ساتھ ہی اور سب سامر بہاگے مین نے اپنے ساتھی پیرات سے
اس کا سبب معلوم کیا چونکہ وہ ایک بوڑہا تجربہ کار جنگل کا محافظ تہا - چنانچہ اوسنے کہا کہ
ضرور کسی بڑے جانور شیر وغیرہ کو دیکھکر یہ بہاگے ہین جو بہت ممکن ہے کہ کہین قریب ہی
ہو -
یہہ باتین کیقدر زور سے کھس پھس کرکے اوسنے کہین - تقریبًا پندرہ سکنڈ بعد مین
ہمارے پشت کے کانٹون کے قریب سے ایک نہایت زور کی زمین ہلا دینے والی اور
دل دہلا دینے والی گرج اور کڑک کی آواز سے ہمارے کانون کے پردے پہاڑ دئے
اور ہمین معلوم ہوا کہ شیر ہمارے سر ہی پر بولا ہے - یہان تک کہ ہوا بہی لگتی ہوئی محسوس
ہوئی اور تہوڑی دیر نہ گذری تہی کہ ایک دوسری آواز آئی اب تو ہمارے ہوش بجا نہ رہے
پہرات کی تو عجیب حالت تہی گویا اوسپر جانکنی کا عالم طاری ہو گیا تہا اور مین بہی اپنی
جان سے مایوس ہوکر بالکل ساکت بیٹھ گیا - اور سر تک نہ ہلا سکتا تہا کہ خدا جانے اوسنے
دیکھہ لیا ہے یا دیکھہ رہا ہے تو ایکدم مین ابہی داب لیگا -
گہڑی کا موسم تہا دو ہی منٹ بعد ہانپنے کی آواز آئی تب مین نے پیر ڈکس بندوق
اوٹہا کر آہستہ سے اپنے سر کے پاس کہڑی کرلی اور دوسری کا ۴۵۰ ریوالور تیار کرلیا -
اسوقت کا سخت اندیشہ بیان نہین ہو سکتا -
پانچ منٹ تک شیر اوسجگہ کہڑا رہا ہمین یقین ہو گیا تہا کہ اوسے ہماری موجودگی کا
پتہ چل گیا ہے اور اب کوئی دم مین وہ ہمارے سرون پر موجود ہوتا ہے کانٹون کی
روک بالکل ناکافی تہی اور مین خیال کرتا تہا کہ اگر اور قریب آیا تو بندوق ضرور لگانا
پڑیگی - لیکن دو تین گز سے لگائی ہی تو نتیجہ کیا ہوگا - اگر زخمی ہوکر گرا بہی تو ہمارے

اوپر گرے گا۔ لیکن اتفاق کی بات کہ وہ ادہر نہ آیا اور پشت کی طرف ندی کی ریت مین
لوٹ لگا کر تہوڑی دیر کے بعد اوٹہکر دوسرے پانی پر پانی پینے چلا گیا۔
اوسکے چلے جانیکے بعد اوس رات کو چار چیتل اور دو بڑے سینگون کے سامر مارے
دوسری رات کو ایک دوسرے پینچے کے مانے مین بیٹھا ہوا تہا کہ سامنے مجھسے سو گز کے
فاصلہ پر شیر نے ایک سامری کو پکڑ لیا وہ سامری بری طرح چیختی چلاتی تہی کچھہ دیر تو وہ کشمکش
کرتی رہی۔ اور جب ٹہنڈی پڑی تو شیر اوٹہا کر لیگیا۔
اس سے پہلے میرے مانے پر ہوکر گیا تہا لیکن مجھے بالکل آہٹ معلوم نہ ہوئی صبح اوسکے
کہوجون سے پتہ چلا ہے جبکہ ہمنے دیکہا کہ ونل ونل انچہ چوڑے کہوج ریت پر بالکل ہمارے
سامنے تین گز پر کانٹون کے پاس موجود ہین اگر کانٹے نہ لگے ہون تو ضرور ہمپر حملہ کرتا۔
چرندون مین جسکا شکار مشکل ہے اوس کا مانے سے شکار کرنے مین بڑی ہوشیاری
کی ضرورت ہے۔ مثلاً بڑے ہرنون مین سامر اور چہوٹے ہرنون مین چکارہ۔ سامر کو ایک
معمولی کپڑے کی رگڑ جسکا نہایت کم آواز ہو بہگا دینے کو کافی ہو گی۔ مین نے چکے ہوے
سامرون کو دیکہا ہے اور مارے بہی ہین لیکن اسقدر ہوشیار پائے ہین کہ ایک پیر
زمین سے اوٹہا ہوا اور منتظر ہین کہ ذرا آہٹ پائین اور ہرن ہو جائین اگر تمنے سر کو ذرا
حرکت دیدی یا سانس بہی زور سے لیلیا تو غضب ہو گیا پہر کیا وہ اپنی ہوا دیتے ہین کہ بیتا
کو چہوڑ دیتے ہین اور ایسے بہاگتے ہین کہ بندوق چہتیانے کا بہی موقع نہین ملتا۔
سامر بہی پانی پر ایک مرتبہ منہ جہکا کر فوراً اوٹہا لیتا ہے۔ اور ادہر اودہر دیکہکر پہر گردن
جہکا کر پانی پیتا ہے شکاری کو چاہئے کہ جب پہلی مرتبہ سر کو جہکائے تو صبر کرے اور گولی نہ
لگائے جب دوبارہ گردن اوٹہا کر جہکائے تو بندوق لگائے اس سے پہلے اگر ذرا بہی حرکت
کی تو بغیر بہاگے مشکل سے رہے گا۔ اسکے لئے تجربہ بہی درکار ہے تجربہ کے بعد اوسکی حرکتون
سے اوسکے خیالات کا پتہ چل جاتا ہے اور جیسا مناسب موقع دیکہا جاتا ہے کارروائی کیجاتی ہے
زراعت پر پانی کے مالک کی بہ نسبت کسیقدر بخوف آتا ہے چکارہ کی تو یہہ کیفیت ہے
کہ تم اوسے کہیت مین آتے ہوئے نہ دیکہہ سکو گے اور وہ پہلے تمکو دیکہہ لیگا۔ اور جہین جہین

کرکے دوسرے جانوروں کو بھی چمکا دیگا۔

اکثر اس بات کا تجربہ کیا ہے کہ سامر ایکدن بیچ پانی پیتا ہے۔ اور یہہ تجربہ کہہ جون سے کیا ہے مثلاً آج ایک جگہہ دو سامروں کے کہوج دیکھے کل چار کے پرسون پہر دو کے چوتھے پہر روز چار کے اس تسلسل سے یہہ ہی اندازہ ہوا کہ جو پہلے روز پانی پی گئے وہ دوسرے روز نہین آتے اور تیسرے روز آتے ہین۔

سردی کے موسم مین قریب قریب روز پانی پیتے ہین اور بڑا نر سامر ہمیشہ سردی کے موسم مین کیچڑ مین لوٹتا ہے لوٹنے کی جگہہ اعلے درجہ کی بندہی ہوئی ہوتی ہے اگر اس جگہہ مالا تیار کرا یا جائے (مگر کم از کم دو تین روز کی لوٹن ضرور دیکھلی جائے) تو وہان بغیر آئے ہوئے نہین رہتا۔ ہوشیاری سے اگر کام کیا جائے تو ضرور مار لیا جاتا ہے مین ہمیشہ سردی کے موسم مین عمدہ نر کی لوٹ دیکھکر مالا تیار کرا لیتا ہون اور کیچڑ مین نشان دیکھکر یہان تک معلوم کر لیتا ہون کہ اسقدر بڑے سینگون کا سامر ہے۔

ایک مرتبہ سامرون کے مالے مین مجھسے ایک شیرنی سے مڈبھیڑ ہو گئی جسکے ساتھ چار بچّے بھی تھے یہہ واقعہ اسطرح ہوا کہ مین پانی پر بیچ کے مالے مین سامرون کے واسطے بیٹھا ہوا تھا یہہ بھی ریاست جہالاوارڑ ہی کا قصّہ ہے۔ جہان مالہ تیار کرایا گیا تھا وہ ایسی جگہہ تھی کہ ذرا زمین کہودنے مین پانی نکلتا تھا اور تین طرف چوڑا اور گہرا پانی تھا۔ لیکن جانورون کی آمد کیطرف صرف بارہ گز چوڑہ اور ہنوز (؟) تک گہرا پانی تھا۔ یہہ جس جگہہ کہ مالہ بنایا گیا تھا گویا ایک ٹاپو تھا۔ چارونطرف بڑے بڑے پتھر تھے۔ مجھے بیٹھے بیٹھے رات کے آٹھہ بجگئے تھے چاندنی خوب کہل رہی تھی کہ سامنے ڈہاوے پر بڑے پتھرون مین سے کسی جانور کی آہٹ میرے کان مین آئی۔ اور دیکھا کہ ایک بلّی کے برابر جانور ندی کے ریتے مین کودا اوسکے بعد کوئی بڑی سی چیز اور پہر تین چھوٹے چھوٹے جانور پہلے جانور کے قد کے برابر اسکے بعد دیگرے ندی مین کودے جب آگے بڑھے تو معلوم ہوا کہ بڑی شیرنی اور چھوٹے اوسکے چار بچّے ہین۔ وہ سیدھی میرے مالے سے بیس گز فاصلہ پر آئی اور بچّے اوسکے ساتھہ کہیلتے کودتے پانی پر بیٹھگئے اور پانی پینا شروع کیا۔

یہہ وقت عجیب مزیدار اور خوفناک تہا اتفاق سے مین اوس روز تہنا ماسے مین بیٹھا تہا۔ اگرچہ مجھے اطمینان تہا کہ پانی کو طے کرکے اتفاقیہ میرے پاس آسکے گی۔ لیکن بچے کودتے پہرتے تہے اور کبہی میرے اور بہی قریب آجاتے تہے تو مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ کہین بچون کے ساتھ خود میرے قریب آجائے۔

بچہ والی شیرنی کو ذرا بہی شبہہ ہو جائے تو بغیر حملہ کئے نہین رہتی اسلئے مین بیفکر نہ رہا۔ بلکہ مین اپنی بندوق اوسکے سر سے ملائے رہا کہ اگر ذرا بہی اوسنے میری طرف رخ کیا تو مین فوراً اگ دیدونگا۔ مین اوسے ضرور مارتا لیکن اوسکے چہوٹے چہوٹے بچون پر مجھے ترس اگیا کہ ایک کے ساتہہ چار جانین اور تلف ہونگی اگر بچاے اوسکے نر ہوتا تو مارنے کی ضرور کوشش کرتا۔ اور مجھے یہہ بہی خیال ہوا کہ دونون والیان ملک دربار کوٹہ دوربار جہالاوار کی یہہ خاص شکارگاہ ہے اور یہہ جانور نہایت توجہ اور حفاظت سے محفوظ رکہے جاتے ہین شکار کی کمی پیدا کردیگا۔ بہرکیف مین نے ارادہ کرلیا تہا کہ جب تک وہ مجہپر حملہ نہ کرے گی مین بندوق نہین لگاؤنگا۔ لیکن اتفاق کی بات کہ وہ تہوڑی دیر تو ندی کی ریت مین لیٹی رہی اور پہر معہ بچون کے جدہر سے آئی تہی اوسیطرف اوٹہکر چلدی۔

فصل چہارم

مختلف درند و چرند کے حالات و طریقۂ شکار

درندون کا بیان

شیر

یہہ ایسا مشہور درندہ ہے کہ ہر خاص و عام اسے جانتا ہے اور صورت آشنا بھی ہے اس لئے اسکی شکل و شباہت کے متعلق طول دینا کوئی ضروری نہین ۔ اور خاص باتین درج کیجاتی ہین ۔

اسے ہندی مین نہار اُردو مین شیر اور انگریزی مین ٹائیگر (Tiger) کہتے ہین شیر بلی کی قسم سے ہے ۔ لیکن فرق یہہ ہے کہ یہہ پانی مین لوٹنے کا بڑا شوقین ہے ۔ موسم گرما مین یہہ ندی یا نالون کے کنارے کی جہاڑی مین زیادہ رہنے لگتا ہے ۔ اور پانی کیچڑ مین لوٹ کر پہر دریا کی ریت مین لوٹتا ہے ۔ اکثر پانی مین تیر کر ندی وغیرہ مین ادہر سے اودہر چلا جاتا ہے اور گرمی مین اسقدر گہری مانتا ہے کہ اگر دور سے ہانکے کے ساتھ آتا ہے تو بُری طرح ہانپنے لگتا ہے اور تہک جاتا ہے واپس لوٹنا چاہتا ہے اور جابجا سایہ ڈہونڈتا پہرتا ہے اور بڑی مشکل سے آگے بڑہتا ہے ۔

موسم برسات مین جب پانی جابجا جنگل مین ہوتا ہے تو شیر کا ملنا سب جانورون سے مشکل ہوتا ہے خصوصاً گہنی جہاڑی کے جنگل مین اور بہی زیادہ مشکل ہوتا ہے ۔

یہہ اسقدر شک کرنیوالا جانور ہے کہ ذرا سا شبہہ ہونے پر واپس لوٹ جاتا ہے

یہہ بات ضرور ہے کہ شیر آدمی پر اُس وقت تک حملہ نہین کرتا جب تک اوسے زیادہ تنگ نہ کیا جائے یا زخمی ہوجانے کی حالت مین ایک آواز دو نک کی نکالتا ہے۔ جو دیر تک گونجنے والی یا رہنے والی نہین ہوتی اور حملہ کرتا ہے۔

اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر مقابلہ مین شیر کو آتے دیکھکر چند آدمی باہم ملکر خوب ہلکی دیکر زور سے چلائین تو لوٹ جاتا ہے۔ یا ذرا رک کر اور بچکر چلا جاتا ہے۔ ہانکے کے وقت مول بیٹھتے ہوئے یہہ ضرور ہے کہ ہوا کا رخ بچا کر بیٹھنا چاہیئے یعنی شکاری کی ہوا شیر کی طرف نہ جاتی ہو اور اسیطرح ہانکا بھی اوسیطرف سے دلوایا جائے جدہر سے ہوا آرہی ہو تب تو شیر ضرور بیدہڑک چلا آتا ہے۔ ورنہ شکاریون کی بو لیکر لوٹ کر ہانکے سے نکل جاتا ہے۔

اگر کسی جنگل کا شیر مار لیا جائے تو چند ماہ بعد اکثر اوسکی جگہہ دوسرا شیر آجاتا ہے۔ اور اوسیطرح رہنا سہنا شروع کردیتا ہے۔

ہاتہی سے شیر کا شکار کھیلنا بہتر ہے۔ لیکن سدہا ہوا ہاتہی ہونا ضرور ہے کہ شیر سے نہین ڈرتا ہو ورنہ ہاتہی شیر دیکھکر ایسی گھبراہٹ سے بہاگتا ہے کہ شکاری کے درخت سے ٹکراکر یا کانٹون سے نچکر ہلاک ہوجانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

شیر کے شکار مین یہہ نہایت خوفناک موقع ہوتا ہے کہ کانٹون اور جہاڑی مین کہوجون سے اوسے پیدل تلاش کیا جائے اور اس سے کم خوف کا موقع اسوقت ہے جبکہ شیر زخمی ہوکر چہپ کر بیٹھ جائے۔ ہانکے والون کو درخت پر چڑہا دیا جائے اور شکاری شیر کے غائب ہونے کی جگہہ ہاتہی پر آہستہ آہستہ تجسس کنان بڑہے۔ اور تیار رہے کہ اب شیر حملہ کرتا ہے۔ اوس موقع پر نہایت سدہا ہوا ہاتہی ہونا ضرور ہے کہ شیر پر چہرہ کرنے یا ٹہوکر مارنے پر لگا ہوا ہو۔ پیدل زخمی شیر کے کہوجون پر اسطرح جانا چاہیئے کہ چند قدم چلکر کسی درخت پر چڑہکر بیس تیس گز چارون طرف گہری نظر ڈالنی چاہیئے پھر چند قدم آگے بڑہکر یہہ ہی عمل کیا جائے اور جب شیر کو دیکھلیا جائے تو کسی درخت پر چڑہکر نہایت اطمینان سے سر یا پیچھے گدی مین تاک کر گولی ماری جائے تا کہ شیر اوسی

جگہہ رہجائے۔

موسم گرما مین جبکہ پانی مختصر مقامات مین رہجاتا ہے تو پانی سے کچھہ دور بہینسے باندہہ دیے جاتے ہین لیکن شیر کی گذر گاہ دیکہکر یا رات کے وقت جسجگہہ وہ تلاش شکار مین نکلتا ہے۔ بہینسے کم از کم سال بہر کے ہون اگر اٹہارہ مہینے کے ہون تو اور بہی بہتر ہونگے اسلیئے کہ شیر کا پیٹ اسقدر بہر جانا چاہئے کہ پانی پینیکے بعد وہ بالکل سست اور بیکار ہوجائے اور قریب ہی کہین پڑرہے۔ کہ صبح ہانکا دلواکر مار لیا جائے۔

بہینسے تندرست اور تیار ہونا ضروری ہین شیر دبلے اور لاغر جانورون کو یا تو مارتا ہی نہین اور اگر مارتا ہی ہے تو شاذ و نادر۔

شیر جانور کہاکر پانی ضرور پیتا ہے۔ اسلیئے بہتر ہے کہ پانی سے ۳۰۰ گز کے فاصلہ پر بہینسا باندہا جائے کہ پانی پیکر قریب ہی رہجائے۔ اگر پانی دور ہوگا تو پانی کی تلاش مین دور نکل جائیگا اور صبح اوسکی تلاش مین دقت ہوگی پانی قریب ہونے کی صورت مین ایک میل سے زائد دور نہین جائیگا۔

اکثر چوراہے پر بہینسہ باندہنا اسلیئے برا ہوتا ہے کہ ایسی جگہہ نہایت غیر اطمینانی ہوتی ہے اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ کوئی ناواقف آدمی اوسطرف سے گذرتا ہوتا ہے اور شیر بہڑککے چلا جاتا ہے۔

یہہ بہی قاعدہ کے خلاف ہے کہ جب شیر بہینسے کو لیجائے تو اوسکے کہوج اور گہسٹن پیچہے چل کہڑے ہونا۔ شیر کو کتنا ہی چہپکر دیکہنے کی کوشش کرو شیر کو ضرور معلوم ہوجاتا ہی اور وہ وہان کے حد سے نکلکر دور نکلجاتا ہے۔

شیر کے واسطے بہینسا باندہا جائے تو رسی اوسکے اگلے پیر کے کہر سے اوپر مٹہے مین باندہنا چاہیئے۔ گلے نہ باندہنا چاہیئے رسی اسقدر مضبوط ہو کہ بہینسے سے توڑ نہ سکے اور شیر اوسے آسانی سے گہسیٹ لیجائے ورنہ شیر اوسے لیجاکر چہپا نہ سکے گا۔ اور تہوڑا سا کہا کر پانی پر چلا جائیگا۔ اور بہینسا دوسرے دن تک میدان مین پڑا رہے گا تو گدہ ور غیرہ دیکہکر کہا لینگے۔

اور اگر وہ گھسیٹ کر اوسے لیگیا تو کہین چھپا کر بیفکری سے قریب ہی کسی جگہہ سو جائیگا اور ہانکنے والون کی آواز بن سنکر مونون پر آجائیگا -

گردن مین رسی باندہی جانے سے شیر شبہہ کرتا ہے اور اوسکے چارون طرف چکر لگا کر چھوڑ کے چلا جاتا ہے - بہتر طریقہ یہہ ہے کہ بھینسے کے دونون اگلے پیرون مین ایک فٹ کے فاصلہ سے رسی باندھ دی جائے اور پہر پاؤن کے بیچ پر معمولی رسی باندھکر کسی درخت سے باندھ دیا جائے اگر بھینسا رسی توڑ ہی ڈالیگا تو بھی بھاگنے سے مجبور رہیگا -

مچان اور ہول ایکروز پہلے سے تیار کر لینا چاہئے کہ شیر بھینسا مارتے وقت کوئی کھٹکا سنکر چلا نہ جائے -

گرمیون مین دس بجے کے بعد ہانکا ہو تو بہتر ہے اسوقت تک شیر سو جاتا ہے - ہانکے کے واسطے جو مچان یا مانڈھا درخت پر باندھا جائے تو لکڑیان وغیرہ کاٹکر قریب نہ چھوڑی جائین اور نہ قریب سے کاٹی جائین اسلئے کہ ایک تو کاٹتے وقت آواز ہوگی جو عام طور سے شکار کے لئے اور خاص طور سے شیر کے لئے مضر ہے - دوسرے ٹہنیان وغیرہ تازہ کٹی ہوئی ایسے شک کرنیوالے جانور کو ضرور شک دلائیگی بہتر ہے کہ کسی دور جگہہ یا اپنے قیام کی جگہہ سے ضرورت کی لکڑیان کٹوا کر منگوائی جائین اور اپنی ضرورتونکا لحاظ رکھکر اس ترتیب سے لگائی جائین کہ چارونطرف پہرنے اور خصوصًا شیر کے آنے اور نکلنے کے راستے پر نگاہ کرنے اور بندوق لگانے مین دقت نہو - پہونکی تجویز پہلے سے درست کر لینا چاہئے کہ شیر جسطرف بھی آجائے تو ہر پہلو پر آسانی سے مڑا جا سکے ایسا نہو کہ بندوق وقت اور بے اطمینانی سے لگانا پڑے جو ایسے موقعون پر اکثر خطا ہو جاتی ہے - اور دل مین بڑی حسرت رہجاتی ہے -

ہمیشہ ایک چوڑی عمدہ بیٹھک بنائی جائے ایسی مضبوط ڈالیون پر کہ ہوا سے ہل نہ سکے اگر بیٹھک قائم نہوگی اور لچکدار ہوگی تو گولی جگہہ پر نہین لگنے دیگی خاصکر جلد ملاکر فیر کرنا تو تقریبًا ناممکن ہوگا - فوری فیر کرنیکے مواقع اکثر آتے ہین - اور ایسے وسیع میدان کہان ملتے ہین کہ شیر سے گولی دیر تک تاک کر اور بخوبی بندوق ملاکر دیر تک لگائی جاسکے -

ہانکے کے لئے سمجھدار آدمیونکی ضرورت ہے اگر دو چار آدمی ہی سمجھدار اور تجربہ کار آدمی ہونگے
ہانکے کے پچاس آدمیون مین کافی ہونگے۔ لیکن جہان کہ دیہاتی نہایت بزدل اور انجان
ہوتے ہین وہان سخت مشکل ہوتی ہے۔ سب لوگ خوف کہاکر اکٹھے ہوجاتے ہین۔ اور وہ
لائن باندھکر چلنا جو ہانکے کے واسطے نہایت ضروری ہے قائم نہین رکھتے اور اس سے
سخت نقصان ہوتا ہے درمیان مین جگہہ چھوڑ دیتے ہین اور جانور کو نکلجانیکا موقع ملجاتا ہے
خصوصاً شیر اور تیندوہ تو ضرور نکلجاتا ہے۔
ضروری ہے کہ سیدہی لائن باندہی جائے اور ہانکے والے ایک دوسرے سے چار چار گز
کے فاصلہ سے برابر چلین اور ہمیشہ خیال رکہا جائے کہ اس ترتیب مین فرق نہ آئے۔
ہانکے والون کو اس بات کا بہی خیال رکہنا چاہئے مول والے کہان کہان بیٹھے ہین نیز جانورون
کے رہنے مزاج و عادات کا اندازہ کچھہ نکچھہ ہو اور چہہ سات آدمی جو ہوشیار مخصوص کرلئے گئے
ہین اونکو پہیلا دیا جائے اور ہر ایک شخص کو کچھہ لائن کے حصہ کا ذمہ دار بنا دیا جائے
اگر ہوشیار آدمی ہانکے کے منتظم ہونگے تو کتنا ہی بڑا جنگل ہوگا اور خواہ ایک ہی مول یا
مچان ہوگا جانور کو ضرور گہیر لائینگے۔
چنانچہ ریاست جہالاواڑ مین ایک شخص بخشی سجان نامی عمر رسیدہ ہین اونہون نے کئی
سو شیر شکار کرادئے ہین ہانکے دینے مین اونہین ایسی قدرت حاصل ہے کہ جس طرح
اور جسجگہ سے وہ کہدیتے ہین شیر کو اوسیجگہ سے نکالتے ہین اور مشکل سے فرق پڑتا
ہے شکار ہی کے صلہ مین اونکو گورنمنٹ کی طرف سے خانبہادر کا خطاب عطا ہوا ہے
انکے صاحبزادہ بہی خوب سمجھنے لگے ہین لیکن تجربہ مین اپنے والد سے کوئی نسبت نہین
ممکن ہے کہ زیادہ عمر ہونے پر یہہ بہی باتین حاصل ہوجائین۔ میرے علم مین اس
فن کے ماہر اور بہی ریاستون مین ہین۔
ہانکا اسطرح سے ہو تو بہتر ہے کہ دو یا تین یا زائد مول ایک دوسرے سے ستر یا اسی گز
کے فاصلہ سے درخت پر مچان وغیرہ مین بیٹھ جائین اوسکے بعد ہانکا اسطرح دلایا جائے
کہ گہر داؤ ہین تہائی دائرہ کیطرح قریب قریب قوس نما گولائی لئے ہوئے ہانکا دلوایا جائے

شیر وغیرہ کی رہنے کی جگہہ گہیر لیجائے اور مول کے ہر دو طرف پہلوؤن پر کونے کے مولون سے ساٹہہ ساٹہہ گز کے فاصلے سے ایک ایک فالتو آدمی درخت پر چڑہا دیا جائے۔ اور اسیطرح اُن سے تیس تیس گز پر ایک ایک دوسرا اور ہانکے کی لائن سے دونون کونون کے آدمی ملا لیے جائین اور ان درختون پر چڑہے ہوئے آدمیون کو دو دو پتہر فی کس دیدیے جائین اگر شیر ہانکے مین ہوگا تو چارونطرف سے گہر جائیگا اور ضرور مولون پہ آ جائیگا۔ اگر جنگل کم جہاڑی کا ہی تو شیر آدمی کو ضرور دیکہہ لیگا۔ جب درخت والے دیکہین کہ شیر کترا کر لائن سے نکل جاتا ہے تو صرف ایک یا دو مرتبہ پتہر ایک دوسرے سے ٹکرا کر بجا دین شیر غیر معمولی آواز سنکر جو بڑہیگا تو سیدہا مولون پر یا دوسری طرف رخ کریگا۔ اگر دوسری طرف رخ کرے تو اودہر بہی درخت پر آدمی موجود ہے وہ بہی اسی صورت سے پتہر بجائے ہر کیف اوسے گہیر کر مولون کیطرف بڑہایا جا سکتا ہے۔ لیکن پتہر بجانیوالے نہایت سمجہدار اور تجربہ کار آدمی ہونا ضرور ہین۔ کہ وہ موقع و محل دیکہکر اپنا کام کرین اور بوجہ پتہر بجا کر نے ہوئے کام مین کہنڈت نہ ڈالے۔ کبہی ہانکے والون کی تیز اور قریب کی آوازین شیر کو حملہ کرنے پر مجبور کر دیتی ہین یہہ ہی وجہ ہے کہ شیر ایکدم پیچہے پلٹ کر حملہ کرتا ہوا ہانکا چیر کر نکلجاتا ہے۔ کبہی کسیکو زخمی بہی کر دیتا ہے۔ بعض شیر نہایت گہاتی ہوتا ہے۔ اور جس ترکیب سے ایک مرتبہ بچکا ہے وہی چال ہمیشہ چلتا ہے۔ عام بات یہہ ہے اور اکثر آزمایا گیا ہے کہ جس جنگل مین گہنی جہاڑی ہولی ہو اور نالے دڑے وغیرہ بکثرت ہوتے ہین جو شیر بہت پرانا گہاتی ہوتا ہے ہانکے والون کی آوازین سنکر فوراً وہان دبک جاتا ہے اور مولون پہ نہین جاتا۔ اور جب ہانکا قریب آجاتا ہے ہانکے والے بیخبر اور لاعلم ہوتے ہین وہ اچانک حملہ کر کے کبہی دو ایک کو زخمی کر کے اور کبہی خالی ڈانٹ دیکر ہانکے مین سے واپس نکلجاتا ہے۔ یہہ بڑی خطرناک گہات ہے۔ اور ایسی عادت کا شیر نہایت مشکل سے مارا جاتا ہے۔ ایسے شیر کے واسطے بہتر ہے کہ کہٹکے کا ہانکا دلوایا جائے یعنی خاموشی کے ساتہہ صرف درختون کے تنے وغیرہ یا کسی اور چیز پر کہٹکا کرتے ہوئے آہستہ آہستہ بڑہین اور چند آدمی توڑے دار بندوقین لئے ہون کہ جب وہ ہانکے سے نکلنے کا ارادہ کرے تو خالی بارود کے فیر کرین ممکن ہے کہ اس صورت سے مولون پر چلا جائے۔

شیر کا شکار کرتے وقت ہر شکاری کو چاہئے کہ کوئی ریوالور یا بڑا آٹومیٹک پستول اپنے
پاس پیٹی مین ہر وقت تیار رکہے اور بندوق یا رائیفل جو پاس ہے اونپر جنگل مین داخل
ہوتے ہی کارتوس چڑہائے رکہے۔ اور بندوق ہمیشہ قبضہ مین رہے کہ جسوقت موقع پڑے
فیر کر سکے۔ بہت سے شکاریون نے اکثر مواقع ضایع کردئے ہین اور بعض شکاریون نے زخمی ہوکر
نقصان اوٹہایا ہے اچانک شیر اونپر حملہ کر بیٹہا اور وہ فیر نہ کر سکے۔

محض کہوجون سے شیر اور شیرنی کا امتیاز ہو سکتا ہے بعض لوگون کا خیال ہے کہ شیرنی کے
کہوج کسیقدر چہوٹے اور نر کے کچھ بڑے ہوتے ہین یہہ غلط ہے شاذونادر اسطرح کوئی
پہچان سکتا ہو ورنہ بہت زیادہ غلطی ہوتی ہے اور اکثر معاملہ برعکس ہوتا ہے۔

سب سے زیادہ قابل اطمینان اور صدہا مرتبہ کا آزمودہ نر اور مادہ کے شناخت کرنے کا طریقہ
یہہ ہے کہ نر کے کہوجون مین تمام اونگلیون کے نشان برابر ہوتے ہین اور کسی اونگلی
کا نشان کم و بیش نہین ہوتا اور مادہ کی بیچ کی اونگلی کا نشان کہوج مین کسیقدر نکلا ہوا ہوتا
ہے یہہ ایسی صاف علامت ہے کہ نہایت آسانی سے نر اور مادہ کی شناخت کیجا سکتی ہے
اور اسی صورت سے تیندوہ مین نر اور مادہ کی شناخت ہو سکتی ہے۔

شیر جب زیادہ کہا لیتا ہے تو کسی جگہہ پنجون سے زمین کہود کر کہایا ہوا اوگل دیتا ہے اور اوسے
داب دیتا ہے۔ جب اوسے دوسرے وقت بہوک لگتی ہے تو ضرور اوسکو کہاتا ہے۔ یہہ میرے
بہائی صاحب زادہ محمد الیاس خانصاحب بہادر کے تجربہ کی بات ہے اور بہائی صاحب شکار
مین جو درجہ رکہتے ہین وہ اظہر من الشمس ہے جس سے ناظرین بہی واقف ہین فصل اول
مین آپکے اوصاف کا بیان کر چکا ہون۔

شیر ببر

شیر ببر ہندوستان مین بہت کم پایا جاتا ہے مین نے نہ تو اسکا شکار کہیلا اور نہ کبہی
شکار دیکہا یہہ گجرات کے جنگلون مین پائے جاتے ہین۔ لیکن کمی کے ساتہہ مین اون شکاریون
سے جنہون نے اس کا شکار کہیلا ہے یا یورپین شکاریون کی کتابون سے جو اونکی

جانفشانیون کی حاصل اور یادگار رہین ضروری معلومات حاصل کرکے ناظرین کی دلچسپی کے لیے پیش کرتا ہون۔

اسکی عادت مین حلم اور شرافت زیادہ ہوتی ہے اور یہہ ہیہان کے شیر اور تیندوون کیطرح ہانکے سے دبکتا اور چہپتا کم نکلتا ہے۔ اگرچہ یہہ جہاڑی اور گہنے جنگل مین رہنے کا عادی ہے لیکن اکثر اوقات خود ہی کہلے میدانون مین نکل آتا ہے اور ایسے مقام پر جہان عام شیر ہانکے کے دباؤ سے قابو مین آسکتے ہین یہہ دن دن بہر رہتا ہے۔ اور بہت بڑی آسانی سے مارلیا جاتا ہے یہہ وجہ ہے کہ ہندوستان مین بہت ہی کمیاب ہے باوجودیکہ شیر ببر کی مادہ پانچ چہہ بچے دیتی ہے لیکن شکاری جہان کہین بہی سن پاتے وہان پہونچتے ہین اور شکار کرتے ہین۔

افریقہ مین البتہ انکی زیادتی ہے چونکہ جنگل بے انتہا ہین اور نہایت کثرت سے جہاڑی ہے اس وجہ سے زیادہ تعداد مین نہین مارے جاسکتے۔

ہندوستان کے شیر ببر کی ایال اسقدر سیاہ اور بڑی نہین ہوتی جسقدر افریقہ کے شیر ببر کی جو قد مین بہی بڑا ہوتا ہے اور گہنے بالون کی ایال ہونے کی وجہہ سے معمولی شیر سے زبردست معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اگر کہال ادہیڑی جائے تو دونون کے سر اور جبڑے کی ہڈی برابر سی معلوم ہوگی۔

معمولی شیر جب حملہ کرتا ہے تو اپنے پنجے اور ناخون خوب گہیرے گڑ کے منہ مارتا ہے لیکن شیر ببر علاوہ ناخون گڑونیکے بڑے زور اور قوت سے پہڑ مارتا ہے اور پہر ناخون گڑو کے منہ مارتا ہے۔

چنانچہ جب کبہی شیر ببر نے آدمی زخمی کئے ہین اسی قسم کے واقعات سننے مین آئے اکثر تہ ایک شخص کے اسقدر زور سے سر پر تہپڑ مارا تہا کہ کہوپڑی پچک کر پاش پاش ہوگئی اور ناخونون کے زخم علیحدہ تہے اور منہ سے پکڑ کر چاب بہی ڈالا تہا لیکن وہ تہپڑ ہی سے مرچکا تہا۔ اسکے پنجون مین بڑی قوت ہوتی ہے۔ رات کو اندہیرے مین دن کیطرح دیکھہ سکتا ہے۔ نہایت سبک رفتار ہے۔ کہ پاؤن کا آواز بالکل نہین ہوتا۔ رات کے وقت

اسکا شکار کہیلنا نہایت خطرناک ہے۔ خواہ کیسا ہی ہوشیار شکاری کیون نہو۔ لیکن دن مین آسانی سے ممکن ہے۔

معمولی شیر کیطرح شیر ببر کا بہی مزاج گرم ہوتا ہے۔ یہہ ہمیشہ رات کو پہرتا ہے اور آفتاب کے نکلتے ہی اپنی جگہہ پڑجاتا ہے خصوصًا موسم گرما مین ہرگز دنمین نہین نکلتا اور اپنی جگہہ نہین چہوڑتا لیکن جبکہ مکہیان اور کاٹنے والے کیڑے پریشان کرتے ہین تو گرمی مین ماہی بے آب کیطرح تڑپتے ہین اور پریشان ہوکر جگہہ چہوڑ دیتے ہین اور روانہ وار ادہر اودہر پناہ کی جگہہ کی تلاش مین پہرتے ہین۔

ایسے جنگلون مین جہان آدمی کا گذر نہین بارش کے موسم مین جبدن ابر ہو یا سردی کے موسم مین بڑی بےپرواہی سے دن مین میدانون مین پہرتے ہوئے دکہلائی دیتے ہین۔ شیر ببر ہرگز آدمی پر حملہ نہین کرتا تاوقتیکہ بوکا نہو۔ یا بہت تنگ نہ کیا جائے۔ ورنہ آدمی کا شبہہ ہوتے ہی فورًا لوٹ کر چلا جاتا ہے۔ اگر جہاڑی مین آدمی سے مڈبہیڑ ہوئی تو چپکے سے چلدیتا ہے اور اگر میدان مین صاف طور سے آدمی سے مڈبہیڑ ہو جائے تو کچہہ دیر بیخوف کہڑا رہے گا گویا کہ وہ ڈرا نہین پہر اپنی شرافت سے آہستہ آہستہ قدم اوٹہا کر ٹلجاتا ہے اور جب دیکہتا ہے کہ اب کچہہ فاصلہ ہوگیا تو اپنی رفتار تیز کردیتا ہے اور چہلانگین بہرکر نظر سے غائب ہو جاتا ہے۔

ببر ملیریا بخار سے ہلاک ہوجاتا اسلئے وہ تری کی جگہہ نہین رہتا جہان ملیریا کا اندیشہ ہو۔

تیندوہ

تیندوہ جسے ہندی مین بگہیلا یا چوچکل چکنیٹ وغیرہ کہتے ہین یہہ بہی شیر کی قسم سے ہی لیکن یہہ قد مین اور لمبائی مین شیر سے بہت چہوٹا ہوتا ہے اور اسکے جسم پر سیاہ گل ہوتے ہین۔ اگرچہ اسکی کئی قسمین ہین لیکن ہندوستان مین دو قسم کا پایا جاتا ہی ایک کچہہ چہوٹی قسم کا ہے جسپر زیادہ گل ہوتے ہین اور کہال بہت خوبصورت ہوتی ہے دوسرا بڑی قسم کا جسپر کم گل ہوتے ہین۔ یہہ بہ نسبت شیر کے بہت زیادہ دبکتا ہے اور

اور بہت مشکل سے ہانکے مین نکلتا ہے - اور بڑی کوشش سے قابو مین آتا ہے - اسمین اور شیر مین فرق یہہ ہے کہ شیر درخت پر چڑھ نہین سکتا اور یہہ بلی کیطرح بغیر چھال کے صاف تنے وار درخت پر تیزی سے چڑھ جاتا ہے چھوٹی قسم کا تیندوہ تو نیچے کی ٹہنیون مین چھپا بیٹھا رہتا ہے اور جب درخت کے نیچے سے کوئی چھوٹا موٹا جانور گذرتا ہے تو فورًا کود کر اوسکو پکڑ لیتا ہے بڑی قسم کا تیندوہ لمبائی مین تقریبًا ۷ فٹ ہوتا ہے اور وزن مین تقریبًا دو من ہوتا ہے لیکن ایسا بہاری جسم ہونے کے اسقدر چالاک ہوتا ہے کہ جیسے ہوشیار جانور کو بھی دہوکے سے پکڑ لیتا ہے -

یہہ ایسا بد اور وحشی درندہ ہے کہ بعض موقعون پر جہان شیر بچکر چلا جاتا ہے یہہ بغیر نقصان پہونچائے نہین ٹلتا - ضرور حملہ کرتا ہے اور زخمی کرتا ہے -

قریب غروب آفتاب یہہ اپنے غار یا رہنے کی جگہہ سے نکلتا ہے اور چور کیطرح اپنے شکار کی تلاش مین شب کو پھرتا ہے -

ایک مرتبہ ایک تیندوہ کو مین نے اسطرح مارا کہ مارنے سے چار روز پیشتر سورون کے لئے ایک پہاڑی پر ہانکا کروایا - مین پہاڑی کی چوٹی پر جو سا ٹھہ گز کے قریب اونچی تھی اور اوسپر جانور کے چڑھنے کا راستہ نہ تھا بیٹھ گیا - جب ہانکا نزدیک آیا اور ۹۰ گز پر آدمی کہائی دینے لگے اور کوئی جانور نہ نکلا تو مین نے یہہ سوچکر خرگوش بہت سے چارے ہین نیچے اترکر چہرہ سے مارون - چنانچہ ایک پگڈنڈی پر آکر خاموش چھپکر بیٹھ گیا - اور پہر پاس مین چہرہ کے کارتوس چڑہائے - مین ایک خرگوش کے بندوق لگانیکو تہا لیکن مین موقع کا منتظر تہا کہ وہ بندوق کی زد پر آجائے جہانپر مین بیٹھا تہا وہ ایک دو گز چوڑا راستہ تھا - اور اس پر سے ایک نشیب تھی جو تقریبًا پانچ گز عمیق ہوگی - اوسکے بعد سے ڈہلوان پہاڑی شروع ہوتی تہی - مین خرگوش کیطرف متوجہ تہا کہ میری پشت کیطرف سے ایک طاؤس بول کر اڑا اور چونہین کہ مین نے پیچھے گردن موڑی دیکہا کہ ایک تیندوہ مجھسے آٹھ گز کے قریب آگیا ہے میری نظر اوسپر پہلے پڑی لیکن اوسنے بہی مجھے فورًا دیکھ لیا اور وہ کان دبا کر دو گز میری طرف بڑہا لیکن مین نے بندوق کا رخ اوسکی طرف پہیر کر ایک زور کی دہمکی دی اس سے یہہ تو

فائدہ ہوا کہ وہ رُک گیا کچھہ ہٹ کر غرّانے لگا۔ مگر مجھے اتنا موقع نہ ملا کہ چھّرہ کے کارتوس نکالکر گولی
کے کارتوس بدل سکتا مین ڈر رہا تہا کہ اگر یہہ لپٹا تو مین نیچے نشیب مین گر پڑونگا اور پہر پہرا
پتہ نہ چلے گا۔ میری ہڈی پسلی ایک ہو جائیگی لیکن وہ وہین کہڑا ہو کر غرّاتا اور دم ہلاتا رہا
ایک منٹ تک اوسنے یہہ حرکت کی اور جب ہانکے والے بالکل قریب آگئے تو اوسنے ایک دم
پیچھے مڑکر دیکہا اور لنگور کیطرح اوسی ناہموار نشیب مین کود کر چلدیا۔ مین ابتک گولی کے کارتوس
نہین چڑہا سکا تہا۔
پہاڑی ہزار گز لانبی تہی اور صرف وہ حصّہ جدہر وہ دکہائی دیا تہا گہنا تہا اور باقی حصّہ بالکل
صاف اور بغیر جہاڑی کا تہا۔ اور دو میل تک کہلا میدان تہا مجھے یقین تہا کہ اوس میدان
مین ہو کر نہ جاسکے گا۔ لہذا مین نے تیار ہو کر ہانکا دلوایا اور متواتر تین مرتبہ دلوایا لیکن
وہ پہاڑی مین ایسا غائب ہوا کہ ہرچند تلاش کیا ہر جہاڑ۔ آڑ۔ چٹان مین سب ڈہونڈہ ماری
مگر اوسکا پتہ نہ چلنا تہا نہ چلا۔ چوتھے روز اوسکے کہوجون سے پتہ لگا کہ عصر کے وقت مین پہاڑ
کی چوٹی پر اوسکی کہوسے دس گز اونچا ایک پتہر کی آڑ مین خاموش جاکر لیٹ گیا۔ آفتاب غروب
ہوتا جا رہا تہا کہ مجھے کچھہ جہاڑی ہلتی ہوئی معلوم ہوئی مین بدستور اوسکے نکلنے کی جگہہ پر جو کہ تین
گز تک بغیر جہاڑی کے تہی بندوق ملائے لیٹا رہا۔ ایک منٹ تک جہاڑی مین رہا اور چارونطرف
دیکہتا رہا۔ اوسکے بعد اوسی تہوڑی سی کہلی جگہہ مین تیزی کے ساتھہ نکلا اور نکل کر جاتا ہی تہا
کہ مین نے فیر کیا گولی اتفاق سے پُشت پر دونون شانون کے بیچ مین گردن کی جڑ مین
ہوتی ہوئی لگی وہ گولی کہاتے ہی وہین رہگیا سر سے دُم تک ساڑہے چہہ فٹ لمبا تہا اور
نہایت خوبصورت گُل دار کہال تہی۔
تیندوہ ہمیشہ مُنہ سے جانور کا گلا یا گردن پکڑتا ہے۔ اور اپنے تیز مضبوط اور پیچدار ناخون
اور پنجون سے جانور کو لپور لیتا ہے۔ اور یا تو جانور کا منکا توڑ ڈالتا ہے یا دم گہوٹ کر
مار ڈالتا ہے۔
شیر کیطرح یہہ جانور کی رانین اور پچھلا حصّہ نہین کہاتا بلکہ ہمیشہ اگر یادہ سے تو گادی یعنی
نتہنون کی جگہہ کہری کا حصّہ کہاتا ہے۔ اور اگر نر ہے تو پیٹ کا گوشت کہال پہاڑ کر کہاتا ہے

اور اندر سے آنتین وغیرہ نکالکر پہلے پہیپڑے کلیجہ دل وغیرہ کہاتا ہے ۔ اور پہر کچہہ اوپر اندرونی
حصہ کہاتا ہے ۔ اور کہاکر قریب کے جنگل مین پڑ جاتا ہے ۔ اگر اوسے پریشان نکیا جائے
تو دوسری شام کو ضرور آتا ہے ۔
بہ نسبت شیر کے تیندوہ کو دہوکا دینا نہایت دشوار ہے ۔ شیر چونکہ اوپر بہت کم دیکھتا ہے
اس وجہ سے درخت پر مچان وغیرہ پر اوس سے چہپا جا سکتا ہے ۔ لیکن تیندوہ نہایت
ہوشیاری سے گارے پر آتا ہے ۔ اور اوپر نیچے ہر پتہ اور جہاڑ کو دیکہتا ہوا چلتا ہے ۔ گز گز
پہر چلکر رک جاتا ہے اور نہایت آہستگی اور ہوشیاری سے جہاڑی کی آڑ پکڑ بمشکل
آگے بڑہتا ہے ۔ بسا اوقات شکاری اوسکے گارے پر تہوڑی دیر بیٹہکر اور یہ خیال کرکے
اب تیندوہ نہین آئیگا اور انتظار کرنا فضول ہے اٹہکر چلدی ہین اور تیندوہ کسی قریب
ہی جگہہ چھپا بیٹھا رہا ہے شکاری کی اوترنے کی حرکت دیکہکر اور زیادہ چہپ گیا ہے
یا چہپکر چلدیا ہے ۔
اگر تیندوہ وغیرہ کے مارے ہوئے جانور کی جگہہ ایک کوا یا دو تین کوے ملکر کائین کائین کرین
تو سمجہہ لینا چاہئے کہ اسوقت تیندوہ اپنے گارے کے پاس ہے اور اوسوقت قریب نہ جانا
چاہئے ۔ اگر شکاری مالے مین بیٹھا ہو اور اوسوقت کوے کی آواز سن لے تو فوراً ہوشیار
ہو جائے اور سمجہہ لے کہ تیندوہ آرہا ہے ۔ اس لئے کہ کوا نہایت ہوشیار پرندہ ہے اور
جب جانور آتا ہے تو یہہ ضرور بولتا ہے ۔ اسیطرح تیندوہ بہی کوے کے بولنے سے ہوشیار
ہو جاتا ہے ۔ تیندوہ کے ناخون وغیرہ مین سخت زہر ہوتا ہے وجہہ یہ ہے کہ یہ جانور کا گوشت
کہی کہی روز تک کہاتا ہے ۔
جبکہ گوشت بالکل سڑ جاتا ہے اور پکنے لگتا ہے ۔ یہہ بہی زہر اوسکے ناخونون اور دانتون
مین ہوتا ہے ۔ اور جسپر ناخون اور دانت لگتے ہین زخم مین سمیت پیدا ہو جاتی ہے
عضو ہر سرایت کر جاتا ہے انگریزی مین اس زہر کو بلڈ پائزن (Blood Poison)
کہتے ہین جو کہ مہلک ہوجاتا ہے خطرناک خون مین زہر ہو جاتا ہے ۔ کتنا ہی ہلکا زخم ہو لیکن
اکثر اوقات نہایت خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے کہ ہلاکت واقع ہو جاتی ہے ۔

بہتر ہے کہ تیندوہ کے زخم کو ٹھنڈے پانی مین کم از کم تیسوان حصّہ کاربالک ایسڈ کا
ملا کر دن مین تین چار مرتبہ دہویا جائے اور ڈاکٹر سے خاص خاص ادویات معلوم کرکے
ہر وقت شکار مین ساتھ رکھے جائین - اگر ضرورت ہو تو فوراً استعمال کیجا سکین کہ باقاعدہ
علاج کرنے تک زخم سڑنے نہ پائے - اور جب زخم خراب ہو جاتا ہے اور زہر اپنا پورا اثر کر چکتا ہے
تو ڈاکٹر کے قابو کی بات نہین رہتی -
ایسے موقع پر جب جنگل مین دور کوئی زخمی ہو تو زخم کو خراب ہوا سے اور میلا کپڑا باندہنے
سے ضرور بچائے اور ضروری دوائین اگر ہمراہ ہون تو استعمال کرے -
دراصل ہم ہندوستانی شکاری ان باتون کو فضول خیال کرکے توجہہ نہین کرتے
اور انکے فروگذاشت سے بعض اوقات جان معرض خطر مین پڑ جاتی ہی یا کبہی جان ضایع ہو
جاتی ہے -
چنانچہ میرے بہائی جنکا قصّہ مین بیان کر چکا ہون اونکے ساتھ بہی یہہ ہی صورت ہوئی اونکو
سب کچھہ مقدرت حاصل تہی وہ کیا نہ کر سکتے تہے لیکن وقت کے وقت وہ کچھہ نکر سکے
پندرہ پہر تک زخم سنبہالا نگیا ڈاکٹر تک پہونچتے پہونچتے زخم کی حالت بہت خراب ہو گئی -
سمیت اور زہر پورا اثر کر چکا تہا ڈاکٹر کے بنائے کچھہ نہ بنا اور آخر دو روز سخت تکلیف
اوٹھا کر جان بحق تسلیم ہوئے -
صاحبان انگریز یا والیان ریاست برسر حکومت ہین اونکو ہر بات مین آسانی ہے وہ
ڈاکٹر حکیم بید سب ہی کچھہ ہر وقت ساتھہ رکھہ سکتے ہین لیکن عوام کم از کم ادویات تو اپنے
ساتھہ رکھہ سکتے ہین اسمین کیا مجبوری ہو سکتی ہے -
تیندوہ جب یہہ جان لیتا ہے کہ وہ دیکھہ لیا گیا ہے یا جب اوس سے آنکھہ ملجائے تو ضرور
حملہ کرتا ہے اگر آدمی بے ہتہیار ہو اور تیندوہ کو پہلے دیکھہ لے تو جہان ممکن ہو اوس سے
چھپنے اور نظر سے بچنے کی کوشش کرے - یہہ خیال رکھہ کر کہ غفلت مین وہ پشت کی طرف سے
اچانک نہ آ پڑے - یہہ عموماً کتّے کے گوشت کا بڑا شوقین ہوتا ہے اگر شب کو کتّا ساتھہ ہو تو
اوسکی بو پر ضرور آجائیگا - اور مار لیا جائیگا - لیکن ایسا بہی ہوتا ہے کہ یہہ اسقدر چوری اور چھپکے

سے آتا ہے کہ کتّے خان کے فرشتون کو بھی خبر نہین ہوتی اور وہ ایک دم اکر دبوچ لیتا ہے۔

ریچھ یا بھالو

یہہ ہندوستان مین قریب قریب تمام پہاڑی ملکون مین پایا جاتا ہے۔ خصوصًا ہمالیہ کے دامن مین پنجاب اور سندھ مین نہین پایا جاتا۔ راجپوتانہ مین کوہ اراولی کے سلسلہ مین اور سنٹرل پراونسیز کے پہاڑی حصّون مین بکثرت پایا جاتا ہے۔ اگرچہ اسکی کئی قسمین ہوتی ہین۔ لیکن جس قسم کے ہندوستان مین ہوتے ہین اوسی سے بحث کی جاتی ہے۔

اِس کا رنگ زیادہ سیاہ ہوتا ہے بال سخت گھنے اور لمبے خاصکر کاندہون پر بڑے دراز ہوتے ہین۔ سینہ پر ایک سفید وشبہ ہلالی شکل کا ہوتا ہے جو نہایت اعلےٰ درجہ کا گویا کا نشانہ ہے۔ (پنجے لمبے اور خمدار ہوتے ہین جنسے کہودنے کا کام لیتا ہے)۔ تھوتنی لمبی ہر نیچے کا ہونٹ کچھ ڈھیلا اور بھورا ہٹ مائل رنگ لیئے ہوئے۔

اِسکے اوپر کے جابڑے مین چودہ ڈاڑین دو کتّے کے سے کیلے اور چھہ کاٹنے والے دانت ہوتے ہین۔ اسیطرح نیچے کے جبڑے مین چودہ ڈاڑین دو کتّے نما کیلے اور چھہ کاٹنے والے دانت ہوتے ہین پچھے کی ڈاڑین آدمی کی ڈاڑون سے بہت مشابہت رکھتی ہین۔ ناک ایسی سخت ہوتی ہے کہ دیمک کہاتے وقت پہتر لوٹ لیتا ہے۔ اسکے اگلے اور پچھلے پیرون مین پانچ پانچ ناخون ہوتے ہین اور اگرچہ شیر وغیرہ کی طرح تیز نہین ہوتے لیکن پھر بھی نہایت کاری زخم پہونچاتے ہین جب آدمی کا سر یا منہ وغیرہ اسکے پنجے مین آجاتا ہے تو تمام گوشت وپوست اوتار لیتا ہے۔

اسکی خوراک جنگلی مختلف میوے گودے دار جڑین بیر مہوے شہد و۔ اور کیڑے مکوڑے ہے۔ درختون پر سے پھل توڑ کر اور زمین سے دیمک کہود کر بڑے شوق سے کہاتا اگرچہ بعض اور بچون کیطرح یہہ گوشت نہین کہاتا لیکن ایسا بدذات جانور ہے کہ جب آدمی کو دیکھ لیتا ہے تو بغیر حملہ کیے اور زخمی کیے نہین رہتا۔

موسم گرما مین یہہ پچھلے دن سے اپنی کھوہ سے نکلتا ہے اور صبح دن نکلتے نکلتے واپس چلا
جاتا ہے۔ چنانچہ اس موسم مین مین نے اسی اثنا مین اکثر مارے ہین اور سردی کے موسم مین
کھوہ سے باہر رہتا ہے۔ اور بڑی بڑی گھانس اور جھاڑی مین پڑا رہتا ہے۔
ایکمرتبہ موسم گرما مین کوٹہ اور جھالا واڑ کے علاقہ مین ندی پر پانی پر بیٹھنے جا رہا تھا مین نے
دیکھا کہ دوسرے دہاوے پر سے ایک بہت بڑا ریچھ پانی کیطرف آرہا ہے اور اوسکا رخ
اوسی طرف ہے جہان مین نے دن سے مالا تیار کرالیا تہا۔ اسوقت دن کے ساڑھے چار بجے
تھے۔ مین نالہ نالہ چھپکر بڑی تیزی سے اُس کے آنے سے پہلے مالے مین جا بیٹھا۔ تہوڑی
ہی دیر بعد وہ ڈہاوے پر سے اوترا اور آہستہ آہستہ آکر جیسے تیس ۳۰ گز کے فاصلہ پر پانی
پینے لگا۔ جب پانی پیکر جانے لگا تو مین نے ۲۷۵ کی گولی لگائی گولی بغل پر لگی اور اوسی
جگہہ گر گیا اور غل مچانے لگا۔ بار بار اوٹھنے کی کوشش کرتا تہا کہ مین نے ماسر پستول کی ایک
اور گولی سر مین لگائی یہہ گولی کہانے کے بعد وہ صرف دو آوازین نکال سکا اور ٹھنڈا ہو گیا
ایک دوسرے موقعہ پر صبح کے وقت جبکہ دن نکلتا آتا تہا مین سامر اور چیتلون کے کہوج مین نکلکر
ایک درخت کی آڑ مین زمین پر بیٹھ گیا مین سامر دن اور چیتلون کے انتظار مین آدھ گھڑی
دن چڑھے تک تہا کہ مین نے دیکھا کہ ایک بڑا ریچھ بڑھا چلا آرہا ہے۔ اور مجھسے بیس ۲۰ گز کے
فاصلہ سے نکلتا ہے۔ میرے پاس ۲۸۰ ہمیرلیس راس تہا۔ ایک جگہہ آکر وہ یکایک ہوا
سے بو سونگنے لگا اور ایک آواز نکالکر لوٹا مین نے خیال کیا کہ اب جاتا ہے۔ مین نے فوراً اپنے
جسم کو تہوڑا سا موڑ کر اوسکی بغل کو تاک کر کل دابدی وہ بڑا شور مچاتا ہوا گرا اگرتے گرتے
مین نے ایک گولی گردن پر اور لگائی کہ وہ گرتے ہی مر گیا۔ جب قریب جاکر دیکھا تو ایک
بڑی زبردست مادہ تہی وہ اسوقت اپنی کہد مین واپس جا رہی تہی اگرچہ دن زیادہ چڑھ گیا
تہا لیکن چونکہ اوسکے لئے وہ کوئی خوف کی جگہہ نہ تہی اس لئے وہ بڑی بیفکری سے جا رہی تہی
ورنہ یہ اندہیرے ہی مین اپنی آمد و رفت ختم کر لیتے ہین۔
اکثر لوگ شیر سے زیادہ ریچھ سے ڈرتے ہین۔ چنانچہ سیرونج ریاست ٹونک کا پرگنہ وسط ہند
مین واقع ہے وہان کے لوگ ریچھ سے بہت ڈرتے ہین اور وہان ریچھون کے زخمی کئے ہوئے

اکثر لوگ نظر آتے ہین یوسف پورہ مین مین نے ایک شخص کو دیکھا جس کا تمام گال غائب تھا۔ آدھی ناک ندارد تھی دانت اور ڈاڑہین دکھائی دیتی تھین۔ تمام چہرہ ایسا بگڑ گیا تھا کہ صورت دیکھکر ہیبت معلوم ہوتی تھی۔

زیادہ اس سے خوف کھانیکی وجہہ یہہ ہے کہ یہہ سب سے پہلے چہرہ بگاڑتا ہے۔ اور اس قسم کے اکثر واقعات ہین جو بخوف طوالت نظر انداز کئے جاتے ہین۔ اس کے لمبے بال ہونے کی وجہہ سے اکثر گولی خطا ہوجاتی ہے۔ لہذا گولی لگاتے وقت بڑی ہوشیاری اور صحیح انداز سے کام لینا چاہئے۔ جہان تک ممکن ہو اس کے جسم کا بیچ کا حصہ نشانہ بنانا چاہئے ورنہ اکثر جلدی مین اوچھی گولی لگتی ہے یا خطا ہوجاتی ہے۔

اور یہہ ایسا مضبوط جانور ہوتا ہے کہ ایسی ویسی گولی کھاکر تو پرواہ ہی نہین کرتا۔ اگر حملہ کرکے آئے اور فی الفور موقع پر فیر کردیا جائے تو لوٹ ہی جاتا ہے۔

جب یہہ حملہ کرکے لوٹنیکا ارادہ کرتا ہے تو اکثر پچھلے پیرون پر کھڑا ہوجاتا ہے۔ اسوقت گولی لگانیکے لئے وہ زردی مائل سفیدی جو اسکے سینہ پر ہلالی شکل کی ہوتی ہے۔ نہایت اعلے درجہ کا نشانہ ہے۔ اس جگہہ کی لگی ہوئی گولی ایسی کارگر اور مہلک ہوتی ہے کہ ریچھ جانبر نہین ہوتا۔

شیر اور تندوے وغیرہ جب حملہ کنان بڑھتے ہین تو بڑے خطرناک ہوتے ہین وہ بجلی کیطرح تیزی سے کام کرجاتے ہین اور شکاری کو خیال کرنیکا بھی موقع نہین دیتے لیکن ریچھ کو شکار کرنے مین اگر اوسان قائم رکھے جائین تو یہہ شکاری کو اطمینان سے بندوق لگانیکا کافی موقع دیدیتا ہے۔

ریچھ کے واسطے ہمیشہ زبردست اور بڑے تیر کا زوردار رائیفل استعمال کرنا چاہئے ورنہ اکثر زخمی چلا جاتا ہے۔

ایکمرتبہ پرگنہ سرینچ مین ایک جگہہ ہانکا دلوایا گیا۔ اور مین صاحبزادہ عبد الحفیظ خان صاحب ولیعہد بہادر اور چند شکاری علحدہ علحدہ مولوں پر بیٹھے تھے۔ میرے سامنے پہلا ایک ریچھ آیا مین یہہ سمجھا کہ بس یہہ آخری جانور ہے اور کوئی جانور ہانکے سے نہین نکلے گا۔ اسلئے

کہ ہمین وہان بڑے جانورون یعنی شیر وغیرہ کی اُمید تھی ہمین نے ریچھ کو دیکھتے ہی شیر وڈو
کے امتحان کرنیکے لیئے شیر وڈھ ہی کی گولی لگائی گولی غالبًا پسلیون پر لگی - اور ریچھ غل مچاتا
ہوا بھاگا - اسکی آواز سنکر ایک شیر کا جوڑا جو ہیرے مانڈے کے نیچے سے گذرنے
والا تھا اور ولیعہد صاحب بہادر کے مانے سے چھپکر گذر آیا تھا پھر واپس لوٹا شیر تو ہانکا کا تکما
اور بچکر نکل گیا لیکن شیرنی نے ولیعہد صاحب بہادر کے مانے کیطرف رخ کیا ایک آدمی اونکے
مانڈے کے نیچے کھڑا تھا شیرنی اوس آدمی کو دیکھتے ہی بڑے غصہ مین جست کرتی ہوئی پہنچی
اور چاہتی تھی کہ اوسے پکڑلے کہ اتنے عرصہ مین ولیعہد صاحب بہادر نے اپنے مانڈے پر سے
جو آدمی کے قد سے کچھ زیادہ بلند تھا سر مین گولی لگائی - گولی بڑی کارگر پڑی اور وہ
اوسہی قدمون وہان رہگئی - ولیعہد صاحب بہادر کا استقلال نہایت شاندار تھا اگرچہ
موقع نہایت خطرناک ہوگیا تھا لیکن جس خوبی اور اطمینان سے آپنے بندوق لگائی اور
ایک آدمی کی جان بچائی یہہ صرف آپ ہی کا کام تھا اچھے اچھے شکاری ایسے موقعون
پہہ گھبرا جاتے ہین ۔ اور گھبراہٹ مین بندوق غلط لگا بیٹھتے ہین -

جرخ

یہہ کسیقدر سست حرکت کرنے والا جانور اگرچہ قابل شکار نہین لیکن چونکہ یہہ
بھی ایک درندہ ہے اس لیئے اس کے متعلق بھی کچھہ بیان کیا جاتا ہے -
یہہ ایک بیڈول سا جانور ہوتا ہے - سر بڑا ہوتا ہے - اور جسم کا پچھلا حصہ بہ نسبت
اگلے حصہ کے کسیقدر نیچا ہوتا ہے - اسکی آگے سے اونچائی تقریبًا ۲۶ انچہ ہوتی
ہے - لیکن گھنے اور لمبے بال ہونے کی وجہ سے زیادہ اونچا معلوم ہوتا ہے اور
جسوقت اپنے شکار کو دیکھکر اپنے ایال کے بالون کو غصہ مین پھیلا لیتا ہے تو اور بھی
زیادہ اونچا معلوم ہوتا ہے - اس کا رنگ کسیقدر بھورا جس پر سیاہی مائل پٹیان
ہوتی ہین -
یہہ محض پٹیون کی وجہہ سے شیر تیندوہ وغیرہ سے علیحدہ تمیز ہوتا ہے - ورنہ اسقدر

مشابہ ہے کہ اکثر نئے شکاریوں کو شیر کا دہوکا ہو جاتا ہے۔

چنانچہ ایک موقع پر ہانکے میں مین نے ایک شکاری کو بہت دور آڑ کی جگہہ پر [illegible] کے خیال سے اونچائی پر ایک چٹان پر بٹھا دیا تہا - اتفاق سے ایک بڑا جرک اون سے بیس گز کے فاصلے پر بہاگتا ہوا نکلا اونہوں نے شیر سمجہکر دونوں نالوں کے فیر اوسپر کئے وہ تہوڑی دور بہاگ کر ایک نالی میں گر گیا - اور دو ایک آواز نکالکر مر گیا - اب ان شکاری صاحب کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تہی اور ہانکا ختم ہونے کا بغیر انتظار کئے فوراً بڑی بیتابی کے ساتہہ بہاگتے ہوئے میرے پاس آئے اور مجہسے ایک عجیب خوف کے لہجہ میں کہنے لگے کہ "صاحب مجھے خدا نے بچا یا ایک بڑی دار شیر میرے پاس سے بہاگ کر جاتا تہا میں نے دل کو مضبوط کرکے اور خوب جا بیچ کر ایک دم دونوں نالیں جہونک دین تہوڑی دور بہاگ کر نالی میں گر گیا اور چلا نے لگا"

مجھے شیر ہونے کا یقین نہیں اور میں سمجہہ گیا کہ جرک ہوگا - لیکن یہہ صاحب اپنے لت نہ لگانے اور استقلال قائم رکہنے کی برابر تعریف کئے جا رہے تہے - اور یہی کہے جا رہے تہے کہ "مہری شیر کا پٹہا پٹی دار بیس قدم کے فاصلے سے جاتا تہا اوسکے مین نے بندوق لگائی اور مار لیا۔"

آخر مین نے جا کر دیکہا تو وہ ہی غریب جرک تہا - جب او نہین بجائے شیر کے جرک کا پتہ ملا تو بیچارہ بڑے کبیدہ خاطر ہوئے اور افسوس کے لہجہ مین کہنے لگے کہ "شیر کا پہچان لینا ہی مشکل ہے"

اسکی دم تقریباً ۱۲ - انچہ لمبی تہی اور چوڑی دار تہی - لانبے بالوں کی وجہ سے بہیڑے کی دم سے مشابہت رکہتی تہی -

جرک عام طور سے خشک اور چٹانوں وار پہاڑیوں پر رہتا ہے اور رات کے وقت پہرتا ہے دن کو پہاڑی سے ڈہکے ہوئے پہاڑی کہوون - ناکیوں کہونگروں کے گہنے جنگلوں مین رہتا ہے -

اگرچہ جرک کبہی کبہی کتے بکری چہوٹے گائے کے بچے یا گدہے کے بچے

پکڑ کر لیجاتا ہے۔ لیکن کبھی آدمی پہ حملہ نہین کرتا۔ اسکی بزدلی مشہور ہے۔
قدرت نے اسکے جباڑے مین اسقدر قوت رکھی ہے کہ میرے خیال مین شیر سے
کسی طرح کم نہین جو ہڈیان شیر نہین توڑ سکتا یہہ دانتون سے آسانی کے ساتھ چبا سکتا ہے
اس کا ہاضمہ نہایت اچھا ہے موٹے موٹے ہڈی کے ٹکڑے ثابت نگل جاتا ہے
اور وہ ہضم ہوجاتے ہین۔

پہلے بیان کیا گیا ہے کہ یہہ آدمی پر کبھی حملہ نہین کرتا لیکن ایک قصہ عجیب و غریب مجھے معلوم ہوا
جے پور کے علاقہ مین ایک پرانا قلعہ شاہی جو کہ ویران پڑا رہتا ہے وہان اتفاق سے
ایک جرک اندر گھس آیا۔ دروازہ پہ نہین بلکہ اندر قلعہ کے جو پہرہ پر چھہ سات آدمی برائے
نام محافظ تھے اونہون نے ملکر اوسے گھیرنا چاہا ایک شخص لٹھ لیکر دروازہ پر ایک جانب
کھڑا ہو گیا۔ اور باقیماندہ پانچ چھہ آدمی دوسری جانب سے پتھر مارنے لگے۔ اس طرح جب
اوسے دبایا گیا تو اوسنے دروازہ کی طرف رُخ کیا وہان اُس آدمی کو دیکھکر بڑی تیزی سے
اوسپر جھپٹا اور اوس کا ہاتھ مُنہ سے پکڑ کر توڑ ڈالا۔ اور ایک اور مُنہ مار کر گردن بھی توڑ ڈالی
اس صدمہ سے آدمی گرتے ہی فوراً مر گیا اور وہ نکل کر بھاگ گیا۔ صرف یہہ ہی ایک
واقعہ آدمی پر اسکے حملہ کرنے کا دباؤ پر ہے۔ ورنہ نہایت ہی بزدل مشہور ہے۔
اسکے مُنہ اور جباڑونکی قوت کا اندازہ ناظرین کو میرے اس چشم دید واقعہ سے اچھی طرح
ہوسکتا ہے۔ ایک مرتبہ مین نے تیندوے کے واسطے ایک موٹا تازہ بکرا بندھوایا اور
مین ایک بڑے اور گھنے کانٹون دار جھڑبیری کے جھاڑ کو پشت پر لیکر ملحق ہی جھڑ مین مالا
تیار کر کے بیٹھا۔ کچھہ ہی دیر بعد ایک بڑا اونچا جانور مجھے آتا دکھائی دیا قریب آنے
پر مجھے معلوم ہوا کہ جھرک ہے اوسنے بکرے کو دیکھکر بال پھولائے مین نے یہ تماشہ
دیکھنے کے لئے ذرا تامل کیا۔ اور بندوق نہین لگائی۔ بکرے سے ڈیڑھ گز پر کھڑے
ہو کر اوسنے دو چار سیکنڈ تک یہہ حرکت کی اوسکے بعد یکایک اوسکی گردن پر منہ مارا اور
ایک ہی منہ مین اسقدر زور سے بکرے کی گردن کے تین ٹکڑے کردے بکرا صرف
ایک آواز نکال کر زمین پر گر کر تڑپنے لگا یہہ تمام کام بڑی تیزی سے ہوا اور مجھے

اب جرک کا اگلا حصّہ دکھائی نہین دیتا تھا کیونکہ بکرے پر جھونپ تھا اور بکرا بڑی بیچینی سے تڑپ رہا تھا۔ اور اب مین گولی لگانا چاہتا تھا۔ آخر مجبورًا پچھلے حصّہ پر جو مجھے دکھائی دیتا تھا بارہ بور پیرڈاکس کی گولی لگائی جو پسلیون مین لگی۔ اور پیٹ مین ہوتی ہوئی دوسری طرف ران کے قریب نکلی تمام آنتین نکل گئین اور جرک دو آوازین نکال کر اور دو تین مرتبہ تڑپ کر لمبا لمبا لیٹ گیا۔ مین سمجھا کہ مر چکا ہے اور اب بکرے کو ذبح کر لینا چاہیے اور چاہتا تھا کہ بکرے کو ذبح کرون کہ ایکدم جرک اوٹھکر اور ایک آواز نکالکر میری طرف بہت ہی تیزی سے دوڑا مین نے فورًا ریوالور نکال کر فیر کیا۔ ریوالور کی گولی سر مین لگی اور وہ مجھسے دو گز کے فاصلہ پر گر گیا۔ اور پھر ایک دوسری گولی ریوالور کی اور بھی لگائی۔ چونکہ وہ باوجود ۴۵۰ سے زبردست ریوالور کی گولی کھا نیکے اب بھی اوٹھنے کا ارادہ کرتا تھا لیکن اس مرتبہ اوس کا بالکل کام تمام ہو گیا تھا۔

اگرچہ تیندوہ بکرے کو اسطرح پکڑتا تو گردن کی ہڈیون کو ایک منہ مین چور چور نہین کر سکتا تھا بلکہ دو چار منہ مار کر بکرے کی وہ حالت بنا سکتا تھا جو اسنے ایک ہی منہ مار کر بنا دی تھی۔ جرک اور تیندوہ کے کھوجون مین بہت کچھ مشابہت ہے اگر فرق ہے تو صرف یہہ کہ نرم اور تر زمین پر اسکے کھوجون مین ناخون کے نشان کتے کے کھوجون کیطرح اوکھر آتے ہین۔ لہذا کھوجون سے جرک اور تیندوہ مین فورًا تمیز کیا جا سکتا ہے

سن کتے یا جنگلی کتے

جنگلی کتے پہاڑی اور جھاڑی دار جنگلون مین رہتے ہین۔ ہمالیہ کے دامن سے تبت تک اور اکثر ہندوستان کے پہاڑی اور جھاڑی دار حصّون مین پائے جاتے ہین۔ چنانچہ پرگنہ سرونج علاقہ ٹونک جو سنٹرل انڈیا مین بھوپال کے پاس واقع ہے اور جہان پہاڑ کوسون اور ڈانگ ہے بکثرت پائے جاتے ہین۔ مین نے وہان اکثر شکار کیے ہین۔

یہہ اکثر جوڑے کے ساتھہ رہتے ہین۔ اور بعض اوقات چھہ سات کے جھنڈ و نمین بھی

دیکھے جاتے ہین - یہہ بڑی دور دور تک جکر لگاتے ہین اور یہہ امتحان کی ہوئی بات ہے کہ جہان کہین انکے تازہ کہوج دیکہے گئے وہان دوسرے شکار کا نشان نہ ملا یا تو جانور اسکے ڈر کر بہاگ جاتے ہین یا خود یہہ شکار کو بہگا دیتے ہین - یہہ ٹوٹ کر ہے مویشی بہیڑ بکری وغیرہ کو شکار کر لیتے ہین اور یہان تک مبالغہ کیا جاتا ہے کہ شیر بہی ان کے گروہ سے کان دبا تا ہے -

انکے متعلق چند معتبر شکاری جو پرگنہ مذکور کے باشندے ہین ذیل کا چشم دید واقعہ بیان کرتے ہین - کہ ایک مرتبہ ہم شکار کی تلاش مین ایک پہاڑ کے دامن مین پہر رہے تہے کہ ہمارا گذر ایک درخت کے قریب ہوا ہم نے دیکہا کہ درخت کے نیچے سات کتے اگہٹے ہین - اور درخت کے اوپر کسی چیز کو تاک رہے ہین - ہم مین سے ایک شخص نے داؤ کر کے اور قریب کی ایک آڑ پکڑ کر ٹہا کیدار دونالی بندوق کی گولی ایک کتے کے چالیس گز سے رسید کی وہ کتا تو وہین گر گیا اور باقیماندہ بد حواسی سے بہاگے ہم اور آگے بڑہے تو زخمی کتا ہی اوٹہہ کر بہاگتا تہا کہ ایک اور گولی اوسکے لگائی کہ اوس کا کام تمام ہو گیا - جب ہم درخت کے اور بہی قریب بڑہے اور ابہی ہم تقریبًا دس گز کے فاصلہ پر ہونگے کہ ہمنے دیکہا یکایک کوئی بہاری جسم کی چیز درخت پر سے دہم سے نیچے کودی اور کتون کے جانیکے خلاف سمت بے تحاشا بہاگی -

جب ہماری نظرین جمین اور ہمنے غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہہ تیندوہ تہا - اور کتون کے خوف سے درخت پر چڑہا ہوا تہا اس کا پیچہا کیئے ہوئے تہے -

تیندوہ کے اچانک دہم سے کودنے سے شکاری نہایت خوفزدہ ہو کر چونک پڑا تہا اور متعجب کہڑا رہگیا - جب انکے بچے چہوٹے ہوتے ہین تو اکثر دیکہا گیا کہ انکا مارا ہوا شکار بچون کے قریب ملا ہے - اس سے اندازہ یہہ ہوتا ہے کہ یہہ شکار کو بچون کے پاس گہیر لاتے ہین اور یہان اکہر پہاڑتے ہین -

بہیڑیا - گیدڑون سے کچہہ اونچے ہوتے ہین انکی جسمانی ترکیب بہیریون سے بہت ملتی ہے - انکا رنگ کچہہ سرخی مائل ہوتا ہے اور بعض کا رنگ خفیفسا سفید یا ہوتا ہے -

نوجوان پٹھون کا رنگ سرخی اور زردی مائل ہوتا ہے - بال نرم اور ڈیڑھ انچہ لمبے ہوتے ہین۔ لیکن زیادہ گھنے نہین ہوتے دُم لومڑی کی طرح ہوتی ہے -

پرگنہ سرونج ہی مین ایک مرتبہ مین پہاڑی جنگل مین پہر رہا تہا ایک جگہہ کتّون کے مین نے تازہ کہوج دیکہے اب مجہے شکار ملنے کی کوئی اُمید نہین رہی اور مایوس ہوکر واپس اپنی جگہہ لوٹنا چاہا اس لئے کہ بارہا مجہے اس قسم کا تجربہ ہوچکا تہا - واپس لوٹتے وقت اتفاق سے میرا گذر ایک جگہہ ہوا یکایک میرے سامنے دوسری طرف سے ایک کتّے کا جوڑا آتا ہوا دکہائی دیا مین شکار نہ ملنے سے نہایت بدل ہو رہا تہا اور شکار نہ ملنے کی وجہہ کمبخت یہہ ہی کتّے تہی اس لئے مین اُنسے سخت جلا ہوا تہا - انہین دیکہتے ہی نہایت خاموشی سے ایک آڑ پکڑکر بیٹھ گیا جوڑا مجہسے ۸۰ گز کے فاصلہ سے گذر کر جانے لگا مین نے ۵۰۰ بور رائیفل کو سنبہال کر ایک سیٹی دی وہ یکایک کہڑے ہوکر دیکہنے لگے مین نے اوّل نر کے جو بڑے ہونے کی وجہ سے پہچانا جاتا تہا گولی لگائی - اوسکے دونون پہر ٹوٹ گئے اور وہ گر گیا - لیکن برابر اوٹہنے کا ارادہ کئے جا رہا تہا - مادہ چند قدم بہاگ کر پہر لوٹی - اور اپنے نر کو تڑپتا ہوا دیکہنے لگی - مین نے اسکے بہی گولی لگائی اسکی آنتین نکل گئین اوسنے اپنے منہ سے آنتین کہینچکر باہر پہینک دین اور بہاگنا شروع کیا - لیکن آگے چلکر باقیماندہ آنتین اور نکل پڑین اور پہر اوسی آنتین نکلنے مین مشغول ہونا پڑا اتنے مین مین نے ایک اور گولی لگائی جس سے ڈھڈ کی ہڈی کمر تک ٹوٹ گئی اور اب وہ بالکل بیکار ہوگئی تہی - مگر ایسی سخت جان تہی کہ مجہے ایک ریوالور کی گولی اور سر مین لگانا پڑی - ایکمرتبہ مین پانی پر ملے مین بیٹہا ہوا تہا کہ چار کتّے پانی پینے آئے اور آکر پانی پینے لگے -

دو کتّے بالکل ملے ہوئے پانی پی رہے تہے میرے پاس اسوقت آٹہہ بور گن تہی جسمین ایل جی - شاٹ بہرا ہوا تہا - مجہسے تقریبًا بیس گز کا فاصلہ ہوگا - مین نے دونون کے سر ملا کر کل دبائی - ایک کتّے کے تین دانے سر مین لگے اور وہ اوسی جگہہ رہگیا - دوسرے کے ایک دانہ گردن مین اور تین پہر پر لگے تہے وہ ۷۰ گز بہاگ سکے گر کر مر گیا -

بہیڑیا

یہہ ہندوستان مین قریب قریب تمام جگہہ پایا جاتا ہے ۔ خشک کہلے ہوئے حصون کو جہاڑی کم ہو اور نیلے ڈرّے زیادہ ہون پسند کرتا ہے ۔ اسکا رنگ سُرخی اور بہورے پن مائل ہوتا ہی اور کسیقدر سیاہی مائل بہی ہوتا ہے ۔

جسمی حیثیت سے یہہ بڑا ہوتا ہے جبہاڑے لمبے اور نہایت قوّت دار آنکہین کسیقدر اندر بیٹہی ہوئی اور ٹمٹماتی ہوئین ۔

یہہ زیادہ تر جوڑے سے رہتا ہے اور اکثر چہہ چہہ سات سات بہی اکٹہے ہو جاتے ہین ۔ اسوقت یہہ بڑے خوفناک ہوتے ہین اور مین نے دیکہا ہے کہ ہرنون کو شکاری کی طرح ہوَل کرکے پکڑتے ہین ۔ بہیڑ اور بکریون کے جانی دشمن ہین یہہ میرا چشم دید واقعہ ہے کہ ایکمرتبہ ایک جوڑے نے ایک بکری کو پکڑا ایک نے ایک طرف سے اور دوسرے نے دوسری طرف سے کہینچا ۔ یہان تک کہ بکری کے دو ٹکڑے ہوگئے ۔ اور ایک ایک جانب لیگیا اور دوسرا دوسری جانب ۔

ایک مرتبہ ایک بہیڑیا بکری کی کمر پکڑکر اوٹہاکر لیچلا ۔ گڈریون نے اوسکا تعاقب کیا تہوڑی دور پر بکری نیجہان پڑی ملی جو چند سیکنڈ بعد مرگئی دیکہا تو جو حصّہ بہیڑیے کے منہ مین تہا معہ ہڈی اور گوشت کٹکر اوسکے منہ مین چلا گیا ۔ اور باقی حصّہ گرگیا ۔

بعض جگہہ یہہ آدمیون پر بہی لگے ہوتے ہین اور عورتون بچّون کو مارتے اور تنگ کرتے ہین چنانچہ بیس برس پہلے کا ۔ ایک واقعہ مجہے یاد ہے ۔ اُس وقت میری عمر کم تہی اور میرے شکار کا ہی اوائل تہا شاید مجہے شکار کہیلتے تین سال گذرے ہونگے ۔ جب مین اپنے ایک گانون مین پہونچا تو مجہے معلوم ہوا کہ ایک کسان کے لڑکے کو جسکی عمر نو سال کی تہی پکڑ لیا اور اوس کا پیٹ پہاڑکر کچہہ ہی کہانے پایا تہا کہ آدمی اکٹہے ہوکر دوڑ پڑے اور اوسے چہوڑا لائے ۔ لیکن بچّے کا کام تمام ہوگیا ۔ اُسوقت بہیڑیون کا بڑا زور تہا ۔ اور اکثر اس قسم کے واقعات سُننے مین آتے رہتے تہے ۔ اون بہیڑیون مین سے اوس زمانہ مین بمشکل دو

مارے گئے باقی کے کہین اور چلے گئے ۔
مین نے اکثر بہیڑیے مارے ہین اور مین نے اندازہ کیا ہے کہ بہیڑیا اپنے بوتہ سے زیادہ مضبوط اور سخت جانور ہوتا ہے اگر دل کے قریب یا سر مین گولی نہ لگے تو یہہ ضرور گولی کہاکر چلا جاتا ہے ۔

خرگوش یا سسّا

خرگوش نہایت عام جانور ہے کہ ہر مبتدی سے مبتدی شکاری بہی اسے اکثر شکار کر چکا ہوگا ۔ اس لئے اسکے متعلق زیادہ تفصیلی حالات لکہنے کی چندان ضرورت نہین ہے موسم گرما مین اسکا گوشت لذیذ ہوتا ہے اور اسی موسم مین یہہ کثرت سے بہی پائے جاتے ہین ۔ چونکہ اس زمانہ مین جہاڑی وغیرہ خشک ہوتی ہے اور زراعت نہین ہوتی اس لئے اسے دوڑنے اور چہپنے مین بڑی آسانی ملتی ہے ۔ دوپہر کو یہہ خشک جہاڑون مین چہپے بیٹہے رہتے ہین اور جب کئی شکاری ملکر اور ایک لائن باندہکر چلتے ہین تو اکثر یہہ سامنے سے اٹہکر بہاگتے ہین اور بڑی آسانی سے نمبر چہہ چہرہ سے شکار کرلئے جاتے ہین ۔ اگر اسکے چارون طرف پہرنا شروع کیا جائے تو یہہ دبک جاتا ہے اور پہر جسقدر چاہو قریب سے بندوق لگانیکا موقع ملسکتا ہے ۔
اونٹ پر سے اسکا شکار خوب کہیلا جاتا ہے اسلئے کہ جہان کہین بہی بہاگ کر چہپتا ہے اوپر سے دیکہہ لیا جاتا ہے ۔ اور پہر اونٹ سے ایک چکر لگاکر بڑی آسانی سے مار لیا جاتا ہے اکثر راجپوت لوگ اسی صورت سے شکار کہیلتے ہین ۔
رات کے وقت جب پانی یا کہیتون پر ہرنون کے واسطے بیٹہتے ہین تو یہہ بکثرت آتے ہین اگر صرف انکو ہی شکار کرنا مقصود ہو تو بندوق سے شکار کرنا چاہیے ۔ اور اگر ہرنون کا بہی شکار کرنا منظور ہو تو بی ۔ ایس ۔ اے نمبر (۲) ہوائی رائیفل سے انکو شکار کرنا چاہئے تاکہ آواز نہو اور ہرن نہ چمکین ۔ ہوائی رائیفل سے یہہ بخاموشی مار لئے جاسکتے ہین ۔ اگر ہرن آئین تو بڑی بندوق لگائین ۔

گرمی کے علاوہ اور موسم مین اس کا گوشت لذیذ نہین ہوتا اور گرمی مین یہہ تیار ہی ہوتا ہے۔
رگس اسپفل یا سیلون ۲۲ بور اس کے لیے نہایت موزون ہین - یہہ مارے مین ہرن کی
طرح ہوشیاری سے شکاری کو نہین دیکہہ سکتا -

چکارہ یا چھنکلا

یہہ ہندوستان کے چہوٹے ہرنون مین ایک عام ہرن ہے اس کا رنگ سرخی
مائل ہوتا ہے - قد مین نہایت خوبصورت ہوتا ہے اسکی سیاہ بڑی آنکہین خوبصورتی
مین ضرب المثل ہین یہہ چلتے وقت ہمیشہ اپنی سیاہ پانچ انچی دُم ہلاتا چلتا ہے ٹانگین
نہایت پتلی اور خوبصورت ہوتی ہین - سینگ نر کے دس سے پندرہ انچہ تک لمبے ہوتے ہین
۱½ ۲ انچہہ کی اوپر کی نوکین تو صاف ہوتی ہین باقی اور تمام سینگون پر گنڈے پڑے ہوتے
ہین نر کا رنگ سر سے پیر تک سیاہ ہوتا ہے - مادہ یا چکاری نر سے کسیقدر چہوٹی ہوتی
ہے اس کے سینگ تقریبًا ۵ - انچہہ ہوتے ہین اور بہت کم گنڈے ہوتے ہین - زیادہ
تر سیدہے ہوتے ہین لیکن بعض بعض خمیدہ بہی ہوتے ہین -

یہہ جانور ہندوستان کے پہاڑی خشک ٹیلون اور ردّون مین رہتے ہین صاف
میدانون مین یہہ بہت کم پاتے ہین - دہلی سے آگے بڑہکر امروہہ مرادآباد - اور بنگال مین
نہین پائے جاتے - پہاڑی اور ریتیلی حصّون سندھ راجپوتانہ اور شمالی و مغربی پنجاب
مین بکثرت پائے جاتے ہین -

ریتیلے میدانون مین جہان جہڑبیری کی جہاڑی کثرت سے ہو اور جہان زراعت کے
کہیت ہون یہہ نہایت شوق سے رہتے ہین -
چنانچہ زراعت والے گاؤن کے اطراف مین جہان کچہہ امن کی جگہہ ہوتی ہے قریب
ہی نالون وغیرہ مین یہہ بکثرت ملتے ہین -
اس کا شکار گہوڑے بیل بہینسے وغیرہ کی آڑ سے اچہا ہوتا ہے - چنانچہ ہم لوگ بیل یا
تانگہ ہی کی آڑ سے شکار کہیلتے ہین اور جو دیکہنے مین بہت زیادہ چہکے ہوئے ہین تو دور

سے اونکے بھاگنے کے رُخ کا اندازہ کرکے اور مول بیٹھکر بہر تانگہ سے گہیر واتے ہین -
اور جب اچھی طرح نزدیک آجاتے ہین تو ٣- ایس جی سے مار لیتے ہین - بڑے رائفل
ایکسپریس وغیرہ انکے واسطے کسی طرح موزون نہین - اور ٣١٠ بور شارپ شوٹر اور
٣٠٠ بور شیرووڈ سے بہتر کوئی رائفل نہین -

ہرن کالا موڑی

یہہ ہرن ہی چکارہ کی طرح عام طور سے مشہور ہے اور ہندوستان مین قریب قریب
ہر جگہہ پائے جاتے ہین - یہہ زیادہ تر کہلی ہوئی مزروعہ زمینون مین رہتے ہین - جہاڑی
اور پہاڑ وغیرہ ناپسند کرتے ہین -
نر ہرن کالا نہایت خوبصورت ہوتا ہے - یہہ نہایت چمکدار رنگ اور متناسب اعضا سے
نہایت بہلا معلوم ہوتا ہے - یہہ نہایت تیز اور لچکدار چہلانگین بہرنے والا جانور ہے -
اسکی کاندہے تک اونچائی تقریبًا ٣٢ - انچہ ہوتی ہے جب پٹہا ہوتا ہے تو مادہ کے
رنگ کے مشابہہ ہوتا ہے لیکن جون جون پرانا ہوتا ہے اوپر سے سیاہ ہوتا جاتا ہے
گردن کے اوپر سینگون کے بیچ تک پشت کا حصّہ بعض کا مادہ کے رنگ کیطرح اور
بعض کا حنائی رنگ ہوتا ہے باقی تمام کمر سیاہ ہوتی ہے - دُم کے نیچے رانون کا کچہہ
حصّہ سفید ہوتا ہے -
سینگ بڑے بڑے بلدار نہایت خوبصورت ہوتے ہین عمومًا ٢١ - انچہ کے لمبے ہوتے
ہین - مین نے ابتک تقریبًا ٥٠ کالے ہرن مارے ہین صرف دو ہرنون کے سینگ
٢٧ انچہہ کے تہے جنمین سے ایک ہرن کے سینگ ابہی میرے پاس موجود ہین اتنے
بڑے سینگ مین نے آج تک نہین دیکہے -
نر جب جوانی پر آتا ہے تو بہت پیار نگ ہوتا ہے - اور پہر بعد کو کالا ہو جاتا ہے - انکی
ایک قسم گورتا ہے جو بوڑہا ہو کر ہی مادہ کے رنگ کیطرح زردی مائل بہورے رنگ کا
ہوتا ہے -

مادہ زردی مائل بہورے رنگ کی ہوتی ہے اور کمر کے دونوں جانب دو ہلکی بہوری لکیرین ہوتی ہین۔ سینگ نہین ہوتے لیکن ایک شکاری کا بیان ہے کہ اوسنے ایک موٹری ماری تہی اوسکے سینگ بہی تھے مگر نر کیطرح نہ تہے چہوٹے تہے اور دراصل یہہ عجیب بات ہے

یہہ اکٹہے شلوشلو کی ڈارون مین رہتے ہین۔

میدانون مین جہان یہہ ہمیشہ رہتے ہین کالے نر آکہرن یعنی بیٹھنے کی جگہہ بنا لیتے ہین اور وہ زیادہ تر ڈار سے علیحدہ ہوکر اون پر بیٹھے رہتے اور شام کو اوٹھکر زراعت تباہ کرنے مین مشغول ہوجاتے ہین جوست ہوتا ہے وہ موڑیون مین ملجاتا ہے۔

انکی چہلانگین قابل دید ہوتی ہین انپر مول کرنا بڑا اچہا طریقہ ہے۔ اسلئے کہ چکارون کیطرح یہہ جس طرف رخ کرلیتے ہین پہر نہین لوٹتے۔

کہیتون مین انکے کہوج دیکہکر موقع سے مالا تیار کرایا جائے اور بہتر ہے کہ گراب سے شکار کہیلا جائے مین نے ایک ایک فیر مین چار چار تک ہرن مارے ہین گولی کے لئے وہ ہی رائیفلز جو چکارون کے لئے کار آمد ہین انکے لئے بہی موزون ہین۔ مول اور مالے مین چکارے سے چہپنا بمقابلہ اسکے زیادہ مشکل ہے۔

چوسنگا اور بہیڑکی

چوسنگا نر ہوتا ہے اور بہیڑکی اوسکی مادہ ہوتی ہے۔ ہندی مین اسے بیڈلا بہی کہتے ہین یہہ ہندوستان کے مختلف پہاڑی اور گہنے جہاڑی دار حصون مین پائے جاتے سینٹرل انڈیا مین انکی زائد کثرت ہے۔

یہہ نہایت چمکیلا اور دبکیل جانور ہوتا ہے۔ اور اچانک ایسے قریب سے اوٹہکر بہاگتا ہے جہان اسکے ہونے کا گمان ہی نہین ہوتا۔ اور جب بہاگتا ہے تو آڑ پکڑ کر ہرنون مین یہہ سب سے چہوٹی قسم ہے جسامت مین چکارہ کے برابر ہوتا ہے۔ اور مادہ کا قد اس سے بہی چہوٹا ہوتا ہے۔ رنگ سرخ بہورا ہٹ مائل ہوتا ہے۔ اور پرانا ہوکر نر کا رنگ پشت پر سے ہلکا سیاہی مائل ہوجاتا ہے۔ اگر فاصلے سے دیکہا جائے

تو نیچے پیٹ پر سے بہورا اور ٹانگین گنڈیدار سی ہوتی ہین یہہ گنڈے کچہہ سفیدی
اور نیلاہٹ لئے ہوئے ہوتے ہین - بال بڑے ہوتے ہین اور نر کے چکارہ سے
کسیقدر موٹے ہوتے ہین - کہریان پتلی اور لمبی ہوتی ہین - اور یہہ کہریون کی نوکون
کے بل چلتا ہے -
نر کے چار سینگ ہوتے ہین دو چہوٹے آنکہون کی سیدہ مین اور دو بڑے
جس جگہہ عام طور سے سینگ ہوتے ہین - اوپر کے سینگ زیادہ سے زیادہ ۴ یا ۵
انچہ لمبے سیدہے اور صاف ہوتے ہین نیز گادُم ہوتے ہین - نیچے کے چہوٹے ڈیڑھ
انچہ سے زائد لمبے نہین ہوتے اور یہہ بہت بعد مین نکلتے ہین جب یہہ پورے طور
سے جوان ہوجاتا ہے دم سیاہ رنگ کے ہرنگ ہوتی ہے -
بڑی گہانس یا جہاڑی مین یہہ خرگوش کیطرح دبکا رہتا ہے اور بہت کم چلتا پہرتا ہے
چونکہ یہہ ایکدم شکاری کے پیرون مین نکلکر بہاگتا اور آڑ پکڑتا ہوا نکلتا ہے اسلئے
یہہ بندوق کی زد پر بہت کم آتا ہے -
علاقہ جہالاواڑ مین ۱۵ جون ۱۹۴۱ع کو ۳ بجے عصر کے مین کالی سندہ ندی پر چتیلون
کی لئے بیٹھنے کو جارہا تہا - میرے کیمپ سے ندی کا فاصلہ تقریبًا ۵۰۰ گز ہوگا راستہ مین میرے
دیکہا کہ ایک نر اور تین بہیڑکیان گہانس مین سے نکل کر پانی کے کنارہ کنارہ جارہے
ہین - میرے ہاتہہ مین ۴۰۰/۳۲ رائیفل تہا اور وہ مجہسے ۱۲۵ گز پر تہے مین نے
نر کے گولی لگائی اور وہ اوچہل کر گرا تینون مادہ کود کر اور تہوڑی دور جاکر دیکہنے لگین
مین نے ایک مادہ پر بہی فیر کیا وہ بہی گر گئی - اور پہر دوسری پر اور اتفاق سے
وہ بہی رہگئی اب صرف ایک باقی رہگئی تہی اور وہ ۲۰۰ گز پر جاکر کہڑی ہوکر دیکہنے لگی
مین نے اوسپر بہی فیر کیا لیکن گولی ذرا مس ہوگئی اور وہ بہاگ گئی - مین نے فرصت
پاکر تینون کو ذبح کرلیا -
پرگنہ سرونج مین یہہ بکثرت پائے جاتے ہین - مین نے صرف ایک مرتبہ کے شکار مین
۲۵ مارے تہے - اس کا گوشت عمدہ اور لذیذ ہوتا ہے - اس سے بہتر کسی ہرن کا

گوشت نہین ہوتا۔
چکارہ کی طرح یہہ اکہر بناتا ہے اور پابندی کے ساتہہ وہان جاکر مینگنی اور پیشاب کرتا ہے۔ ہانکے مین یہہ اکثر نکل آتا ہے۔ اور شکاری چاہے تو مار سکتا ہے۔

چیتل

یہہ ہندوستان کے مختلف حصون حمالیہ کے دامن راجپوتانہ اور اکثر جگہہ بکثرت پائے جاتے ہین خصوصًا راجپوتانہ مین دیسی ریاستون کی رکہتون کوٹہ بوندی جہالاور مین انکی بڑی افراط ہے۔

یہہ چہوٹی جہاڑی کی پہاڑیون کے دامنون مین خصوصًا دریا کے قریب رہنا بہت پسند کرتا ہے۔ نر جوان ہوتا ہے اوسکا رنگ سرخی اور زردی مائل لاکہا سا ہوتا ہے اور ایک گہری لاکہی پٹی کمر پر ہوتی ہے نیچے کا حصہ پورا سفید اور تمام جسم پر سفید و خوبصورت گل کسیقدر قوس نما خطون مین پڑے ہوتے ہین۔ دم لمبی بالون دار سامر جیسی ہوتی ہے اور نیچے سے سفید ہوتی ہے۔ بعض نر کے سینگ اوسکی جسمانی حیثیت سے ہی بڑے ہوتے ہین۔ اور دونون برابر اور یکسان ہوتے ہین اور ہر ایک سینگ مین تین تین شاخین ہوتی ہین۔
اسکے سینگ جہاڑنے کا کوئی خاص موسم نہین ہے چونکہ ایک ہی وقت مین مین نے تین چیتل مارے اونمین سے ایک بہت بڑا نر بغیر سینگون کا تہا دوسرے کے بہت بڑے سینگ تہے اور اونپر مخمل کیطرح روئین تہے اور بار یک کہال تہی کہ ذرا سی خراش سے خون نکل آیا تہا۔ لیکن اندر سختی تہی۔
تیسرا پورے سینگ لگتا تہا اور اسکے سینگ اصلی سینگون کیطرح تہے جیسے عام طور سے چیتلون کے ہوا کرتے ہین۔ سبب یہہ سمجہہ مین آتا ہے کہ جیسے انکی پیدائش کا خاص موسم نہین اسیطرح انکے سینگ جہاڑنے کا بہی موسم نہین بلکہ جب اپنی خاص عمر پر پہونچتے ہین سینگ جہاڑتے ہین مادہ نر سے چہوٹی اور کالے ہرن سے کسیقدر

بڑی ہوتی ہے۔

یہہ پہاڑون پر کم چڑھتا ہے۔ اور رہتا بھی کم ہے۔ چھوٹی چھوٹی پہاڑیون پر جہان پہٹی ہوئی جہاڑی ہوتی ہے اور جہان نلے اور ڈرّے وغیرہ جہاڑی سے ڈھکے ہوتے وہان یہہ بڑی خوشی سے رہتے ہین اور ایسی ہی جگہہ پائے بہی جاتے ہین ۔

دوپہر کو یہہ سایہ مین رہتے ہین اور جب بہگائے جاتے ہین تو بہت چوری سے چہپکر جہاڑی ہی جہاڑی مین نکلکر بہاگتے ہین ۔ یہہ سینگون کو کمر پر رکہکر اور گردن لمبی کرکے اور سر نیچے جہکا کر بڑی خوبصورتی سے بہاگتے ہین ۔

ایک تو اس کا آدمی سے اڑ پکر کہا گنا دوسرے چونکہ اس کا رنگ جہاڑی کے رنگ مین ملجاتا ہے۔ اس لیے اکثر اوقات بندوق لگانا تو کجا اسے دیکہنا بہی مشکل ہوتا ہے ۔ مین نے انہین ۲۰ تک کی تعداد مین ایک ڈار مین دیکہا ہے ۔ بڑی ڈار مین پانچ چہہ نر بہی ہوتے ہین اور چہوٹی ڈار مین ایک دو ۔

مین جب کبہی رات کو پانی پر انکے اور شیر تیندوہ وغیرہ کے لئے ناری پر بیٹہا ہون تو مغرب ہی سے انکی آواز سنتا رہا ہون ۔ جب یہہ کوئی درندہ دیکہہ پاتے ہین تو ایک بار یک آواز "کو" "کو" کا لگاتے ہین جو پہاڑ مین گونج کر ایک خاص کیفیت دلمین پیدا کرتا ہے جس کے لطف سے شکاری ہی کا دل واقف ہو سکتا ہے ۔

گذشتہ جون ۱۵ء مین مین ایک نیچے تیروں کا مالا تیار کر کے پانی پر بیٹہا اور دوسرے مالے مین میری ایک ساتھی سید صاحب جو شکار کے بڑے شوقین تہے بیٹہے ۔ اتفاق سے انکے مالے پر ایک شیر آگیا اوسنے نہایت اطمینان سے آکر پانی پینا شروع کیا ۔ شیر کا سید صاحب سے صرف بیس گز کا فاصلہ تہا اونکے پاس چار بور کی نالی بندوق تہی اور اونکے ہاتہہ پہ بیا چڑھی ہوئی تہی اگر وہ اوسان قایم رکہکر اطمینان سے بندوق لگاتے تو اوسے ضرور مار لیتے ۔ لیکن گہبرا گئے اور ایک ناتجربہ کار لڑکا جو انکے ساتہہ مالے مین بیٹہا ہوا تہا اور بہی زیادہ گہبرا گیا ۔ گہبراہٹ مین انکے کسمسانے کی وجہہ سے شیر کو علم ہو گیا تہا یا واللہ اعلم کیا بات تہی بہرحال شیر مالے کے اور بہی قریب آگیا اور صرف دو تین گز پر اکر کہڑے ہو کر بیٹہے

زور سے دہاڑ ا پہر اوسجگہہ پچیس گز پر جاکر دوبارہ دہاڑا - سید صاحب کی مارے ڈر کے بری حالت تہی اور لڑکے بیچارہ کا تو دم ہی نہ نکلا - دونون نہایت خوف زدہ تہے آخر خدا خدا کر کے شیر ٹلا شیر کے جاتے ہی دونون آدمی مالے سے اوٹہکر کیمپ کیطرف بہاگے اور کیمپ مین آگئے -

شیر دو روز سے میرے مالے کے سامنے پانی پیتا تہا اسلئے کہ اوسکے کہوجون سے پتہ چلتا تہا - لیکن قاعدہ ہے کہ نئے آدمی کے سامنے شکار زیادہ آتا ہے - چنانچہ اوس روز میرے مالہ پر نہین آیا اور سید صاحب کے مالے پر گیا - ایک مرتبہ مجہسے ۱۰۰ گز کے فاصلہ سے بولا تہا لیکن مین یہہ سمجہا کہ ۴۰۰ گز پر ہے -

مجہے کیا علم تہا کہ سید صاحب مالے سے اوٹہکر چلے ہین رات کے دو بجے مین اپنے مالے سے اوٹہکر اونہین اوٹہانیکے لئے اونکے مالے پر آرہا تہا کہ ایک بڑا ریچہہ میری نظر پڑا وہ اونکے مالے کے سامنے پانی پی رہا تہا - مجہے تعجب ہوا اور مین سنبہل کر بیٹہہ گیا مجہے میدان مین دیکہکر غالبًا اپنا شبہہ مٹانیکے لئے وہ میری طرف بڑہا - لیکن میری بندوق کی جہلک دیکہکر اور ایک آواز نکالکر وہ فورًا بڑی تیزی سے واپس لوٹکر بہاگ گیا سید صاحب کے مالے سے اوٹہکر چلے جانے کا مجہے افسوس ہوا مجبورًا مین بہی کیمپ مین واپس آگیا اور سید صاحب سے شیر کی تمام سرگذشت سُنی -

چیتل سردی کے موسم مین صبح دن نکلتے نکلتے پانی پی جاتے ہین - اور گرمی کے موسم مین ۳ بجے سے شام تک پانی پیتے ہین سید صاحب کے واقعہ کے دوسرے روز مین اوسی ندی پر تین بجے سے آبیٹہا - مین اس کنارہ بیٹہا تہا اور چیتل دوسرے کنارہ پر ۱۵۰ گز پر پانی پیتے تہے - مین نے شام تک چہانٹ چہانٹ کر بڑے بڑے سینگون کے پانچ چیتل اپنے ہمرلیس ۲۸۰ بور رائیفل سے مارلئے -

تیسرے روز شام کے قریب مین اپنے کیمپ سے ندی پر جارہا تہا کہ راستہ مین چیتلون کی ایک ڈار مجہے ملگئی مین نے اونمین سے سات چیتل ۴۰۰/۳۲ رائیفل سے مارے اونمین ایک نر چیتل اسقدر موٹے اور بڑے سینگو نکا تہا کہ مین نے اب تک تقریبًا ڈیڑہ سو چیتل

مارے ہین لیکن ایسے بڑے سینگون کا کبھی نہین دیکھا تہا وہ سینگ اب تک میرے
پاس موجود ہین ۔ غرض چار روز مین جو وہان شکار ہوا اوسکی تفصیل ذیل مین درج کی
جاتی ہے ۔

چیتل ۲ ۔ چھوٹے سینگون کے سامر ۳ ۔ زبردست نیل ۱۲ ۔ ہرکیان جنمین ایک نر تہا ۳ ۔
ریچھہ ۔ تیندوے ۔

یہہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جب چیتلون کو پیدل تلاش کیا جائے تو بڑی ہوشیاری
عمل مین لائی جائے ۔ ہمیشہ ہاتھہ مین زبردست رائیفل رکھنا چاہیے چونکہ اکثر جس جگہ
یہہ ہوتے ہین وہان درندے ضرور ہوتے ہین ۔ اور اکثر کسی درندہ سے مڈبھیڑ ہو
جاتی ہے ۔

چنانچہ ایک مرتبہ ایک بڑے قطعہ مین جو ندی کے بیچ مین ڈیڑھ سو گز چوڑا اور دو سو گز
لمبا واقع تہا اور جہان لمبی اور گھنی گھانس تھی مین نے چالیس آدمیون سے ہانکا دلوایا
مین نکلنے کی جگہہ ۲۸۰ بور ہیمرلیس لیکر کھڑا ہو گیا ۔ چند آدمی زور سے چلائے کہ آتا ہے
لیکن مجھے کوئی جانور کچھہ عرصہ تک نہ دیکھا تو مین سمجھہ گیا کہ یہہ ترکیب درندہ کی ہے
اور اب صاف میدان مین کھڑا ہونا ٹھیک نہین ۔

چنانچہ مین ایک بڑے سے جہاڑ کی آڑ لیکر اور ایک گھٹنا ٹیک کر تیار بیٹھہ گیا ۔ دو منٹ کے
بعد ایک خفیف سی آہٹ ہوئی لیکن ذرا دیر کے بعد موقوف ہو گئی جس سے مجھے درندہ
ہونے کا اور بھی یقین ہو گیا ۔ کچھہ دیر بعد مین نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا تیندوہ مجھسے
چالیس گز پر جس جگہہ کو کہ مین ابھی چھوڑ کر آیا تہا کھڑا ہو کر میری طرف غور سے دیکھنے لگا
اس عرصہ مین مین اپنا رائیفل بخوبی ملا چکا تہا ۔ مین نے بڑے اطمینان سے کل دبائی
گردن کی جڑ مین گولی لگی اور ایسی موثر کہ وہ صرف تھوڑی دیر تک دُم ہلا کر مر گیا ۔

جس جگہہ لنگور درختون پر چڑھکر تیندو موتے وغیرہ کہاتے ہین وہان چیتل درختون
کے نیچے پہنچ جاتے ہین اور جسقدر پہل اونسے نیچے گرتے ہین انکے حصہ مین آتے
ہین ۔ چنانچہ ایک مرتبہ جبکہ پانی پر بیٹھا ہوا تہا مین نے یہہ سیر دیکھی ۔ جب لنگور ایک

درخت سے اتر کر دوسرے درخت پر چڑھتے تھے تو یہ بھی فوراً بھاگ کر اوسی درخت کے نیچے آ
کھڑے ہوتے تھے اور لنگوروں سے بالکل نہیں ڈرتے تھے یہاں تک کہ بعض لنگور
چیتل کے تھپڑ بھی مار دیتا تھا تو یہہ کان دبا کر دوسری جگہہ کو دیکھ کھڑا ہو جاتا تھا -
جہاں یہ ہوتے ہیں وہاں ہانکے میں شیر وغیرہ سے پہلے بکثرت نکلتے ہیں - پرگنہ
سرونج میں انکی نہایت کثرت اور وہاں میں نے بہت زیادہ شکار کئے ہیں اس لئے
کہ مجھے اس جانور کا شکار کرنا دل سے پسند ہے اور میں بڑے شوق سے اسکا
شکار کھیلتا ہوں -

پارہ یا ہاگ ڈیر

یہہ ایک ہرن کی قسم ہے جیسے چھوٹا سام کہنا چاہئے - یہہ اسقدر گھانس میں چھپا
ہوا رہتا ہے کہ ہرن کیطرح اسپر داؤ گھات کرنا نہایت دشوار ہوتا ہے - اکثر شکاری اسکے
نہایت قریب سے ہو کر گذر جاتے ہیں اور یہہ بالکل خاموش چھپا ہوا کھڑا رہتا ہے اور
نہیں بھاگتا اور جب بھاگتا ہے تو نہایت قریب سے نکلکر اور ایسی اڑ پکڑ کر کہ بندوق لگانا
سخت مشکل ہوتا ہے -
یہہ ترائی جنگلوں اور ہندوستان کے مختلف حصوں میں پائے جاتے ہیں راجپوتانہ
میں بالکل نہیں پائے جاتے یو پی میں گنگا اور جمنا کے کناروں پر جہاں گھانس اور
میدان ہیں بکثرت پائے جاتے ہیں -
جب اسکے چوٹ کوئی لگ جاتی ہے اور آدمی اسے پکڑ لینے کا ارادہ کرتا ہے تو یہہ چیں
چیں " آواز نکال کر بُری طرح چیختا ہے -
نر کسیقدر نر چیتل سے ملتا ہے لیکن اسقدر خوبصورت نہیں ہوتا - نر کے سینگ
بالکل چیتل جیسے ہوتے ہیں مادہ کے سینگ نہیں ہوتے - موٹا لمبا جسم ہوتا ہے
اور ٹانگیں چھوٹی ہوتی ہیں - یہہ بڑی موڈی کے قریب برابر ہوتا ہے
لیکن جسم میں کچھہ بھاری ہوتا ہے -

یہہ سور کیطرح لمبی دوڑ بہاگتا ہے ہرن کیطرح چہلانگین بہرتا ہوا نہین بہاگتا - اور جب اسپر بار پڑتا ہے تو لمبی گردن کرکے اور سر جہکا کر چہپتا ہوا بہاگتا ہے -

اس کا رنگ کتہئی ہوتا ہے اور جسم پر بال سامر کیطرح ہوتے ہین - بلحاظ قد کے اسکے سینگ چیتل سے چہوٹے ہوتے لیکن شاندار ہوتے ہین اور چیتل کیطرح یہہ بہی سینگ جہاڑتا ہے -

یہہ گہنی جہاڑی کو بہت پسند کرتا ہے - یا کچہہ کہلے میدان کو جسمین گہانس زائد ہو اور جہاڑی بچہی ہوئی ہو - یہہ اکثر سورون کی جگہہ پانی کے قریب جنگلون مین رہتے ہین اور تری جہان گہانس بڑی ہو ضرور ملتے ہین - جب ہاتہیون کی لائن باندہکر شیر یا تیندوہ وغیرہ کیلئے ہانکا دیا جاتا ہے تو ہرد گہانس وغیرہ مین یہہ بہت زیادہ نکلتے ہین اگر بہاگتون پر گولی رگائی گولی ہمیشہ اونچے ہو جاتی ہے - اور یہہ ہی وجہ ہے کہ اکثر انپر گولی خطا کر جاتی ہے - شکاری کو اس بات کا ضرور خیال رکہنا چاہئے اور خوب اندازہ کرکے گولی رگانا چاہئے - اگر یہہ گہانس مین چہپا ہو تو قریب دو فٹ نیچے لگانا چاہئے باقی جیسا موقع ہو - بہرحال اسپر گولی لگانیکے مواقع مثپہ شناخت کئے والے ہین یعنی جلدی فیر کرنیکے -

نیل گائے یا روج

یہہ ہندوستان مین بڑے ہرنون مین نہایت مشہور عام جانورون مین سے ہین زیادہ تر کم جہاڑی دار جنگلون اور میدانون مین پائے جاتے ہین قریب قریب ہندوستان کے تمام حصون مین ملتے ہین خصوصاً راجپوتانہ کی دیسی ریاستون مین یہہ پلے ہوئے جانورون کی طرح محفوظ رکہے جاتے ہین - سنٹرل پراونسیز پنجاب یو پی مین انکی نہایت کثرت ہے - نر یعنی نیل جون جون پرانا ہوتا جاتا ہے نیلا ہوتا جاتا ہے - یہان تک کہ جب بہت پرانا ہوتا ہے تو سیاہی مائل نیلا ہوتا ہے اور پاؤن تک سیاہ ہو جاتے ہین جنپر سفید گنڈے پڑے ہوتے ہین - اگلا حصہ

کسیقدر اونچا ہوتا ہے ۔ دُم گائے کی طرح ہوتی ہے نیچے گچھا ہوتا ہے اور چھوٹے
پچھلے پاؤن کی کوچ تک پہونچتی ہے ۔ گلے پر سفید اور سفیدی کے نیچے سے سیاہ بالونکی
ایک ڈاڑھی لٹکی رہتی ہے ۔ پکھنڈ ہے سے گردن تک ایال سی ہوتی ہے ۔ سینگ
گاؤ دُم پیشانی پر ہوتے ہین کچھہ سیدہے اور آگے سے نوکین خمیدہ ۱۹ انچہہ سے
زیادہ لمبی نہین ہوتے مادہ کا رنگ سُرخی مائل شُتری ہوتا ہے ۔ اور سینگ نہین
ہوتے لیکن مین نے ایک مرتبہ رو جڑی شکار کی تہی جسکے پانچ انچہ کے سینگ تہے
مین یہہ سمجہا تہا کہ نر ہے اسلئے کہ رنگ بہی نیلاہٹ مائل تھا ۔ لیکن دراصل پرانی
مادہ تہی ۔
یہہ بڑے بڑے درختون اور زائد گہانس کے جنگل مین رہنا پسند کرتا ہے ۔ ڈہاک کے
جنگل مین بہی بہت رہتا ہے ۔ یہہ زراعت کے سخت دشمن ہین ۔ چار پانچ سے
لگا بیس بیس تک اکٹھے رہتے ہین ۔ لیکن مین نے ۸۰ و ۹۰ تک کی ڈارین دیکھی
ہین ۔ اون بیڑون مین جہان پلاؤ جانورون کیطرح رکہے جاتے اور جہان انپر بندوق
بہت کم چلتی ہے ایسی تعداد مین دیکھے جاتے ہین ۔
لیکن جہان بندوقین چلتی رہتی ہین وہان یہہ کم تعداد مین ہوتے ہین اور اسقدر
چھکیلے اور بہاگنے والے ہوتے ہین کہ ایسے بہدے جانور پر بعض اوقات ڈار بیرہی
دائر کرنا مشکل ہوتا ہے ۔ فوراً شکاری کو دیکہہ لیتے ہین ۔ یہہ نہ سمجہہ لینا چاہیے کہ یہہ
آسانی سے مارے جاسکتے ہین البتہ یہہ بات ضرور ہے کہ جسجگہ یہہ رہتے ہین
تلاش کرنے سے جلد ملجاتے ہین ۔
یہہ نہایت مضبوط جانور ہوتا ہے خصوصاً پُرانا نیل تو نہایت ہی مضبوط ہوتا ہے
میرے نزدیک مضبوطی مین یہہ ارنے بہینسے سے دوسرے درجہ پر ہے ۔ اور در حقیقت
مین اسے راجپوتانہ کا ارنہ بہینسا ہی سمجہتا ہون ۔
یہہ نہایت سمجہدار اور ہرن کیطرح سے دور سے بُو لینے والا جانور نہین ہے ۔ ابتدا
مین جب مین نے شکار کہیلنا شروع کیا تو مجھے انکے مارنے کا بڑا شوق تہا اور مین انکا

زیادہ شکار کہیلا کرتا تہا۔

چنانچہ ابتک مین نے ۷۴ جانور مارے ہین لیکن اب انکا شکار کرنا بہت کم کردیا ہے شاذونادر دوستون کے سخت اصرار پر انکا شکار کھیل لیتا ہون۔ یا جب کسی رائیفل کی جانچ کرنا منظور ہوتی ہے۔

راجپوتانہ مین تمام جنگلی جانورون مین پرانے نیل سے مضبوط جانور نہین کیسا ہی زوردار رائیفل ہو لیکن گولی بیجگہہ پڑجائے تو یہہ ضرور بہاگ جاتا ہے اور ہمیشہ دوسری گولی لگانیکی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض موقعہ پر ۲۔۳ گولیان پیٹ یا پسلیون پر کہاکر بہاگ گیا۔ دور تک خون کے کہوج ملے لیکن وہ نہین ملا۔ دوسرے روز چار میل پر مردہ ملا

چنانچہ ایک مرتبہ جبکہ مین چیتلونکی تلاش مین جارہا تہا یکایک ایک بڑا نر اور اوسکی ساتہہ چار مادہ نظر پڑے۔ یہہ دیکہتے ہی بہاگے مین نے نیل پر فیر کیا گولی پسلیون پر کمر سے ذرا نیچے بغل پہ ہوتی ہوئی لگی کمر پر صدمہ آنے سے گر گیا۔ میرے ساتہہ تین آدمی تہے اسے پکڑکر ذبح کیا تمام نرخرا اور ایک طرف کی رگین کان تک کٹ گئین تہین دوسری طرف اچہی طرح چہری نہ پہری اسلئے اوسکی کروٹ تہی تہوڑی سی کہال اور کچہہ رگین رہگئین۔ ہم یہہ سمجہے کہ ذبح ہوگیا وہ ابہی تک زور کررہا تہا ہمنے چہوڑدیا چہوڑتے ہی وہ خرخر کرتا ہوا ایکدم اوٹہکر تیزی سے بہاگا ہم سمجہے کہ آگے جاکر چند قدم پر گرجائیگا لیکن وہ تو بہاگے چلا گیا خون کے کہوج لینے پر معلوم ہوا کہ خون مشکون کے منہ گرتا ہوا برابر چلا جارہا ہے۔ اور جب کہوج لیتے ہوئے میل بہر تک برابر چلے اور نہین ملا تو ہمین سخت تعجب ہوا۔ اب ہمین مایوسی ہونے لگی تہی۔ اس اثنا مین مین نے دیکہا کہ کچہہ چیلین اور گدہ ایک درخت پر منڈلارہے ہین اسپر خیال ہوا کہ شاید وہان ہو۔ چنانچہ وہان جاکر دیکہا تو ایک درخت کے نیچے جہاڑیون مین بیٹہا ہوا ہے۔ مجہے دیکہکر کان کہڑے کئے جیسے کہ تندرست ہو۔ لیکن نہایت بہیانک صورت تہی۔ تمام گلا کٹا ہوا اور نرخرا لٹکا ہوا مین نے فوراً دوسری گولی گردن پر لگائی۔ تب کہین اوسکا کام تمام ہوا۔ دیکہا تو صرف چار انگل ایک طرف کی کہال اور گوشت رہگیا تہا جسکو فوراً ہی ذبح کیا۔

مجہے اور میرے ساتہی تینون شکاریون کو سخت تعجب تہا۔ ہم مین سے کسی نے بہی ایسا واقعہ عمر بہر تک نہین دیکہا تہا۔ ہمارے ساتہہ اون دیہاتیون کو بہی جو کہوج لگاتے وقت ہمارے شریک ہو گئے تہے تعجب تہا۔

مختصر یہہ کہ یہہ جانور نہایت مضبوط ہوتا ہے۔ اسکی مضبوطی کے متعلق اس قسم کے صدہا واقعات ہین جو بخوف طوالت نظر انداز کئے جاتے ہین۔

ٹانگہ سے وار کیا جاتا ہے تو یہہ خوب زد پہ آجاتا ہے۔ بشرطیکہ ٹانگہ پہیرنیکی جگہہ ہو ورنہ ہرنون کی طرح ولگر رائیفلون سے شکار کرتے ہین۔ یا جیسا موقع ہو۔

سرونج کا ایک عجیب واقعہ یہہ گذرا ہے کہ مین شکار کو جب وہان کے جنگل مین گیا تو ایک نیل میرا زخمی گیا میرے ہمراہ اوسوقت ذیل کے اشخاص تہے۔

پہلے ایک صاحب میرے پڑوسی عظمت اللہ خان عرف نمی خان۔

اور تین اشخاص سرونج کے باشندے۔ ایک عثمان شاہ جمعدار۔ دوسرا اصغر شاہ سوار تیسرا اجمال خان حولدار تہے۔

ہم سب ایک پہاڑی پر چڑہے تو دیکہا کہ ایک بڑا سیاہ ڈہیر سا ہے کسی نے سور بتایا کسی نے پتھر۔ قریب جانے پر معلوم ہوا کہ بڑا نیل بیٹہا ہے اور اپنا منہ دوسری طرف ہمسے آڑ مین اپنی بغل مین موڑے ہوئے رکہہ چہوڑا ہے۔ بیس گز جاکر مین نے کہا ٹہیرو یہہ زخمی معلوم ہوتا ہے دیکہو مین بندوق ملائے تیار ہون تم کہانسو اگر بہاگا تو مین فیر کرکے گرا لونگا۔

چنانچہ سب ملکر کہانسے کہکارے وہ جبر ہوا تب تو مین بیفکر ہو کر اور بندوق ایک ہاتہہ مین لیکر بیفکری سے اوسکے پاس چلا یہہ کہتا ہوا کہ بہئی افسوس ہے یہ وہان کا زخمی یہان آکر مرا۔ سب میرے ساتہہ ساتہہ جب مین نے ٹہوکر مارنیکو پاؤن اوٹہایا یہہ آواز سے کہکر کہ اسکے گولی کہان لگی اور نوٹ اوسکے پیچھے کے شکل سے لگا ہوگا کہ وہ لپکا یک نہایت تیزی سے اوچہلکر کہڑا ہوکر اوٹہا۔

چونکہ مین ایک ٹانگ اوس پر رکہنا چاہتا تہا دوسری پر پورا زور تہا اوسکے اوٹہنے سے کچہہ میرے اوٹہے ہوئے پاؤن پر اوسکی ٹکر لگی کہ مین گر پڑا یا غرض گرنے سے بچا۔

اور پھر اوسکے کہرون سے اوڑ کر میرے لگے۔ بیس گز پر ایک بڑا پہاڑ کا نشیب اور جہاڑی
ہتی ہینے جلدی مین گہوڑا بندوق کا چڑ ہا کر کندے پر رکہا نہ تہا کہ بندوق گڑ بڑی مین
نکل پڑا اونگلی پڑنے سے چل گئی دوسرا فیر کچہہ ملا کر بے انداز نہایت جلدی مین دس گز سے
لگایا دونون خطا ہوئے۔ میرے علاوہ اور سب میرے ہمراہیون نے داہنے بائین میرے
کانون پر سے اپنی بندوقین اوسپر خالی کین۔ اور صرف نہایت خراب آواز فیرون کے
ٹڑ۔ ٹڑ۔ ٹڑ کرکے رہگئے کیسی گولی نے بہا کا لگایا نہ کا نہ ویا سب خطا ہوئین۔ اور ہم سب منہ
تکتے رہگئے اور وہ صحیح سلامت چلا گیا۔ بعد کو مجھے بہت تعجب کے ساتہہ نہایت ہنسی آئی
علی ہذالقیاس سب کو معلوم ہوتا تہا کہ افیون کے کہیت مین دوڑ سے وغیرہ چر کر آیا تہا اور
نشہ مین بیٹھا رہگیا۔

سامر

[illegible] یہہ بڑے ہرنون مین سے قد مین نیل کے برابر ہوتا ہے ناپ مین اندازاً ساڑھے
[illegible] کا ہوتا ہے۔ ہندوستان مین یہہ ہی بڑا مشہور شکار ہے۔ اور تقریباً ہر شکاری
اس سے واقف ہوتا ہے۔ یہہ ترائی کے میدان ہمالیہ کے دامن سینٹرل پراونسیز
اور آسام کے جنگلون مین بہت پائے جاتے ہین۔ اور راجپوتانہ مین بہت سی ریاستون
کی رکہتون مین بکثرت ہین۔
اس کا رنگ کبہی بہورا سا ہوتا ہے۔ اور بعض سامر بوڑہا ہو کر سیاہ ہو جاتا ہے۔ اسکی
جلد پر بال سخت اور موٹے ہوتے ہین اور بعض موسمون مین ایال کی طرح گلے گردن
پر بڑے اور گہنے ہو جاتے ہین۔ سینگ بڑے ہوتے ہین۔ اور ہر سینگ مین تین تین شاخین
ہوتی ہین۔ سینگونکی لمبائی مختلف ہوتی ہے۔ اکثر دیکہا گیا ہے کہ پرانے بڑے سامر کے
چہوٹے سینگ ہوتے ہین۔ یعنی صرف ۲۶ انچہ کی سینگون کی جڑ ین نکلی ہوتی ہین جنپر مخمل
کیطرح روان ہوتا ہے جو نہایت ملائم ہوتا ہے۔ لوگ اسے "لونیا سامر" کہتے ہین۔ اسکے
سینگ جب شروع مین نکلتے ہین تو بعض کے پتلے اور سیدہے ہی ہوتے ہین۔ چھوٹے کے

تقریبًا ۲½ فٹ لمبے ہوتے ہین اسکو رنگڈیا سائر کہتے ہین ۔
مادہ کے سینگ نہین ہوتے ۔ یہہ چھوٹے پہاڑ یا معمولی اونچی پہاڑیون مین جہان گنجان جہاڑی
ہوتی ہے اور پانی قریب ہوتا ہے رہنا پسند کرتے ہین ۔ خصوصًا جہان آدمی کا مشکل سے
گذر ہو ان کو جہاڑی مین چھپ کر چرتے ہین ۔
میدانون مین اکثر کم نکلتے ہین لیکن کہیتون پر نکلتے ہیں لیے مارنے سے اوسکا بہت اچھا شکار ہو سکتا ہے
بڑے سامر کا وزن تقریبًا سات یا سوا سات من ہوتا ہے ۔ یہہ ہر سال سینگ نہین جہاڑتے
بلکہ تیسرے یا چوتھے سال سینگ جہاڑتا ہے جب سینگ نکلتے ہین تو ابتدا مین اونکی
شکل مخروطی ہوتی ہے ۔ یعنی وہی ملایم گاجر جیسے ۔
میرے نزدیک بہتر ہے کہ سینگون سے پتہ چلا کر بچے اور مادہ کو شکار کیوقت چہوڑ دیا جاے
کہ اونکی نسل منقطع نہو نیز اسی صورت ہر قسم کے ہرن کا خیال رکہنا چاہئے اگرچہ یہہ بات
نئے شکاریون کے لیے سخت دشوار ہے لیکن حتی الامکان اسپر ضرور نظر رکہنا چاہئے ۔
رات کو جب یہہ زراعت چرنے کے لیے کہیتون پر آتے ہین تو اکثر دیکہا ہے کہ چہہ فٹ اونچی
باڑ تک کود جاتے ہین جو حفاظت کی غرض سے کہیتون کے چارونطرف لگادی جاتی ہے ۔
چنانچہ ایک مرتبہ مین باڑ کے باہر سامرون کی آمد دیکہکر مالا کہود کر بیٹھ گیا ۔ مین اسطرح
بیٹہا رہا اور سامر دوسری طرف سے اندر کود کر چرنے لگے جب اونکے چرنے کی میرے کان مین آواز
پہونچی تو مین نے آہستہ سے اوٹہکر باڑ کے اوپر سے دیکہا چونکہ مالے کے پاس سے
باڑ نیچی تہی اور وہ اوسکے قریب ہی چر رہے تہے ۔ اگرچہ مین نے اونہین نہایت ہوشیاری
اور احتیاط سے دیکہا تہا کہ وہ شبہہ ہی نہ کرلین ۔
لیکن خدا جانے اونہین کیسے شبہہ ہوگیا کہ یکایک سب بہاگے اور کود کود کر جانے لگے
مین نے ایک بڑے سامر کے بہاگتے کے گولی لگائی اوسکی ایک اگلی ٹانگ ٹوٹ گئی باقی
اور سامر ۴½ فٹ اونچی دیوار کو دکود کر بہاگ گئے زخمی سامر نے بہی کودنے کی کوشش کی
لیکن وہ مجبور تہا اور دیوار سے ٹکر کہا کر گر پڑا اور پہر اوٹہکر لنگڑاتا ہوا ادہر اودہر دوڑنے
لگا آخر دوسری گولی لگائی اور اوس کا کام تمام کیا ۔

دن کے وقت ہانکے سے انکا شکار اچّھا ہوتا ہے ۔ لیکن اکثر یہہ ہانکے مین واپس لوٹ جاتے ہین ۔ اسکا انتظام پہلے سے کر لینا چاہیئے ۔

ہین جنگل مین پہر کر انکا شکار کہیلنا پسند کرتا ہون ۔ مین نے تقریبًا ڈہائی سو سامر مارے ہین جنمین صرف ۔ ۷ ہانکے سے اور باقی رات کو مالے سے یا دن کو پہر کر مختلف طریقون سے مارے ہین ۔

ایک مرتبہ دو بڑے سینگون کے سامر اور تین مادہ کی ڈار مجہسے سو گز کے فاصلہ سے نکلی میرے ہاتہہ مین بارہ بور پیراڈاکس تہی بڑے سینگ کے دونون سامرون کو مین نے مار لیا دونو نالون مین اور دونون کے سرون مین بہُس بہروا کر اپنی کوٹہی مین سر لگا دیئے ۔ یہہ سر نہایت بڑے اور عجیب سینگون کے ہین ۔ اور جب کبہی مین انکی طرف دیکہہ لیتا ہون مجہے کسقدر خوشی ہوتی ہے اس لیئے کہ مین نے اسقدر بڑے سینگون کا ابتک کوئی سامر نہین مارا ۔

البتہ ایک مرتبہ ایک سامر پر میرے دو فیر خطا گئے یہہ اپنے بڑے سینگون کی وجہ سے عجیب جانور معلوم ہوتا تہا ایسے سینگ مین نے کبہی نہین دیکہے تہے ۔ افسوس اسوقت میرے ہاتہہ پر چیڑہلی رائیفل موجود نہ تہا بلکہ ایک اور صاحب کا ۵۰۰ بور اکسپرس رائیفل تہا جسکی لاگ نہایت غلط تہی اور یہہ بات بہی مجہے بعد کو معلوم ہوئی جبکہ اوس روز اور جانورون پر لگایا اور صحیح نہ لگا ۔ اوس سامر پر رائیفل خطا ہونے کا قلق مجہے ہمیشہ رہے گا ۔

ضروری ہے کہ ہمیشہ رائیفل جانچا ہوا اور بہروسہ کا رکہنا چاہیئے ۔ ورنہ اچّہے اچّہے شکار ہاتہہ سے جاتے رہتے ہین ۔ اور حسرت باقی رہجاتی ہے ۔

رات کو اس کا شکار کہیلنا مشکل ہے ۔ اسلیئے کہ یہہ جس جگہہ آتے ہین نہایت ہوشیار آتے ہین ۔ پانی پر اسکے لیئے بڑا رائیفل ہونا بہتر ہے ۔ اگرچہ مین نے ۳۰۰ بور شر دڑو سے کیپ ٹ بلیٹ (Ca Ped bullet) چلا کر ایک ایک گولی مین مارے ہین جو بغلون پر گولیان کہا کہا کر تہوڑی دور پر جا کر گرگئے ہین لیکن اس سے تشفی نہین اکثر جانور زخمی چلے جاتے ہین اور پہر ہاتہہ نہین آتے اور چونکہ یہہ گہنی جہاڑی مین

رہنے والے جانور ہین اس لئے .ذرا دور ہی گولی کہا کر چلا جانا غضب ہے۔
ذیل کے رائیفلز انکے واسطے موذون ہین ۔
ہائی ولاسٹی کارٹرائٹ - ۴۰۰ یا ۳۶۰ یا ۳۷۵ وغیرہ وغیرہ ایکسپریس ۵۰۰ بور بلاک کارٹرائٹ
اور کالی بارود کا ۵۷۷ بور ایکسپریس وغیرہ وغیرہ)
ایکدن مین نے ۳۰۰ بور شیر ڈو کی گولی ایک بڑے سینگون کے سامر کے لگائی ۔
جو پیدون پر گولی کہا کر بہاگا مین اوسکے تعاقب مین او سکے کہوجون پر تنہا جا رہا تہا کہ دیکہا کہ
پہاڑ کی ایک گہونگہری نالی جو بیس گز چوڑی اور چار فٹ گہری ہتی - اور گنجان جہاڑی
سے ڈہکی ہوئی ہتی اوسمین کسی جانور کے چلنے کی آہٹ معلوم ہوئی - تہوڑی دیر مین
مینے دیکہا کہ ایک بہت بڑا تیندوہ مجہسے ۲۵ گز پر کہڑا ہوکر مجہے دیکہنے لگا ۔
چونکہ پاس رائیفل بہت چہوٹا تہا اس لئے مین نے گولی نہین لگائی اتفاق سے
وہ دیکہکر بہاگ گیا اگر اس موقع پر آدمی پر چوٹ کرنیوالا شیر ہوتا تو کیسی خوف کی بات
ہتی ۔ نیز اوس کے صحیح وسلامت چلے جانے سے مجہے بڑا قلق ہوا - ایسے جنگلونمین
کمزور رائیفل رکہنا بڑی غلطی ہے ۔ بڑے رائیفل سے چہوٹا جانور بہی مارلیا جاسکتا ہے
لیکن چہوٹے رائیفل سے بڑا جانور نہین مارا جاسکتا - بہرکیف جس زخمی سامر کی مین تلاش
مین تہا وہ مجہے ملگیا اور مجہے دو گولیان اور لگانا پڑین ۔
مین نے یہہ بہی دیکہا ہے کہ وحشی جانور نیل سامر ہرن وغیرہ زخمی ہونے کے
بعد اپنے بوتہ سے زائد مضبوطی دکہاتے ہین یعنی زخمی ہونے پر ایسی ایسی
گولیان کہائے چلے جاتے ہین کہ اگر تندرستی کی حالت میں گولیان کہاتے تو ضرور
اوسی جگہہ رہجاتے ۔ شاید زخمی ہونے پر سخت گولی کا اثر فی الفور نہین ہوتا بظاہر اور
تو کوئی وجہہ معلوم نہین ہوتی ۔

ارنا بہینسا یا بہینس

اگرچہ مین نے ارنا کبہی شکار نہین کہیلا ہے لیکن ناظرین کی دلچسپی کے لئے

صحیح معلومات مقتدر شکاریون کی کتابون سے حاصل کرکے پیش کرتا ہون۔

ارنا بہینسا ہندوستان کے جنوبی و مغربی حصون مین پایا جاتا ہے۔ دریائے نربدہ کے کنارے کے گہنے جنگلون اور نیلگری پہاڑ کے نشیبون مین جہان نہایت گہنی جہاڑی ہے یہہ اکثر پائے جاتے ہین۔ یہہ گہنے جنگلون مین رہنا پسند کرتے ہین۔ اور بانس کی پہوٹی ہوئی شاخین یا گہونگرون اور نلیون وغیرہ کے ڈہلاؤ مین جو گہانس ہوتا ہے چرتے ہین۔

موسم گرما مین یہہ اکثر کسی تری کی جگہہ یا کسی درخت کے نیچے عمدہ نرم ہموار زمین پر بیٹھے ہوئے جگال کرتے رہتے ہین۔ اور مغرب کے وقت اوٹھکر آگو ٹون پر جانا شروع کرتے ہین۔ رات بہر چرپہر کر صبح دن کے نکلنے سے پہلے اپنی جگہہ پر اکثر بیٹھ جاتے ہین۔ بارش کے موسم مین ابر کے ٹہنڈے دن مین جبکہ یہہ پریشان نہ کئے گئے ہون اور خوف زدہ نہون تو اکثر کہلے میدانون مین دن بہر چرتے ہین۔

موسم گرما مین اگر انکی رہائش کی جگہہ سے پانی دور ہو تو درمیانی فاصلہ طے کرکے خواہ درمیان مین کوئی سبب ان ہی کیون نہ پڑتا ہو یہہ پانی پینے ضرور جاتے ہین اور اگر ستائے نہ جائین تو پانی پیکر اور کیچڑ مین لوٹ کر پہر اپنی جگہہ واپس آجاتے ہین یہ شب کو بیس بیس کوس تک پانی پینے نکل جاتے ہین۔

اس کا رنگ کالا اور کچھہ بہورا سا ہوتا ہے۔ جون جون بڑا ہوتا جاتا ہے سیاہی بڑہتی جاتی ہے۔ بال اوڑتے جاتے ہین۔ اور جلد پر چاپ پیدا ہوتی جاتی ہے ٹانگین گہٹنون سے نیچے تک سفیدی مائل بہورے رنگ کی ہوتی ہین۔ اس کے سینگ کی لمبائی ایک سرے سے دوسرے سرے تک آٹھہ فٹ تک ناپی گئی ہے اور نیچے سے موٹائی ۱۶ انچہ کی لیکن اکثر اس ناپ سے ہی سینگ بڑہگئے ہین اور بارہ ۱۲ فٹ ہ انچہ لمبے سینگ پائے گئے ہین اور اسی تناسب سے انکی موٹائی۔

مادہ کے سینگ نر سے زیادہ لمبے لیکن نازک ہوتے ہین اسکے سینگ ۱۳ فٹ تک کے لمبے دیکھے گئے ہین۔

بہینسے عام طور سے ایسے جنگلون مین رہتے ہین جہان پیدل شکار کرنا تقریبًا نا ممکن ہوتا ہے۔ ایسی حالت مین انکے شکار کرنے کا صرف یہہ ہی طریقہ ہے کہ ہاتہیون کی ایک قطار باندھکر ہانکا دیا جائے اور بندوقین کچہہ تو ہانکے والون کے ساتہہ رہین اور کچہہ آگے کے آدمیونکے پاس رکہی جائین - اور یہہ ترتیب جہاڑی کی قدرتی پہیلاؤ کے لحاظ سے قایم کیجائے۔

ایسے جنگلونمین شکار کرنا ہی مشکل نہین ہے بلکہ نہایت تہوڑے فاصلہ کا سفر کرنا بہی دشوار ہے بلا مبالغہ اگر ایسے جنگل کے ایک مربع میل مین ایک آدمی کو تنہا چہوڑ دیا جائے اور وہ نکلنے کی لاکہہ کوشش کرے کبہی نہین نکل سکتا جہاڑی کی بہول بہلیان ایسے ایسے چکرون مین الجہائے رکہین کہ وہ اونہین مین بہٹکتا پہرے اور جانبری مشکل ہوجاتی ہے۔

صبح اور شام کے وقت بہینسے جہاڑی مین سے نکلکر چرنے اور پانی پینے کو میدانون اور دریاؤن پر جاتے ہین۔ اور گرمی کے موسم مین دنمین کئی کئی مرتبہ جہاڑی سے نکلکر پانی یا کیچڑ کے نالون وغیرہ مین ڈکرانے ہوئے نظر آتے ہین - اسلئے یہہ پیدل بہی شکار کئے جاتے ہین۔ لیکن چونکہ یہہ نہایت خوفناک جانور ہے اسلئے شکاری کو پورے طور پر مسلح اور ہوشیار رہنا چاہئے - بڑی گولی کے یا زبردست کارڈائٹ رائفل سے شکار کہیے۔

رات کو اکثر یہہ کہیتون پر آتے ہین اور زراعت کا سخت نقصان کرتے ہین - اگرچہ ہاتہیون سے اسکا شکار کہیلنا اچہا ہے لیکن خوفناک بہی ہے یہہ جہاڑیون مین بالکل چپا رہتا ہے - اور جب شکاری اوسکے سر پر پہنچ جاتا ہے تو اٹہکر بہاگتا ہے اس ہے جہاڑی مین بہاگتے وقت بڑے زور سے حرکت ہوتی ہے اور بہت زیادہ شور ہوتا ہے۔ جہاڑی کی حرکت شور اور اسکی چمکدار سینگونکی نوکین نظر آنا یہہ باتین بہینسے کے ہونے کا ثبوت ہین۔ یا جب ہاتہی چمکے تو سمجہہ لینا چاہئے کہ اب وہ حملہ کرتا ہوا آرہا ہے جب یہہ حملہ کرتا ہے تو کوئی چیز اسکے مانع نہین ہوسکتی ایسے موقع کے لئے نہایت زوردار

رائیفل ہونا چاہئے ۔

حملہ آور پہنچنے پر پیدل آدمی کا گولی لگانا سخت دشوار ہے اسلئے کہ یہہ دوڑتے وقت اپنا سر مع سینگون کے اپنی کمر پر رکہہ لیتا ہے ۔ پیدل آدمی اوسوقت صرف اس کا سینہ دیکہہ سکتا ہے ۔ جو سخت پٹہون سے جکڑا ہوا نہایت مضبوط ہوتا ہے ۔ اسلئے یہہ گولی جگہہ پر گرا دینے کے لایق کافی طور سے بہت کم اثر کر سکتی ہے اور دوسرے جانورون کی طرح یہان گولی کہاکر یہہ بیکار نہین ہوسکتا ۔ البتہ رائیفل ایسا زوردار ہونا چاہئے کہ اسکے جگر اور پہیپڑے تک نہایت مہلک صدمہ پہونچے اور یہہ جگہہ سے ہل نہ سکے ۔ گولی اسکے گلے کے قریب کہنچی پر لگائی جائے ۔

برسات کے شروع ہونے سے کچہہ ہی بعد اکتوبر کے آخر مین مادہ کے نیچے پیدا ہوجاتے ہین وہ نر سے علحدہ ہوجاتی ہے اور جب تک بچہ دو مہینہ کا نہو جائے اور اس قابل نہو جائے کہ وہ گلہ کے ساتہہ بہاگ سکے اسوقت تک مادہ امن کی جگہہ نہایت گہنی جہاڑی مین تنہا رہتی ہے ۔

بچے یا پٹہے مادیون کے ساتہہ رہتے ہین اور اونکی حفاظت بہت پرانا بہنیسا کرتا ہے اور اوسوقت سے لیکر مستی کے زمانہ تک پرانا نر مادہ سے علحدہ رہتا مگر گلہ کے قریب و جوار مین تاکہ خطرہ کے وقت ایک دوسرے کی مدد کر سکین ۔

اکل نر بہت سیانہ اور ہوشیار ہوتا ہے ۔ ہمیشہ امن کی جگہہ رہتا ہے اور اپنے دشمن کی ہوا سے بو لے لیتا ہے ۔ یہہ ہی وجہہ ہے کہ شکاریون کو انکے شکار کرنے مین نہایت مشکل ہوتی ہے ۔ شکاری کو چاہئے کہ ہوا کے رخ کے خلاف چلے درختوں اور جہاڑیون کی آڑ لیکر یہہ ہی جہاڑیان وغیرہ اوسکی پناہ کا ذریعہ ہونگی اور گولی کی زد پر پہونچکر اوسے خود معلوم ہو جائیگا ۔ کہ گلہ کیا کیا حرکتین کر رہا ہے اور پہر وہ اکل نر چہانٹ کر شکار کر سکتا ہے ۔

بریگیڈیر جنرل الگزنڈر اے اے کہلاک اپنی کتاب "لارج گیم شوٹنگ" مین ایک عجیب قصہ لکہتے ہین جو ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے ۔

وہ لکھتے ہین کہ :- مین اپریل ۱۸۷۱ء مین بہتان مین گینڈون اور ارنے بہنسون کا شکار کہیلنے گیا۔ مجہے خبر ملی کہ جنگل مین دو گینڈے ابہی ایک شخص نے دیکہے ہین یہہ سنتے ہی مین اونکے شکار کو روانہ ہوا۔ جب گہنا جنگل ختم ہونے کو ہوا اور ہاتہی کے ہاتہی بالکل قریب آگئے اور اب جانور ملنے کی اُمید بالکل منقطع ہو گئی۔ ناگہان ایک نر ارنا بہنسا جو کہ ایک جگہہ چہپا ہوا آرام سے لیٹا ہوا تہا اوٹہکہ بہاگا۔ مین نے ستر گز سے اوسکی چوڑی کمر پر گولی لگائی اور ایک دوسرے شکاری نے بہی ساتہہ فیر کیا لیکن وہ خبر تک نہوا اور گہنی جہاڑی مین گہس گیا۔ مین برابر فیر کرتا رہا حتی کہ وہ پہر کہلے میدان مین آگیا اور جب اوس نے کوئی امن کی جگہہ نہ پائی تو حملہ کرنے کا ارادہ کیا لیکن چونکہ اوسکی ایک اگلی ٹانگ ٹوٹ گئی تہی اسلئے مجبوراً کہڑا ہو گیا ہماری طرف سر بڑہا کر ہلاتا تہا گویا وہ ہمارے آگے بڑہنے کا منتظر تہا۔ پے درپے گولیان کہانے کے بعد اوسنے گہٹنے ٹیک دے اور چارون طرف سے گولیون کی بوچہار ہونے سے آخر گر کر مر گیا۔

تعجب خیز بات یہہ تہی کہ زوردار رائیفلز کی گولیان کچہہ بہی فوری اثر نہ پیدا کر سکین اور بہیون گولیان مہلک مقامات پر کہائین لیکن جب اونکا اثر پورا ہوا اوسوقت وہ گرا۔ اس جانور کی مضبوطی کی کوئی انتہا ہے۔

شیر اور ارنے بہنسے کی لڑائی

ایک عجیب و غریب قصہ ہنری آسٹری لیوسن نے اپنی کتاب "اسپورٹس ان میفیئر" مین ارنے بہنسے کے متعلق لکہا ہے جو دلچسپی سے خالی نہین وہ لکہتا ہے کہ :-

ہم ایک جنگل مین مقیم تہے شام کا وقت ہو گیا تہا کہ میرے کانون مین شیر اور بہنسے کے ٹکرانے کی آواز آئی۔

یہہ آوازین نہایت خوفناک تہین کہ ہمارے خیمہ مین بیل گہوڑے وغیرہ سب پریشان ہو گئے پتہ یہہ چلتا تہا کہ کہین قریب ہی جنگل مین لڑائی ہو رہی ہے۔

لہذا ہین خیمہ مین اچھی طرح حفاظت کرکے کچھ آدمی پہرے والون مین سے اپنے لیکر آواز پر روانہ ہوا دریا کے کنارہ سے کچھہ ہی دور گھنی جہاڑی مین ایک پگڈنڈی پر یہہ واقعہ ہو رہا تہا۔ ہم رائیفلون اور ریوالورون سے پورے طور سے مسلح تھے۔ مین اور میرا ایک دوست پہرے والون کو علیٰحدہ چہوڑ کر جہاڑی مین گھسے ایک ہاتہہ مین رائیفل گہوڑے چڑہے ہوئے لئے آگے بڑھتے چلے جاتے تہے یہان تک کہ ہم ایسی جگہہ پہونچ گئے کہ اب ہمارے سامنے کہلا میدان تھا اور ہمنے دیکہا کہ بہینسے کے آگلے پیر زمین مین گڑے ہوئے ہین اور خوفناک آنکھون سے شیر کو گہور رہا ہے اور ٹکر مارنے کا ارادہ کر رہا ہے ہمنے پہرے والون کو اشارہ سے سمجہا دیا تہا کہ تم درخت پر چڑھ جاؤ ہم دونون آدمی تیس گز کے فاصلہ پر لیٹ گئے جہان سے تمام واقعہ اچھی طرح نظر آتا تہا۔ شیر تو ہمین اچھی طرح نظر نہین آتا تہا لیکن بہینسے کے حرکات سے ظاہر ہوتا تہا کہ شیر قریب ہے۔

چونکہ اب چاندنی صاف نکل آئی تہی اور ہر چیز اچھی طرح نظر آنے لگی تھی ہمنے دیکہا کہ شیر کے پنجون سے بہینسے کے منہ اور باقی جسم پر زخم پڑے ہوئے ہین اور خون جاری ہے شیر اپنی گہات مین مصروف ہے اور بہینسا اپنی گہات مین داؤن کرنے مین شیر اسقدر قریب آگیا کہ ہمارے رائیفل کی نال اوسکے جسم کو چہو سکے۔ لیکن اوسے ہماری خبر نہ تہی۔ بہینسا نہایت ہوشیاری سے شیر کی ہر ایک حرکت نیچی گردن کئے ہوئے بنظر غور دیکہتا تہا کہ جب شیر جست کرکے حملہ کرے تو اوسے روکے۔ شیر زمین سے پیٹ لگائے ہوئے نہایت بیقراری سے آگے بڑہا۔ اوس کا روان روان کہڑا تھا۔ دم کمر پر رکہی ہوئی تھی اور کمر دوہری ہو رہی تھی۔

ادہر تو بہینسا سر نیچا کئے ہوئے حملہ کرنے کو تیار تہا اودہر شیر چاہتا تہا کہ جست کرکے گردن پر سوار ہو جائے۔ شیر نے جو جست کی تو بہینسے نے بدن چرا کر شیر کو اپنے پہلو مین لے لیا اور سینگون مین داب کر پہرتی سے آگے بڑہ گیا۔ جون تون کرکے شیر نے اپنے آپ کو اس سے چہوڑا لیا اور دم لینے کو ذرا پیچھے ہٹ گیا۔ لیکن بہینسے کے متواتر ٹکرون سے شیر کا حال پتلا ہوتا جاتا تہا۔ اور بہینسے کی موٹی کہال پر شیر کے پنجون کا اثر کم ہوتا تہا۔

ایک مرتبہ شیر نے جلکر ایسا تہاپہ پر منہ اور پنجے گڑ دوے کہ تمام کہال نچگئی اور بہینسا ڈکرا کر
اڑ آڑا لیٹ گیا ۔ اوسکے جسم کے بوجھ سے جب شیر دبا تو اوسنے اپنا پنجے ہٹائے اور جان
بچاکر بہاگنا چاہا لیکن بہینسے نے شیر کو جہٹ اوٹہا کر اپنے سینگون مین الجہا لیا اور ٹوٹتا
ہوا ایک ریت کے ٹیلے تک لیگیا اور وہان لیجاکر سینگون اور ٹیلے کے بیچ مین ایسا دبایا
یا کہ شیر بیہوش ہوگیا ۔ بار بار اپنے پورے وزن سے اوچھل اوچھل کر اور پاون زمین پر
پٹک پٹک کر ٹکرین مارتا تہا دو گھنٹہ تک یہہ ہی حرکت کرتا رہا شیر ٹکرون کے صدمہ سے
مر چکا تہا او ر نا بہینسا غصہ مین سرخ آنکہین کئے ہوئے اور نتھنے پہلائے ہوئے مرے
ہوئے کو اور بہی مارے جاتا تہا ۔ اور چونکہ شیر نے بہی اوسکی کہال اور گوشت پٹھے ۔
ہڈیون پر اسقدر پنجے اور دانت مارے تھے کہ اوسکے جسم کا خون بہہ چکا تہا جس سے
اوسپر بہی غشی طاری ہوتی جاتی تہی ۔ اوسی حالت مین ڈکراتا تہا کہڑا ہوتا تہا اور پچہاڑین
کہاتا تہا آخر ڈکراتے ڈکراتے اوسکی آواز دہیمی پڑی اور زمین پر گرکر پہڑکنے لگا
اور پہڑکتے پہڑکتے مرگیا ۔
قریب جاکر جو دیکہا تو شیر کی ہڈی پسلی ایک ہوگئی تہی آنکہہ پہوٹ گئی تہی اور پیٹ پہٹکر
تمام آنتین نکل گئین تہین ۔
اور بہینسے کا سر جبڑا اور گلا تمام پہٹا ہوا تہا خون سے زمین پر چہڑکاؤ ہو رہا تہا اور جا
بجا سے کہال اور گوشت قیمہ قیمہ ہو رہا تہا ۔
ہم دونون آدمی تو کیمپ مین آگئے اور دونون پہرے والون سے ہدایت کر گئے کہ لکڑیان
اکہٹی کرکے آگ جلاتے رہین تا کہ کوئی درندہ نہ پاکر آنجائے ۔ کیمپ مین پہونچکر بہینے
اور آدمیون کو بہیجکر دونون جانورون کو اوٹہوا منگوایا ۔
اس جانور کے شکار کے لئے ۵۷۷ ایکسپریس رائفل ۷ ڈرام بارود اور سخت ٹہوس گولی
کا مضمون ہے ۔ پیراڈاکس ۱۰ بور ہالینڈ کی جسمین آٹہہ ڈرام بارود چلائی جاتی ہے ۔
اور سخت کی ہوئی ٹہوس گولی چلتی ہے ۔ اور بارہ بور رائفل جسمین مندرجہ بالا گولیان اور
۷ ڈرام بارود چلائی جاتی ہے ۔ ہائی ولاسٹی رائفل ۴۵۰ و ۵۰۰ نمبر (۲) نائٹرو اور ۴۰۰

ہیگنز ہین وغیرہ ہی مناسب ہین۔

گینڈا

اِس کا بہی ارنے بہینسے کی طرح اگرچہ مین نے شکار نہین کہیلا ہے لیکن ناظرین کی دلچسپی کے لیئے جو معلومات ہین وہ پیش کرتا ہون۔

ہندوستانی گینڈا گذشتہ زمانہ مین تمام ترائی کے جنگل مین پایا جاتا تہا لیکن رفتہ رفتہ اسنے مشرقی رخ اختیار کیا اور مشرقی حصہ اسکی رہائش کے مقام ہوگئے تاہم نیپال کی ترائی مین اب تک پایا جاتا ہے۔ لیکن جہان تعداد بہت زیادہ تہی اب بہت کم ہوگئی ہے اور اب ایسا عنقا سمجہا جاتا ہے کہ صرف شاہی شکار کے موقع کیلئے محفوظ رکہا جاتا ہے اور خاص لوگون کو ہی اس کے شکار کہیلنے کی اجازت نہین ملتی۔

گذشتہ چند سالون مین بہت سے گینڈے جلپائی گوڑی کے قرب وجوار مین شکار کے لیئے گئے اور یا تو متواتر شکار کیئے جانے کی وجہہ سے یا زمین کے قطعات چاول کی کاشت کے لیئے صاف کیئے جانے کے سبب سے انکی تعداد بہت کم ہوگئی ہے بلکہ نابود سے ہوگئے ہین۔

شکاری کو مشرق کیجانب کچہہ دور اور بڑہنا پڑتا ہے۔ جب کہین وہ کثرت دیکہنا نصیب ہوتی ہے۔ بہوٹان ڈوارس کے مشرقی حصہ مین اور آسام مین جہان سرکنڈے اور بید کے بڑے گہنے جنگل ہین دریا کے کنارون کے قریب دلدل مین گینڈے بکثرت پائے جاتے ہین۔ اور کئی کئی ایک جگہہ دکہائی دیتے ہین۔

موسم بارش مین ہمالیہ کے مشرقی دامن اور چارس برہما پترا اور دوسرے دریاؤن کے ڈہرون مین گہانس اور نرسل پیدا ہوتا ہے۔ اور اسقدر اونچا ہوتا ہے کہ اوسکی اونچائی بیس فٹ سے لگاکر تیس فٹ تک پہونچ جاتی ہے۔ اوسمین جہری اور اونچی مختلف چوڑے پتون کے درخت اور قسم قسم کی بیلین بکثرت پیدا ہوتی ہین۔ اور نہایت گنجان جہاڑی ہوتی ہے وہان گینڈے ارنے بہینسے وغیرہ نہایت کثرت سے رہتے

ہین۔ چونکہ وہ انکے لیئے نہایت اعلےٰ درجہ کی پناہ کی جگہہ ہے۔

جنرل الگزنڈر اپنی کتاب "لارج گیم شوٹنگ" مین لکھتے ہین کہ مین نے اپنی آنکھہ سے دیکھا ہے کہ ایک نرسل کے قطعہ مین جسکی لمبائی ۲۰۰ گز سے زائد نہ تھی پندرہ ہاتھیون کو دیکھا ہے جو نہایت اطمینان سے چار رہے تھے اور گھاس مشکل سے ہلتی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔

ندی نالے وغیرہ جو کہ اونچے اونچے بن مین چھپے ہوتے ہین اور اوسمین گینڈے اسیطرح رہتے ہین جسطرح چوہے خرگوش بلون مین رہتے ہین۔

گینڈا کالے ہرن کیطرح اکثر مینگنی کرتا ہے۔ اور ہمیشہ ایک ہی جگہ مینگنی کرتا رہتا ہے یہان تک کہ چند سال مین بڑا ڈہیر ہو جاتا ہے۔ ہندوستانی شکاری اس ڈہیر کو تلاش کر لیتے ہین اور جب اونہین کسی ڈہیر کا پتہ چل جاتا ہے تو شکار کرنے مین بڑی آسانی ہو جاتی ہے۔ اگر داؤن کر کے اس کے قریب تیس گز پر پہونچ جانے کا موقع ملجائے تو سب سے بہتر گولی کی جگہہ جہان اسے نہایت مہلک صدمہ پہونچتا ہے کان سے نیچے گردن ہے اگر ۵ گز کے فاصلے سے گولی لگائی جائے تو پہر پٹہا بہتر ہے اور سیدہا قریب کہڑا ہو تو سر مناسب ہے۔

اسکا حملہ ارنے بہینسے اور ہاتہی کیطرح خوفناک نہین لیکن تاہم اسکی ایک سیدہی جہپٹ ہوتی ہے جو اگرچہ نہایت زوردار ہوتی ہے لیکن شکاری اگر کسی طرف بچ جائے تو وہ اپنے زور مین نکلتا چلا جاتا ہے داؤن کر کے قریب جانے سے پہلے شکاری کے لیئے یہہ اچہا ہوگا کہ کچہہ دیر انتظار کر لے اور اوسے لیٹ جانے دے لیکن لیٹ جانے پر یہہ وقت ضرور ہوگی کہ کوے گرگچیان وغیرہ جانور فوراً اسکے گرد جمع ہو جاتے ہین اور نوچ نوچ کر چچڑیان کہاتے ہین۔ وہ اسکے خاصے پہرے دار ہین جب اون جانورون کو شبہہ ہوتا ہے چان کر بولتے ہوئے اوڑتے ہین اس سے گینڈا فوراً چوکنا ہو جاتا ہے۔

اسکے شکار کے لیئے ۵ بور رائفل موزون ہے اور معمولی جسم کے آدمی کے لیئے ہالینڈ کی ڈبل بور پیرڈکس بہتر ہے اسمین ۵ ڈرام بارود چلائی جائے۔ بڑے کارتوس کا ۵۷۷ ایکسپریس اور

۵۷۷ کارڈوائٹ بہی اطمینان کے ہتیار ہین اور گینڈے بہینسے وغیرہ کے لئے موزون ہین۔

ہاتھی

ہاتھی کا بہی مین سنے خود شکار نہین کہیلا لیکن ضروری معلومات حاصل کرکے ناظرین کی خدمت مین پیش کرتا ہون - ہندوستان مین ہاتہی ہمالیہ کے دامن مین مغرب کی جانب مغربی دون تک اور مشرق کی جانب آسام تک گہنے جنگلون مین پائے جاتے ہین سینٹرل پراونسیز مین بعض جگہہ پائے جاتے ہین۔

ہاتہی عام طور سے اپنی عادتون کے نہایت پابند ہوتے ہین - دن کے وقت جہاڑی دار درختون کے گہنے جنگلون مین چہپے رہتے ہین اور شام کے وقت خوراک کی تلاش مین نکلتے ہین اور دور دور تک پہرتے ہین - بارش کے موسم مین پہاڑون کو چہوڑ دیتے ہین اور اکثر آبادی کے قریب جنگلو نمین رہنے لگتے ہین - اونچی اونچی گہانس مین چہپے رہتے ہین اور وہان سے نکل کر فصلونکا نقصان کرتے ہین۔

ہاتہی ہمیشہ گلو نمین رہتے ہین ہر گلہ مین کم سے کم چار پانچ اور زیادہ سے زیادہ ساٹہہ ستر کی تعداد ہوتی ہے - جسوقت یہہ گلون مین ہوتے ہین تو عام طور سے بے ضرر ہوتے ہین - لیکن جب کبہی کوئی ہاتہی تنہا ہوتا ہے تو خاص طور سے خوفناک ہوجاتا ہے - اور جسپر اوس کا قابو چل سکے حملہ کر بیٹہتا ہے - یہہ ضروری بات ہے کہ ہاتہی خواہ افریقہ کا ہو یا ہندوستان کا لیکن بڑا غریب خاموش اور بے ضرر ہوتا ہے - کیونکہ لیسا اوقات انکے جہنڈ کے جہنڈ دیکہے گئے ہین کبہی ایسا نہین ہوا کہ یہہ ایذا پہونچانیکے لئے آمادہ ہوگئے ہون - زخمی ہوجانے پر بہی یہ طیش مین کم آتا ہے - اور زیادہ تر اپنی جان لیکر بہاگنا چاہتا ہے - ہاتہیون کا گلہ ایسا گروہ نہین ہوتا جو اتفاقًا جمع ہوگیا ہو - بلکہ ایک قبیلہ ہوتا ہے جسمین جتنے بہی ہاتہی ہوتے ہین سبکے سب ایک دوسرے کے عزیز واقارب ہوتے ہین۔

اعضا کی مناسبت آنکہون کا رنگ چہرہ مہرہ یہہ سب ایسی علامتین ہین کہ ایک دوسرے قبیلہ کا فورًا معلوم ہوسکتا ہے - بہت سے گلے اور گہنے ایک جنگل مین کسی کشادہ میدان

مین چہرتے ہون اور پانی کی تلاش مین پہر رہے ہون - جب زرا بہی خوف زدہ ہونگے
فوراً اپنے اپنے سرغنہ کے اردگرد جمع ہونگے -

اگر اتفاق سے کوئی ہاتہی اپنے گروہ سے علیحدہ ہو جائے تو جب اوسے اپنی تنہائی کاخیال ہوگا اپنی گروہ کی تلاش مین بے تحاشا بہاگے گا اور نہایت خوفناک آوازین نکالے گا دوسرا گروہ اوسے اپنی جماعت مین نہین لیتا اور وہ پریشان سرگردان پہرتا پہرتا ہے - گلہ کا نگہبان ہاتہی کسی بہٹکی ہوئی مادہ کو اپنی جماعت مین آنے سے مانع نہین ہوتا - اور اکثر اس قسم کی مادہ دیکہی گئین ہین جو اور ہاتہیون سے بالکل علیحدہ ہین اور کوئی مشابہت نہین رکہتی ہین -
جب کوئی بچہڑا ہوا ہاتہی اپنے قبیلہ کو نہین پاتا تو دوسرے گلہ کے سرغنہ پر حملہ کرتا ہے اور اوسپر حملہ کرکے غالب آنا چاہتا ہے - اسلئے وہ نہایت بدمعاش ہاتہی بنجاتا ہے - دانتیل گلہ مین خواہ بڑے سے بڑا دنتیل ہاتہی ہو لیکن رہنما اکثر پرانی بڑے سر کی مادہ بنائی جاتی ہے اور سارا گلہ اوسکی پیروی کرتا ہے -

ہاتہی چار قسم کی آوازین نکالتے ہین جنسے جدا جدا مطلب لیا جاتا ہے - زور کی سیٹی کی آواز جو سونڈ کے راستے سے نکالی جاتی ہے - اطمینان ظاہر کرنے کے لئے ہیرٹ پیرٹ "پیرٹ" کی آواز خوف اور تعجب کا اظہار کرنے والی ہے - بگل جیسی آواز ناراضی اور اشتعال طبیعت بتلاتی ہے "اُرمف ارمف" کی مصیبت اور غیر اطمینانی کی حالت مین نکلتی ہے اور یہہ اُسوقت نکالی جاتی ہے جب وہ گلہ سے بچہڑ گیا ہو -

ہاتہی کے پیر سے کاندہے تک کی اونچائی کا اندازہ صحیح اسطرح ہوسکتا ہے کہ اس کے اگلے پیر کا گہراؤ ناپ لیا جائے اور اوسکو دوگنا کر لیا جائے - اوسیقدر ہوگا - مثلاً اگلے پیر کے تلوے یا کہوج کا گہراؤ دائرہ ۴½ چار فیٹ ہے تو وہ ہاتہی ضرور اوسکا دوگنا ۹ فیٹ ہوا کاندہے تک -

زراسے شک پر یہہ بالکل ساکت کہڑا ہو جاتا ہے اور ہتہ کہڑکنے پر چوکنا ہو جاتا ہے - اور اپنے کانون کو کہڑا کرکے دیکہنے لگتا ہے اسمین قوت سامع اور قوت لامسہ سب جانورون سے زیادہ ہے - ہندوستانی اور افریقن ہاتہیون کا فرق ذیل مین بتلایا جاتا ہے

جس سے ناظرین بخوبی اندازہ کر سکیں گے۔

افریقہ کا ہاتھی	ہندوستان کا ہاتھی
پیشانی چھوٹی اور اندر گھسی ہوتی ہے۔	پیشانی اونچی اور چہرہ کی لکیر سیدھی ہوتی ہے۔
کمر بیٹھی ہوئی کان بہت بڑے بڑے شانوں تک کو ڈھانکے ہوئے	کمر اوبھری ہوئی اور کان چھوٹے۔
دانت متصل جڑے ہوئے اور ہڈیوں سے جکڑے ہوئے انکی گہرائی دو فٹ تک ہوتی ہے سب سے وزن دار جو اب تک دیکھے گئے ہیں ۲۲۶ پونڈ کے تھے۔	دانت ایک دوسرے سے علیحدہ جڑے ہوئے اور بہ نسبت موٹائی کے لمبے زیادہ ہوتے ہیں۔ سو تو نا سے زیادہ وزن ہیں نہیں ہوتے۔
مادہ کے چھوٹے دانت ہوتے ہیں اور وزن پونڈ بیس پونڈ تک وزن ہوتا ہے۔	مادہ کے چھوٹے سیدھے دانت ہوتے ہیں اور وزن آٹھ پاؤنڈ ہوتا ہے۔
دور دور تک پھرتا ہے اور گھاس کی قلت کیوجہ جگہ تبدیل کر دیتا ہے۔ گلہ کے ساتھ چالیس میل دن بھر میں سفر کر سکتا ہے۔ اور کم تھکتا ہے۔	عام طور سے ایک ہی جنگل میں پھرتا ہے اور مشکل سے بیس میل دن بھر میں سفر کر سکتا ہے اگر پیچھا کیا جائے تو جلد تھک جاتا ہے۔
عام طور سے اسکی خوراک درختوں کی پتیاں ہیں افریقہ	عام طور سے مختلف گھاس پات پر زندگی بسر کرتا ہے

افریقہ کا ہاتھی	ہندوستان کا ہاتھی
جنگلوں کی جھاڑی میں خصوصاً پانی کے قریب کے مختلف پودے بڑے شوق سے کھاتا ہے۔	بانس کی جڑیں چاول ہندوستانی اناج کھاتا ہے وہ کھیت جو انکی رہائش کی جگہہ سے قریب ہوتے ہیں انکی دست برد سے کبھی محفوظ نہیں رہ سکتے۔

افریقہ کا ہاتھی	انچ	فٹ	ہندوستان کا ہاتھی	انچ	فٹ
کندھے کی اونچائی	۲	۱۳	کندھے کی اونچائی	۸	۱۰
سر کی اونچائی	۹	۱۲	سر کی اونچائی	۱۰	۱۱
کمر کی موٹائی	۶	۱۷	کمر کی موٹائی	۰	۱۵
اگلے پیر کی قبضہ کی موٹائی	۱۰	۵	اگلے پیر کے قبضہ کی موٹائی	۱۰	۴

اگلے پیر کی پنڈلی کی موٹائی	۸ - ۴
سر سے دم تک لمبائی	۱۰ - ۱۰
دانتونکی لمبائی	۱۰ - ۵
دانتونکی موٹائی	۸ - ۱
دانتون کا وزن	پونڈ ۳ ۸ ۱
دانتون کا درمیانی فاصلہ	۸ - ۳

اگلے پیر کی پنڈلی کی موٹائی	۴ - ۵
سر سے دم تک لمبائی	۴ - ۱۲
دانتونکی لمبائی	۲ - ۷
دانتونکی موٹائی	۴ - ۲
دانتونکا وزن .	پونڈ ۶ ۴ ۲
دانتونکا درمیانی فاصلہ	۰ - ۱۴

ایچ اے آیل مصنف اسپورٹس ان مینی لینڈز - اپنی کتاب مین اپنا ایک دلچسپ واقعہ لکھتے ہین کہ! - بریچ لوڈنگ گنز ایجاد ہونے سے پیشتر کئی مرتبہ شکار کہیلنے کا اتفاق ہوا۔ اوس زمانہ مین مجھے بڑی ترکیبین کرنا پڑتی تہین اور قبل اس کے کہ مین فیر کرون مجھے خیال گذرتا تہا کہ کہین ایسا نہو کوئی خطا ہو جائے اور ہاتی سے مجھے اپنی جان بچانا دشوار ہو جائے۔

ذیل کے واقعہ سے ناظرین سمجہہ سکین گے کہ ایکمرتبہ مین نے کیسی چالاکی سے کام لیا۔ ڈیناڈ کے جنگل مین مین شکار کہیل رہا تہا کہ یکایک بڑے دانت والے ہاتی سے مڈہبیڑ ہوگئی وہ ایک چٹان کے قریب کہڑا ہوا اپنی پچہلی ٹانگین رگڑ رہا تہا۔ جون ہی کہ میری نظر اوسپر پڑی مین اوسکی نظر سے بچنے کے لئے ایک جہاڑی مین گہس گیا اور ایک ٹیڑہی پگڈنڈی سے گذر کر اوسکے قریب پہونچگیا۔

مجھے اس بات کا افسوس تہا کہ میرے ساتہہ میرا دوست گنگلو نہ تہا اور اس لئے میرے پاس کوئی فالتو بندوق نہ تہی - مین یہہ خیال کر کے کہ جانور بہاگ نہ جائے بہت گہبرایا لیکن کیا ہو سکتا تہا۔ بڑی ہوشیاری سے موقع دیکہکر اور ایسی جہاڑی سے فائدہ اوٹہا کر جو وہان موجود تہی مین نے ہاتہہ اور گہٹنون کے بل چلنا شروع کیا۔ تہوڑی دیر کے بعد مین بحفاظت تمام چٹان کے پیچہے چہپ گیا۔ جہان سے کہ مین ہاتی کی ہر ایک حرکت کو اچہی طرح دیکہہ سکتا تہا۔ وہ تین ٹانگون سے کہڑا ہوا تہا اور پچہلی ٹانگ زمین سے اوٹہا رکہی تہی اور بڑی بے پرواہی سے دوسری ٹانگ پر رکہی تہی اس صورت مین اوسکے جسم کا اگلا

حصہ ہل رہا تہا اگرچہ وہ مجہسے بیس قدم کے فاصلہ پہ تہا تاہم ایک کارگر نشانہ مین اوسپر نہین لگا سکتا تہا۔ کیونکہ وہ میری طرف سے مڑا ہوا تھا مین منتظر رہا کہ وہ اپنا رخ بدلے اور اس درمیان مین اوسکے زبردست اعضا اور قیمتی دانتون کو بنظر غور دیکہتا رہا لیکن وہ ایک انچہ بہی نہ سرکا اور ہوا چلنے کی وجہہ مین اوسکے سامنے سے ایک جگہہ نہین لگا سکتا تہا اور چونکہ مجہے ڈر تہا کہ کہین گولی غیر موثر پڑنے یا فیر خالی جانیسے ہاتہی ہاتہہ سے نہ جاتا رہے۔ تہوڑے غور کے بعد ایک تدبیر میرے ذہن مین آئی جو خالی (یعنی فالتو) بندوق نہ ہونے کی وجہہ سے خطرہ سے خالی نہ تھی بہرحال مین نے زمین کو اچھی طرح دیکہہ بہال لیا کہ مبادا مجہے بہاگنے کی ضرورت پڑے تو دقت نہو۔ اپنے چمڑے کے کپڑے وغیرہ اوتار کر رکہہ دیا کہ جسم ہلکا ہوا اور نہایت چپکے چپکے ہاتہہ اور گہٹنون کے بل اوسکے پیچہے چلنا شروع کیا قریب پہونچکر اوسکی ٹانگ کے تلوے کے بیچ مین ملاکر دونون نلبیان ایک ساتہہ کہینچ دین مین اس صدمہ سے اوچہل پڑا اس دوہرے فیر سے اوسکی ایک چیخ کی آواز نکلی اور مین اوسکے گہونسہ سے جو اوس نے مجہپر چلایا تہا بال بال بچ گیا۔ مین فوراً چٹان کے پیچہے دوڑ گیا اور اوسکی طرف مڑکر بہی نہ دیکہا وہان پہونچکر سب سے پہلے مین نے بندوق بہری اب مجہے نہایت تقویت ہوگئی اور پہر اپنے کام کیطرف متوجہ ہوا۔ مین نے دیکہا کہ میری تدبیر کارگر ہوگئی ہے چونکہ میرا حریف بیکار ہوچکا تہا اور میرے پاس بہری ہوئی بندوق موجود تہی جسکی ہر نال مین چہہ چہہ ڈرام بارود بہری ہوئی تہی اوسکی ہڈیان بالکل چورچور ہوگئی تہین کہ وہ زمین پر پیر بہی نہین لگا سکتا تہا اور جب آگے بڑہنے کی کوشش کرتا تہا زمین پر گر پڑتا تہا وہ بڑی تکلیف مین تہا اور غم غصہ کی حالت مین ایسی دردناک آواز نکالتا تہا کہ رحم آتا تہا جب مین اوسکے قریب پہونچا تو اوسنے ایک ناامیدی کی آواز نکالکر مجہپر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن زور سے زمین پہ گر پڑا اور جب وہ اوٹہنے کو ہوا تو مین نے ایک دم دونون نالین ایک قدم ہٹ کر اوسکی کہوپڑی مین اور جونک دین یہ گولیان اوسکے دماغ کا کام تمام کر گئین اور وہ ایسا گرا کہ پہر نہ اوٹہا۔

مُرغابی

یہہ تمام ہندوستان مین پائی جاتی ہین لیکن انکا شکار راجپوتانہ مین خاصکر موسم سرما مین بہت اچھا ہوتا ہے اور اس موسم مین یہان مرغابیان کثرت سے پائی جاتی ہین اور قریب قریب ہر تالاب اور ندی مین جہان انکے کہانے کے کیڑے کانجی گندلی وغیرہ ہو کثرت سے پائی جاتی ہین ۔

موسم سرما مین انکی افراط کی وجہ یہہ ہے کہ سرد ملکونکی جھیلین اور تالاب وغیرہ برف سے جم جاتے ہین اور یہہ وہان سے سفر کرکے یہان چلی آتی ہین۔ جب سردی شروع ہوتی ہے تو انکی آمد آمد شروع ہو جاتی اور سردی ختم ہونے کے بعد انکی واپسی ہونے لگتی ہے۔ لہذا انکے آنے کا زمانہ ۱۵ ستمبر سے شروع اور ۱۵ مارچ سے انکی واپسی ہو جاتی ہے ۔

یہہ انتہائے موسم سرما تک یہان قیام رکھتی ہین۔ اور اسی زمانہ مین جبکہ یہہ آتی ہین قاز کُلنگ۔ چہے اور دیگر آبی پرند بہی آتے ہین۔

انمین دو قسمین ایسی بہی ہین جو بارہ مہینے یہین رہتی ہین۔ ایک بڑی مُرغابی "جسے گرم پیر" کہتے ہین دوسرا انکنا جسے انگریزی مین کومڈک (combduck) کہتے ہین اسکی نر کے سر پر تاج ہوتا ہے لیکن مادہ کے نہین ہوتا۔ بازو سیاہ اور پوٹہ سفید ہوتا ہے - یہہ دونون قسم کی مرغابیان یہین رہتی ہین اور دریاؤن مین جہان دیہہ پڑہ جاتے ہین یا بڑے تالابون مین جہان گرمیون کے موسم مین بہی پانی رہتا ہے۔ وہان پڑی رہتی ہین۔ درختون کے کہوکل مین انڈے بہی دیدیتی ہین ۔

اکثر آغاز بارش مین انڈے دیتی ہین اور بچے نکل آتے ہین جنکو یہہ چونچ مین اوٹھا کر کسی
بڑے تالاب کے درمیان مین کسی ایسے ٹیلے پر جہان گوندلہ وغیرہ ہوجاتی ہین لیجاتی ہین وہان وہ پرورش
پاکر سردی کے موسم تک پوری مرغابیان ہوجاتی ہین۔ کبھی ایسے مرقومہ بالا ٹیلو نپر ہی انڈے
بچے دیدیتی ہین جہان آدمی کا مشکل سے گذر ہو۔
پہلی بارش مین جبکہ جگہہ جگہہ جنگل مین گڑھے بہر جاتے ہین تو نکٹے وغیرہ تمام
جنگل مین پہیل جاتے ہین۔ اور وہان یہہ اپنی خوراک تلاش کرتے رہتے ہین۔
ان سے اون مرغابیون کا گوشت اچھا ہوتا جو سردی کے موسم مین پردیس سے
آتی ہین۔
شکار کرنے کا طریقہ۔ سب سے پہلے یہہ بات معلوم ہونا چاہیے کہ انکے شکار کرنے کو کونسی
بندوق اور کس قسم کا چھرہ موزون ہے۔ چونکہ مین نے ۱۴ بور سے لگا کر دس بور کی
بندوق تک سے تجربہ کیا ہے۔ میرے نزدیک اوڑتے ہوئے پرندون پر استعمال کیجائے
تو ۱۲ یا ۱۶ بور سب سے مناسب ہے۔ دس بور سے لیکر آٹھہ یا چار تک اوسوقت کار آمد ہین
جبکہ یہہ جہنڈ کے جہنڈ تالابون مین پڑے ہون اور کہانے مین مصروف ہون
اسوقت داؤن کرکے ایک فیر بیٹھی ہوئی مرغابیون پر اور دوسرا فیر اوسوقت کیا جائے
جبکہ یہہ اوڑتی ہوئی سر پر آجائین۔ یہہ موقع علے الصبح اور شام کے وقت ملسکتے ہین۔
ہمارے یہان کے ایسے تالابون مین جنکے پانی کا پہیلاؤ چار پانچ کوس کے دور مین
ہوتا ہے شکار کہیلنے کا طریقہ یہہ ہے کہ جب کبھی کسی معزز پولٹیکل افسر مثلاً پولٹیکل ایجنٹ
صاحب بہادر یا ایجنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر وغیرہ کو شکار کہلایا جاتا ہے تو ایک
وقت معہودہ پر شاہزادے شکاری جو مشہور ہین جمع کرلئے جاتے ہین۔
اونہین پہلے چہوٹی چہوٹی کشتیون کے ذریعہ سے تالاب کی درمیانی خشکیون اور
ٹاپوؤن مین اوتار دیا جاتا ہے یہہ سب موقع موقع سے تمام تالاب مین ہر طرف
پہیل جاتے ہین۔ پہر دو تین شکاری فی کشتی کشتیون مین بیٹھکر ان کے قریب
جاکر فیر کرلیتے ہین فیر ہوتے ہی مرغابیان اوڑتی ہین اور جب ہرجاتی ہین شکاری جو ہو

ہوتے ہین - اور ہر چہار طرف سے انپر فیر ہوتے ہین -
یہہ نظارہ بھی قابل دید ہوتا ہے تالاب مین چارون طرف سے سموک لیس پوڈر کے
کارتوسون کے تڑاقے سنے جاتے ہین اور دور سے دیکھنے والون کو آوز سننے سے
پہلے مرغابیان گیند کی طرح گرتی ہوئی معلوم ہوتی ہین - جنکو اچھی مشق ہوتی ہے
وہ دونالون مین دو مرغابیان گرا لیتے ہین اور اکٹھے جھنڈ مین دو دو تین تین -
ایسے موقع کے لئے جہان صرف اوڑتی ہوئی مرغابیون پر فیر کرنے کا موقع ملے میرے
نزدیک بیس۲۰ اور اٹھائیس۲۸ بور چوک ہیمر لیس دونالی بہتر ہین اسلئے کہ زیادہ فیر کرنیکا
اتفاق ہوتا ہے - اور بارہ بور چونکہ زیادہ بہرت کی بندوق ہے اسلئے اوسکے دھکے
سے کبھی کبھی سر مین درد ہونے لگتا ہے اور درد ہوجانیکے بعد صحیح لگانے مین ضرور
فرق پڑنے لگتا ہے -
ایک مرغابی پر بارہ۱۲ بور کی بندوق کا ایک کارتوس چلانے سے بیس۲۰ یا اٹھائیس۲۸ بور کا
کارتوس چلانا بہتر ہے - اور کام دونون یکسان کرتی ہین - بیس۲۰ اور اٹھائیس۲۸ بور
مین نمبر ۵ چھرہ کے کارتوس مرغابی کے لئے بالکل موزون ہین - قاز اور بڑے
قسم کے آبی پرند کے لئے نمبر ۱ سے شاٹ خوب کام دیگا - چھوٹا چھرہ استعمال کرنے
سے یہہ جانور یعنی قاز وغیرہ اکثر زخمی ہوکر دور جاکر گرتے ہین اور پھر نہین ملتے
کیونکہ انمین پرونکا حصہ زیادہ ہوتا ہے - چھوٹا چھرہ نمبر (۶) سے (۴) تک فاصلہ پر لگایا
جائے تو مہلک زخم نہین پہونچاتا -
میرے یعنی اپنے تجربہ سے معلوم کیا گیا تو مرغابی کے اوڑنے کی رفتار چالیس۴۰ یا ساٹھ۶۰
میل فی گھنٹہ ہے - اور چھرہ کی رفتار چھ سو۶۰۰ میل فی گھنٹہ ہے قاز کی پرواز اس سے
کسیقدر کم ہے تیس۳۰ میل فی گھنٹہ سے زائد نہین بگلے کی پرواز کی رفتار قاز کے برابر
ہے - لہذا بندوق اوڑتے ہوئے جانور پر لگاتے وقت ان پرواز کی رفتار کو نظر
رکھتے ہوئے اسی نسبت سے کچھہ آگے شست باندھنا چاہئے تو چھرہ صحیح لگے گا ورنہ
ہمیشہ پیچھے رہجائیگا -

بھرت پور مین بہی مرغابی کا شکار بڑے لطف سے کہیلا جاتا ہی۔ سردی کے موسم مین
صرف تین روز شکار کے لئے مخصوص ہین اور معزز صاحبان انگریز و دیگر معزز اصحاب
جمع ہوکر شکار کہیلتے ہین۔

نیل سر

یہہ پرندہ دیکہنے مین نہایت بہلا معلوم ہوتا ہے اس کا خوبصورت سبز سر سفید
کنٹہی لال پوٹہ سیاہ اور بڑی دُم اور نہایت خوبصورت نیلی اور سفید دہاریان یہہ سب چیزین
دوسرے پرندون مین علیحدہ تمیز کراتی ہین۔ زیادہ تر ہندوستان کے شمال اور
مغرب مین پایا جاتا ہے۔ اور بمبئی کے جنوب مین بالکل کمیاب ہے اس پرندکی عادات
ہر شکاری کو کم ازکم معلوم ہین۔
یہہ محفوظ تالابون مین رہتا ہے۔ آسانی کے ساتہہ پیر سکتا ہے چل سکتا ہے اور اوڑ سکتا ہے
یہہ صرف اپنی جان بچانیکے لئے غوطہ مارتا ہے یا اُسوقت جبکہ کہیل مین مصروف ہو لیکن
اپنی خوراک کے لئے بہت کم غوطہ لگاتا ہے۔ البتہ مادہ اور نوجوان بچے خوب
غوطہ لگاتے ہین۔ مادہ جب زخمی ہو جاتی ہے تو بڑی ہوشیاری سے اپنی جان بچاتی
ہے غوطہ زنی کرکے۔
جبکہ جوڑا پانی مین پیر رہا ہو تو اوّل مادہ اوڑیگی اور پہر نر۔ نر جب تک کہ مادہ اوّل نہ اوڑے
خود پہلے کبہی نہین اوڑتا۔
نر اور مادہ کی آوازین بالکل مختلف ہین نر کی آواز ہلکی مگر گونجنے والی ہوتی ہے
اور مادہ بہاری آواز سے بولتی ہے وجہہ یہہ ہے کہ نر کے نتھنے کے قریب
ایک خلو ہوتا ہے جسکا تعلق پہیپڑے سے ہوتا ہے اسلئے آواز چلکر کہاتی ہے
اور گونج پیدا ہوتی ہے۔
انڈے دینے کے زمانہ مین نر سیٹی کی سی آواز نکالتا ہے۔ اور غون غون بہی کرتا
ہے۔ مادہ محبت سے اوسکے پاس اکثر سر سے ٹکراتی ہے۔

یہہ عام طور سے گدلے تالابوں اور کھلے ہوئے میدانوں مین پائے جاتے ہین اور اپنی خوراک رات کے وقت تلاش کرتے ہین جسطرح اور جانوردن مین۔
اسکی خوراک دانہ جھاڑی کے بیر وغیرہ جڑین کیڑے مکوڑے یا چھوٹے چھوٹے زندہ مخلوقات وغیرہ ہے۔
کشمیر کیطرف یہہ مئی اور جون مین انڈے دیتے ہین اور نہایت پوشیدہ جگہہ مین گھونسلے بناتے ہین زیادہ تر پانی کے درختون کے نیچے اور شاذونادر عام درختون پر انڈے دیتے ہین۔
انڈے عام طور سے تعداد مین گیارہ ہوتے اور رنگ بھی بھورے۔

گرم پائی

گرم پائی ہندوستانی نیل سر کہلایا جا سکتا ہے اسلئے کہ یہہ شکل مین نیل سر کی مادہ سے بہت مشابہ ہوتا ہے مگر اس کے پوٹہ پر ایک سیاہی مائل سفید چوڑی دہاری ہوتی ہے۔ یہہ نیل سر کے ہم آواز بھی ہے قد اور وزن کے لحاظ سے بھی برابر ہے۔ یہہ برما کے جنوب اور خلیج بنگال کے جزیرون کے علاوہ کل ہندوستان مین پایا جاتا ہے چار ہزار فٹ سے زیادہ اونچی پہاڑی پر نہین چڑھ سکتا۔
متوسط ہند مین پوری مین نہایت کثرت سے پایا جاتا ہے۔ اسکے رہنے کی جگہہ چھوٹے بڑے تالاب ہین۔ بہتے ہوئے پانی سے ٹہیرے ہوئے پانی کو زیادہ پسند کرتا ہے یہہ جھنڈ مین رہنا پسند نہین کرتا بلکہ اپنے جوڑے کے ساتھہ پایا جاتا ہے۔ اسکے تمام طور طریقے نیل سر کے مشابہ ہین لیکن اسکی آواز اوس سے کم ہے۔ یہہ جب اڑتا ہے تو پھڑپھڑاہٹ کی آواز نکلتی ہے۔ یہہ غوطہ بہت اچھی طرح لگا سکتا ہے۔ چنانچہ زخمی ہونے کی حالت مین بڑی مشکل سے قابو مین آتا ہے۔
پوشیدہ لمبی گھانس وار زمین پر انڈے دیتا ہے اونچی زمین پر انڈے نہین دیتا

جیسے کہ عام پلا و البطخین انڈے دیتی ہین - اسکے انڈون کی تعداد دش ہوتی ہے لیکن سبکے سب انڈے بہت کم سیے جاتے ہین - اسکا گوشت ایساہی مزیدار ہوتا ہے جیساکہ نیل سر کا اس کا جوڑا قیل سر سے ملا کر بلا تکلف بیچے لئے جاسکتے ہین -

سینخ پر

سینخ پر تمام سفید ہونے کی وجہہ سے بالکل علیحدہ تمیز کیا جاسکتا ہے - اوپر کے حصّہ مین بھورے رنگ کی دہاریان ہوتی ہین اسکی مادہ کی چونچ نر سے کچھہ چھوٹی ہوتی ہے اور نوکیلے پن مین دونون کی چونچین یکسان ہوتی ہین -
یہہ پرند ہندوستان مین نہایت عمدہ شکار خیال کیا جاتا ہے - اور کل ہندوستان مین پایا جاتا ہے - یہہ جھنڈون مین رہتا ہے یہان تک کہ کوئی جھنڈ ایسا ہوگا جسمین بیس تیس کی تعداد ہو ورنہ کئی کئی سو بلکہ ہزار ہزار کی تعداد مین پائے جاتے ہین -
یہہ پانی کے بڑے حصّہ مین جہان گوندلہ وغیرہ بہت ہو دن بھر رہنا پسند کرتا ہے رات کے وقت دوسری جگہہ اپنی خوراک تلاش کرتے جاتا ہے - اور صبح ہوتے ہوتے اپنی پناہ کی جگہہ واپس آجاتا ہے - اسکی اڑان بہت تیز ہے اور اپنی قوم مین سب سے زیادہ اوڑنے والا ہے - یہہ نہ تو اچھی طرح پہر سکتا ہے اور نہ چل سکتا ہے اور نہایت بھدے طور سے غوطہ لگاتا ہے - اسکی لمبی چونچ بڑی کارآمد ہے کیونکہ یہہ اپنی خوراک بگلا کیطرح پانی کے پیندے مین سے نکالتا ہے -
یہہ نباتات کو بھی کہا لیتا ہے اگرچہ عام طور سے اسکی خوراک کیڑے مکوڑے اور چھوٹی چھوٹی مچھلیان ہین - یہہ سرد ملکون مین انڈے دیتا ہے -

بوہیا کیرا

یہہ چھوٹی مرغابی اپنی ذات مین سب سے علیحدہ پہچانی جاسکتی ہے اس کے بازو پر چمکدار دہبہ ہوتا ہے یہ پرند دیکھنے مین بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہے - اس کا سر اخروٹ

نما ہوتا ہے اور ایک چوڑی نیلی دہاری اوپر ہوتی ہے۔
یہہ وزن مین پاؤ بہر سے لیکر ڈیڑہ چہٹانک تک ہوتا ہے نر اور مادہ وزن مین دونون برابر ہوتے ہین۔ یہہ سردی کے زمانہ مین قریب قریب کل ہندوستان مین پائے جاتے ہین یہان تک کہ جزیرہ انڈامن اور نائیکوبار تک پہونچ جاتے ہین۔ انکی آمد آمد اگست سے شروع ہوجاتی ہے۔ لیکن بعض اوقات ستمبر اور اکتوبر مین ہی کثرت سے آنے لگتے ہین۔

یہہ زیادہ تر ہندوستان کے شمال و مغرب مین ٹہرتے ہین اور تہوڑے سے پانی کو دیکہکر ہر جگہ رم جاتے ہین اور جب بیٹھتے ہین تو آپسمین ملکر بیٹھتے ہین۔ یہ آسانی کے ساتہہ پہر سکتے ہین اور اچہی طرح غوطہ لگا سکتے ہین اور جہان گوندلہ وغیرہ زیادہ ہو تو زخمی ہونے کی حالت مین اوسمین چہپ جاتے ہین اور پہر مشکل سے ملتے ہین۔ انکی اوڑان نہایت تیز ہے اور جسم بہت پہرتیلا ہوتا ہے سبک پر ہے۔ انکے بازوؤن مین ایک قدرتی طاقت ہونے کی وجہہ سے ان مین ایک اور بہی بات ہے کہ اوڑتے اوڑتے جسطرف چاہین مُڑ سکتے ہین اور اس وجہ سے شکرے وغیرہ پرند شکاری جانورون کے مشکل سے قابو مین آتے ہین۔ اور اسیطرح اوڑتے ہوئے شکاری کی بندوق کی زد مین مشکل سے مرتے ہین۔ انکی خوراک تلاش کرنے کا وقت رات ہے۔ خوراک زیادہ تر نباتات ہے اگرچہ چہوٹی جاندار مخلوقات کو بہی کہا لیتے ہین عادت کے لحاظ سے یہہ بہت ہی انسان سے ہیل کہا سکتا ہے۔ یہہ اپنے جوڑ یکا بڑا شوقین ہے ہندوستان مین ہر موسم مین پائے جاتے ہین لیکن انڈے یہان نہین دیتے۔ اور امریکہ کے علاوہ کل روئے زمین پر پائے جاتے ہین۔

ابلق

اس پرند کے سر پر ایک چہوٹا سا گرا ہوا تاج ہوتا ہے جو کہ پاس سے صاف طور سے دکہائی دیتا ہے۔ سامنے اور پیچہے کا حلقہ سیاہ بیچ مین سفید اور پیٹ و سینہ یہ دونون

بہی سیاہ ہوتے ہین۔ مادہ نہایت ہی سیاہ بہورے رنگ کی ہوتی ہے اور قد مین نر سے چہوٹی ہوتی ہے۔ پانی مین پیرتے وقت سفید حصّہ نہین دکہائی دیتا۔ نر اور مادہ دونو کے چہوٹی بطخون کیطرح سفید بازو ہوتے ہین اور سفید سی آنکہین لیکن بلحاظ خصلت اور عادت یہہ بطخون سے بہت مختلف ہین۔ چہوٹے بچّے کچہہ بہورے رنگ کے ہوتے ہین چونچ بہت چہوٹی اور چوڑی ہوتی ہے اور سرے پر جاکر اور بہی زیادہ چوڑی ہوتی ہے۔ یہہ ہندوستان مین صرف سردی کے موسم مین آتے ہین۔ اور منی پور یہما کے شمال مین پہیل جاتے ہین۔ لیکن جنوب مین نہین رہتے۔

یہہ تاجدار پرند جہنڈون مین زیادہ تعداد مین رہتا ہے۔ اور چوڑے کہلے ہوئے پانی کو زیادہ پسند کرتا ہے۔ اوّل دن اگر شکار کے دوران مین یہہ ستایا جائے تو اپنی پسند کی ہوئی جگہہ نہین چہوڑتا۔ لیکن ہنوا تر کئی روز ستایا جائے تو پہر وہ جگہہ چہوڑ دیتا ہے۔ یہہ نہایت تیز پیرنیوالا جانور ہے اور غوطہ لگانے مین بڑا مشاق ہے۔ بعض وقت غوطہ لگانا اوڑنے سے زیادہ پسند کرتا ہے۔ کشتی سے انکا شکار کہیلا جائے تو کشتی انکے بالکل قریب پہونچ سکتی ہے بشرطیکہ احتیاط اور ترکیب سے لیجائے جائے۔ اسکی خوراک پانی کے کیڑے مکوڑے چہوٹی چہوٹی مچہلیان ہین۔ یہہ کنارے پر بیٹہکر اپنی خوراک تلاش نہین کرتا۔ اور خوراک دن کے وقت تلاش کرتا ہے۔ ہندوستان مین یہہ شروع اکتوبر مین آجاتا ہے اور مئی تک قیام رکہتا ہے۔

لال چونچ

اِس پرند کی سُرخ بڑی چونچ اخروٹ کے رنگ کی گہنے بال اور سر پر سُرخ تاج یہہ سب ایسی علامتین ہین کہ یہہ دور ہی سے تمیز کیا جا سکتا ہے۔ مادہ کا رنگ زیادہ چمکدار نہین ہوتا صرف بہورا رنگ ہوتا ہے اور بیچ کا حصّہ کچہہ ملگجا سفید۔ سر پر بالونکا گچہا ہوتا ہے۔ اور چونچ سیاہ رنگ کی لیکن سرے پر سے سُرخ ہوتی ہے یہہ پرند تمام

غوطہ خور پرندون سے زیادہ وزنی ہوتا ہے۔ نر تقریبًا سوا دو سیر تک وزن مین ہوتا ہے۔ مادہ اس سے ادھ سیر کم ہوتی ہے۔ اسکی اوڑان کم اور بھاری ہوتی ہے۔ ہندوستان مین یہہ بہت عام ہے ایک ایک جھنڈ مین ہزار ہزار کی تعداد ہوتی ہے اور جبکہ ایک دوسرے سے ملکر بیٹھے ہین تو لال سر ایسے معلوم ہوتے ہین جیسے کیاریون مین لال پھول اوگے ہون۔

یہہ یہان نومبر اور ستمبر مین آتے ہین اور اپریل مین واپس چلے جاتے ہین۔ تمام شمالی ہندوستان مین پھیل جاتے ہین اور بعض اوقات جزیرہ لنکا تک پہونچ جاتے ہین۔

اسکی سب سے زیادہ پسند کی جگہہ پھیلا ہوا کھڑا پانی ہے جسکے پیندے مین گوندر وغیرہ اوگا ہو یہہ پرند تیز تیرتا ہے اور اچھی طرح غوطہ لگاتا ہے۔ اپنی خوراک غوطے سے ہی نکالتا ہے اور کنارہ پر آکر بھی تلاش کرتا ہے۔ اسکی خوراک مختلف ہے لیکن چھوٹے جانورون اور نباتات کو زیادہ پسند کرتا ہے۔ عام خوراک پانی کے چھوٹے پودے پتنگے مینڈک اور چھوٹی مچھلیان ہین۔

یہہ عام طور سے اپنی خوراک دن مین مہیا کرتا ہے اور رات کو کم تلاش کرتا ہے۔ ہندوستان مین یہہ نہایت عمدہ شکار ہے۔ اسکا شکار اوڑتے ہوئے کیا جاتا ہے نر اور مادہ دونون کی آوازین مختلف ہین نر کی آواز مین ایک سیٹی سی نکلتی ہے اور مادہ کی آواز مین لفظ کر کی آواز نکلتی ہے۔ اس کا گھونسلہ گوندر وغیرہ مین ہوتا ہے اور انڈے جبکہ تازہ ہون تو اونمین ایک خاص قسم کی سبزی مائل جھلک ہوتی ہے اسکے انڈے تعداد مین آٹھ ہوتے ہین۔

تکٹ

یہہ پرند اسی نام سے مشہور ہے یہان تک کہ انگریز لوگ بھی اسکو اسی نام سے پکارتے ہین۔ اسکی قسم مرغابی اور قاز کے درمیان ہے۔ نر اور مادہ جسم مین برابر ہوتے

ہین وزن مین ڈہائی تین سیر تک کے ہوتے ہین - لیکن مادہ ڈیرہ سیر تک کی ہوتی ہے
نکٹا تمام ہندوستان مین پایا جاتا ہے - ایسے مقامات مین جہان کہلے ہوئے میدان
ہون دلدل ہو اور جہان درخت زیادہ ہون کثرت سے پایا جاتا ہے - کیونکہ اس کا رہنا
سہنا اور انڈے دینا درخت ہی پر ہوتا ہے - یہہ دریاؤن کے کنارون پر بہت
کم پایا جاتا ہے - اور جہیلون وچہوٹے چہوٹے تالابون پر بہت زیادہ اسے اندازہ
ہوتا ہے کہ پسندیدگی نکٹا کے لحاظ سے یہہ قاز سے بالکل مختلف ہے - یہہ جہنڈون
مین رہنا پسند نہین کرتا یہان تک کہ بڑے بڑے جہنڈ مین دس بارہ بہی مشکل سے
ملتے ہین -
عام طور سے یہہ جوڑے کے ساتہہ رہتا ہے اور اسقدر ہوشیار اور چوکنا نہین
رہتا جسقدر کہ اس کے ہم قوم دوسرے جانور رہتے ہین - اسکا زیادہ وقت پانی پر
صرف ہوتا ہے - یہہ چانول اور سبجری اور ہری پودے کہاتا ہے لیکن پانی کے
کیڑے مکوڑے ہی بہت پسند کرتا ہے - یہہ اچہی طرح سے پیر سکتا ہے اور اگر مجبور
کیا جائے تو غوطہ بہی خوب لگاتا ہے - مرغابی اور قاز سے اسکی اوسط درجہ کی
اوڑان سے چلتے اور اوڑتے وقت نر ہمیشہ آگے رہتا ہے - یہہ دن ہی مین اوڑتا
اور دن ہی مین کہاتا ہے اور رات کے وقت درختون پر بسیرا لیتا ہے - عام طور سے
یہہ جانور بڑی خموشی سے اپنا وقت بسر کرتا ہے - جوڑا ایک دوسرے کے پاس ہمیشہ
رہتا ہے - گہونسلہ کے لئے جگہہ تلاش کرنا مادہ کا کام ہوتا ہے - نر صرف اوسکے ساتہہ
ساتہہ رہتا ہے - گہونسلہ کسی خلو مین بنایا جاتا ہے - یا ایسی جگہہ جہان سے کئی شاخین
ادہر ادہر پہیل گئی ہون - بعض اوقات اسکا گہونسلہ زمین پر گوندلہ مین پانی کے
قریب بہی ہوتا ہے -
انڈے کچہہ بہورا ہٹ اور سفیدی لئے ہوئے صاف اور چکنے ہوتے ہین - تعداد
مین بارہ ہوتے ہین اور جون وستمبر کے درمیان ہوتے ہین - بچون کا رنگ
پچہلا حصہ بہورا ہوتا ہے اور اوپر نیچے سے سفید -

سرخاب یا چکوا چکوی

اِس پرند کی اوڑان ویسی ہوتی ہے ۔ سفید اور سیاہ بازو جو تین رنگ کے معلوم ہوتے
ہین اسکی خاص علامت ہے ۔ ہندوستان مین سوائے جنوبی حصّے جزیرہ لنکا اور
جزائر خلیج بنگال سب جگہہ پایا جاتا ہے ۔ میدان مین صرف موسم سرما مین آتا
ہے ورنہ ہمالیہ پہاڑ پر رہتا ہے ۔ اسکی آواز اسکی موجودگی کا فوراً پتہ دیتی ہے کیونکہ
یہہ کبھی خاموش نہین بیٹھتا یہانتک کہ جب اسے کسی بات کا خوف نہو اور یہہ اپنی
مادہ سے خوش فعلیان کر رہا ہو اوسوقت بھی چلّاتا رہتا ہے ۔ نر اور مادہ کی آواز مین
بظاہر کوئی فرق نہین ۔ رنگ کے لحاظ سے مادہ کا رنگ کچھہ سفید ہوتا ہے نر کی
گردن مین ایک سیاہ کنٹھی ہوتی ہے جو گرمیون کے زمانہ مین پیدا ہو جاتی ہے
اور بہت جلد غائب ہو جاتی ہے ۔ یہہ ریتیلے کنارون اور کھلے ہوئے پانی کو بہت پسند
کرتا ہے دریاؤن کے کنارون پر ہمیشہ جوڑے کے ساتھہ پایا جاتا ہے ۔ یہہ زیادہ
تر پانی کے قریب خشکی پر رہتا ہے اور پانی مین بہت کم رہتا ہے ۔ چلتے وقت
بڑی خوبصورتی سے گردن اوٹھا کر چلتا ہے ۔ پیرنے مین بالکل قاز کی طرح ہے
اسکے غوطہ لگانے کی طاقت محدود ہے ۔

اسکی خوراک چھوٹے چھوٹے جانور ہی نہین بلکہ مجبوری کی حالت مین دانہ گھاس
اور کچا اناج بھی کھا لیتا ہے ۔ اسکا گوشت لذیذ نہین ہوتا ۔ یہہ نہایت ہوشیار اور
چالاک پرند ہوتا ہے ۔ اور اسے بندوق کی گولی کی حد کے متعلق پورا علم ہے ۔
کہ فوراً بندوق کی زد سے بچ جاتا ہے اگر اوڑتا ہو تو اونچا ہو جاتا ہے اور بیٹھا ہو
تو اوڑ جاتا ہے اگر میدان مین ہو تو بہینسے یا بیل کی آڑ سے اسکا شکار ممکن ہے
اوڑتا ہوا سر پر آ جائے تو مار کھا سکتا ہے یا کسی آڑ کے قریب بیٹھا ہو تو داؤن
کرکے شکار کیا جا سکتا ہے ۔

اسکے واسطے نمبر (۱) چہرہ شکار کرنیکو بہتر ہے ۔ ہندوستان مین یہہ پرند دس ہزار

فٹ کی اونچائی پر ہمالیہ پہاڑ پر انڈے دیتا ہے گھونسلہ چٹانون کے خلومین بناتا ہے انڈے تعداد مین آٹھہ ہوتے ہین۔

سِلّی

اسکی بہت دیر تک رہنے والی سیٹی سی آواز اسے اسکی ہم قومون سے علحدہ تمیز کرا سکتی ہے۔ اسکی آواز کی طرح اسکی ٹانگین بھی اور جانورون سے علحدہ ہین۔ اسکی ٹانگین بہت لمبی ہوتی ہین اور اڑتے وقت گردن نیچی رہتی ہے۔ یہہ پرند درختون پر رہتا ہے۔ اسکی سیٹی کی آواز او سوقت کی آواز جیسے یہہ بیٹھے ہوئے بول رہے ہون بالکل مختلف ہے۔ اسکا پورا جسم اور قریب تمام سیاہ بازو اور بھی نشانیان ہین جسم کے لحاظ سے گردن لمبی ہوتی ہے اور دُم چھوٹی۔

یہہ پرند تمام ہندوستان مین پایا جاتا ہے۔ جہان پانی اور خوراک دونون چیزین موجود ہون یہان تک کہ جزائر اینڈمن اور نانیکوبار مین بھی پایا جاتا ہے۔ لیکن خاص طور سے یہہ گرم ملک کا جانور ہے پہاڑون پر نہین پایا جاتا ہے اور پانی کی ایسی جگہہ کو پسند کرتا ہے جہان درخت نہون گھانس اور گوندلہ کی جگہ زیادہ پسند کرتا ہے خواہ وہ پانی کا بہت چھوٹا حصّہ ہی کیون نہو۔

رات کے وقت آس پاس کے درختون پر بسیرا کرتا ہے۔ اور دنمین گوندلہ وغیرہ مین اپنی خوراک تلاش کرتا ہے۔ دریا کے کنارون پر اپنی خوراک تلاش کرتے ہوئے بہت کم پائے جاتے ہین۔ یہہ بڑی خوبصورتی سے زمین پر چلتا ہے۔ آزادی سے خوراک کے لئے غوطہ لگاتا ہے اور ڈرجانے پر پانی سے اپنے جسم کو اوٹھا کر ایکدم اونچا اوڑ جاتا ہے۔ یہہ اکثر دوسرے پرندون سے لڑتا ہے بلکہ سب کے سب اکٹھے ہو کر حملہ کرتے ہین اس کا گوشت لذیذ نہین ہوتا۔ اسکی خوراک چانول پانی کے چھوٹے چھوٹے پودے اور کیڑے مکوڑے ہین یہہ پرند درخت کے خلومین انڈے دیتا ہے یا چیلون کے پرانے گھونسلہ مین اور بعض اوقات خود ہی اپنے واسطے گھونسلہ بنالیتا ہے

اسکے انڈے کچھہ گولائی لئے ہوئے ہوتے ہین سفیدی مائل اور نہایت چکنے ہوتے ہین - جب مادہ انڈے سیتی ہے تو نر قریب کہڑا ہو کر پہرا دیتا ہے -

قاز

اگرچہ اسکی نسل ہندوستان مین پیدا نہین ہوتی لیکن موسم سرما مین نہایت ہی زیادہ تعداد کے ساتھہ تمام ہندوستان مین پھیل جاتے ہین - اس کے سفید سر پر دو سیاہ لکیرین ایک سرے سے دوسرے سرے تک اور سر پر بھورے رنگ کی کلغی دونون باتین دوسرے جانورون سے اسے مختلف کرتی ہین - اس کا رنگ بہت ہلکا بھورے رنگ کا ہوتا ہے اور چونچ بھی بھورے رنگ کی یا کچھہ ہلکی اور نوک پر سیاہ دہبہ ہوتا ہے اس کا وزن تقریبًا تین سیر ہوتا ہے - شمالی ہندوستان اور بنگال مین بہ کثرت سے پایا جاتا ہے - یہہ بڑا شاندار پرند ہے - اسکے جھنڈ بڑی بڑی تعداد کے ہوتے ہین یعنی پانچ پانچ سو کے اور کبھی اس سے بھی زیادہ یہہ فصلون کو بہت برباد کرتے ہین خواہ دال کی قسم ہو یا اناج کی - چاول چونکہ دیر مین اوگتے ہین اس لئے انکے دست و برد سے بچ جاتے ہین - اور چونکہ یہہ رات کے وقت کہاتے ہین اسلئے خاموشی کی حالت مین بہت کچھہ نقصان کرسکتے ہین -

یہہ باہر سے اکتوبر مین آتے ہین اور مارچ یا اپریل تک چلے جاتے ہین - جسوقت آتے ہین تو نہایت دبلے ہوتے ہین لیکن یہان سے خوب موٹے تازہ ہو کر جاتے ہین یہہ پرند کہرے پانی سے بہتے ہوئے پانی کو بہت زیادہ پسند کرتا ہے - اور پرندون کی طرح پانی مین نہین گہستا -

جسوقت یہہ اوڑتے ہوتے ہین تو انکی (قطار کی) یہہ شکل بنتی ہے اور بولتے ہوئے اوڑتے ہین گویا انکی آواز انکا پیش خیمہ ہے کہ ان سے پہلے سن لی جاتی ہے جب جگہہ بیٹھنا ہوتا ہے تو اوس جگہہ کے دو تین چکر لگا کر بیٹھتے ہین - بعض اوقات اسکے جھنڈ بڑی اونچائی سے تاکہ کسی تالاب وغیرہ کے درمیان مین اوتر جاتے ہین -

کشتی مین بیٹھکر اسکا شکار آسانی سے کیا جا سکتا ہے مگر اکثر اسکا شکار مغرب یا رات کے وقت اوڑتی ہوئی حالت مین بہتر ہوتا ہے۔
اس کے انڈے تعداد مین چار یا پانچ ہوتے ہین اور پیچھے بھورے رنگ کے ہوتے ہین۔ اوپر کی جانب زیتونی رنگ ہوتا ہے۔ اور پاؤن اور چونچ سیاہ۔ اس کے مارنے کو بہتر ہے۔ چھرہ یا ۔ ۱۳ای مناسب ہے چوک بور عمدہ بندوق سے اگر نزدیک سے اوڑتے ہوئے نکلین تو نمبر ۴ سے ہی گرائے جاتے ہین ورنہ زخمی زائد جاتے ہین چھرہ اسقدر پرون کو باریک ہونے سے نہین توڑ کر کافی مہلک صدمہ پہونچا سکتا ہے۔ لہذا یہہ نہین گرتا زخمی چلا جاتا ہے۔

قاز کلان اصیل

یہہ پرندہ بہ نسبت پلاؤ کے جنگلی حالت مین چھوٹا ہوتا ہے اسکی چونچ اور دم نارنجی ہوتی ہے برسات کے موسم مین چونچ کا رنگ زیادہ شوخ ہو جاتا ہے۔ پرانے پرندون کے پیٹ کے اوپر بہت چوڑی لکیرین ہوتی ہین۔ یہہ سوا چار سیر تک وزن مین ہوتا ہے یہہ بھی قاز کی طرح سردی مین آتا ہے اور سوائے سندھ کے تمام شمالی ہندوستان برما اور دوسرے حصون مین پھیل جاتا ہے۔ لیکن گجرات کے سوا ایسی بڑی تعداد مین اور کہین نہین پایا جاتا۔ یہہ دریائے گنگا سے بڑھکر جنوب مین نہین جاتا قاز سے اگر اسکی کوئی بات مختلف ہے تو یہہ کہ اسکی تعداد وسطی ہندوستان مین ہزار ہزار تک پائی جاتی ہے اوڑتے وقت یہہ بھی قطار کی ہی شکل بناتا ہے۔ اسکی اوڑان تیز اور باقاعدہ ہوتی ہے۔
اسکا شکار بھی قاز کیطرح کشتی مین بیٹھکر کیا جاتا ہے لیکن اسکے شکار مین یہہ ضرور ہے کہ شکاری اپنا جسم چھپائے رکھے۔ زیادہ تر کنارون پر رہتا ہے آسانی سے غوطہ لگا سکتا ہے۔ اور تھوڑی سی دیر سکتا ہے۔ لیکن مجبوری کی حالت مین غوطہ لگاتا ہے اور پانی مین زیادہ دیر تک نہین رہتا۔

فاز کی طرح فصلون کو برباد کرتے ہین - ایک سال کے بچے مزے مین نہایت لذیذ ہوتے ہین - انکی نسل کی اصلی جگہہ یورپ اور متوسط ایشیا ہے لیکن کشمیر مین بہی انکی نسل ہوتی ہے -

گہونسلہ برد وغیرہ کے ڈہیر کا ہوتا ہے - جو پانی کے قریب بنایا جاتا ہے - انڈے بالکل سفید ہوتے ہین - اور تعداد مین چہہ ہوتے ہین - بچونکی ٹانگین اول کالی ہوتی ہین اسے راج ہنس بہی کہتے ہین - یہہ بہی نمبر ۱ - چہرہ سے اوڑتا ہوا اچھی طرح مارا جاتا ہے - اور بیٹھا ہوا اسکے جہنڈون مین نمبر ۸ یا ۱۳ چہرہ سے یا اور موٹا چہرہ اتنی مناسب ہے -

مین ایک دفعہ انکے تقریبا تین سو کے جہنڈ مین تانگہ کی آڑ سے ٹونک سے چالیس میل علاقہ جے پور کے تالاب مین جہان یہہ نڈر تہین ساٹھ گز پہونچکر دس بور کی دونالون اور ۱۳ نمبر چہرہ سے تینتیس ماری تہین - مجھے دوبارہ اور نہ اس سے پہلے کبھی دو فیرون مین اسقدر شکار کرنے کا موقع نہ ملا - لیکن اسقدر ملکر اکٹھی بیٹھی تہین کہ کوئی چہرہ ضائع نہوا پہلے فیر کا -

چھا

اصلی چھے کی یہہ پہچان ہے - کہ نہایت ہی سیاہ رنگ اور بہورے رنگ کے کہلے ہوئے دہبے ہون - پیرون کے آخری حصہ نارنجی رنگ ہوتا ہے - چونچ کل جسم کے اوپر کے حصہ کے برابر ہوتی ہے - بعض انکی قسم ایسی بہی ہین جنکی اس سے بہی زیادہ لمبی چونچ ہوتی ہے - اسکے بیچ کی اور باہر کی اونگلی کے بیچ مین ایک جہلی ہوتی ہے جو کہ سوائے انکی قوم کسی اور کے نہین ہوتی -

نر اور مادہ مین بظاہر کوئی شناخت نہین بہرحال مادہ قد مین کچہہ زیادہ ہوتی ہے مادہ کی چونچ بعض اوقات مین انچہ تک کی ہوتی ہے اور وزن مین ڈہائی پونے تین چھٹانک ہوتی ہے - نر کی چونچ پونے تین انچہ لمبی ہوتی ہے - اور اسکا وزن

ڈہائی چہٹانک تک ہوتا ہے ۔
یہہ ہندوستان مین موسم سرما مین آتے ہین انکے آنے کا زمانہ اگست کا آخری اور ستمبر کا شروع مہینہ ہے مگر برما مین اور جنوبی ہندوستان مین اسکے بہی بعد آتے ہین مارچ کے ختم ہونے پر بہت سے تو یہان سے روانہ ہوجاتے ہین ۔ اور بہت سے اپریل اور جون تک قیام رکہتے ہین ۔
آنے کے زمانہ قیام مین یہہ تمام ہندوستان مین پہیلے ہوئے معلوم ہوتے ہین ۔ بعض جگہہ زیادہ اور بعض جگہہ کم ۔ جنوبی اور مشرقی حصہ ہندوستان مین کم پائے جاتے ہین اور شمال مین زیادہ پائے جاتے ہین اور یہان سردی اور زیادہ بارش ہونے کی وجہ سے یہہ زیادہ عرصہ تک ٹہرتے ہین ۔ یہہ دلدل والی جگہہ پانی کے درمیان ٹیلے یا جہان گوندلہ اور گہانس اوگی ہو پسند کرتا ہے ۔ چونکہ یہہ چہوٹا جانور ہے اسلئے دو دو انگل پانی اسکے لئے بہت موزون ہے گہرا پانی بالکل بیکار ہے اوچہے پانی مین یہہ اپنی خوراک چہوٹے کیڑے مکوڑے تلاش کرتا ہے جسوقت یہہ کہاتا ہے تو صرف اسکی چونچ کا تہوڑا سا اگلا حصہ کہلتا ہے ۔ جب یہہ خوراک کی تلاش مین نہو تو پانی سے باہر رہنا پسند کرتا ہے اور دن بہر کی گرمی کا حصہ تر گہانس مین خشکی پر کاٹتا ہے ۔ یہہ پرند سورج کی گرمی سے بچنے کے لئے پناہ کی جگہہ ضرور تلاش کرتا ہے ۔ اور اسی وجہ سے زیادہ گرمی کے زمانہ مین رات کے وقت خوراک تلاش کرتا ہے ۔
یہہ اکثر پندرہ بیس گز اور کبہی اس سے بہی زیادہ فاصلے سے اوڑ جاتا ہے ایک دم ایک آواز "چیپ" کا نکال کر اول تو ادہر ادہر اوڑتا ہے ۔ پلٹے لیکر اور پہر سیدہی اوڑان اوڑتا ہے فاصلہ پر ہوکر جب ایک ہی سمت مین اوڑتا ہے ۔ تو بہت تیزی سے اوڑتا ہے ۔ بعض لوگ اسے زمین سے اوڑتے ہی مار لیتے ہین اور بعض اوپر چلنے دیتے ہین جبکہ دم ہوا مین اوڑتا ہوا کچہہ بلندی پر چلا جاتا ہے اور پہر بانز ہکر دم پہیلائے ہوئے اور دونو پاہر کے پہ الگ بازون سے لگائے ہوئے زمین

پہ اوڑتا ہے جب نر اور مادہ دونون وڑ گئے ہون تو چین چین کی آواز نکالتے -
یہہ شمالی اور مغربی ہندوستان مین انڈے دیتا ہے اور خاصکر کشمیر مین - انڈے
دیتے وقت ایک خاص آواز نکالتا ہے اور اس زمانہ مین زیادہ تر درختون پر بیٹھتا ہے
گھونسلہ زمین پر ہوتا ہے انڈے کچھہ چتیلے زیتونی رنگ کے ہوتے ہین لمبائی مین
ایک انچہ کے قریب اور تعداد مین چار ہوتے ہین اسکے بچے انڈے سے نکلتے ہی مرغی کے
بچونکی طرح زمین پر دوڑنے لگتے ہین -
اس کے لئے (۸) سے (۱۰) شاٹ تک چھرہ مناسب ہے - گوشت نہایت لذیذ ہوتا ہے -

چھوٹا چھپا

یہہ قد مین لوے کے برابر ہوتا ہے چونچ دو انچہ سے کم لمبی ہوتی ہے - اگرچہ
موٹا معلوم ہوتا ہے لیکن وزن مین ڈیڑہ چھٹانک سے زیادہ نہین ہوتا - نر اور مادہ
دونون برابر وزن کے ہوتے ہین - اسکی دم مین صرف بارہ پر ہوتے ہین اور یہہ تمام
پر نوکیلے ہوتے ہین - لیکن نہایت نرم - سر کے اوپر دو لکیرین ہوتی ہین - یہہ اپنی ہم
قوم مین سب سے زیادہ خوبصورت پرند ہے - اسکی اوڑان مین خاص بات یہہ ہے
کہ ایکدم سیدہا آسمان مین اوڑتا ہوا چلا جاتا ہے اور اوپر جاکر کچھہ دیر ٹیڑہی کیطرح اوڑتا
رہتا ہے پہر کسی سمت تہوڑی دور فاصلہ پر پانو ڈھلکر گیند کیطرح زمین پر گرتا ہے -
ہندوستان کے شمال و مغرب مین کم ہوتا ہے - کونون اور آڑ مین بیٹھنے کا بڑا شوقین
ہوتا ہے اور نر سایہ دار زمین کو نہایت پسند کرتا ہے - اگر کسی خاص وقت بندوق لگائی
جائے تو اس پرند کا مارنا نہایت آسان ہے - اسلئے کہ جب اس کا زیادہ پیچہا لیا جاتا ہے
تو دبکنے لگتا ہے اور دوڑنا بند کر دیتا ہے - اسمین نہایت تیز خوشبو ہوتی ہے
اس لئے کتے بہی بڑی آسانی کے ساتھہ پتہ چلا لیتے ہین -
اسکی خوراک گہانس کے بیج اور چھوٹی چھوٹی گہانس اور کیڑے مکوڑے ہین - انڈے
دیتے وقت ایک خاص قسم کی آواز نکالتا ہے انڈے تعداد مین چار ہوتے ہین -

بڑہ سری

اس کا سر بڑا ہوتا ہے اور ٹانگیں کسیقدر لمبی چنور یگلی کے برابر ہوتا ہے اسکا گوشت معمولی درجہ کا ہوتا ہے۔ گھوڑے بیل تانگہ کی آڑ مین سے خوب شکار کیا جاتا ہے یا اڈہ کے قریب داؤن کرکے شکار کیا جائے اسکے لئے (۲) سے (۴) تک چھرہ مناسب ہے۔

اُوئی

یہہ پرند جسامت مین بڑہ سری کے برابر ہوتا ہے لیکن اوس سے چونچ بڑی ہوتی ہے تقریباً ۱½ ۳ یا ۴ انچہ لمبی ہوتی ہے۔ اوڑتے وقت یہہ ایک باریک آواز "اُوئی" کی نکالتا ہے۔ اس کا گوشت بڑہ سری سے اچھا ہوتا ہے۔ یہہ موسم سرما مین باہر سے آتا ہے۔ اس کا بہی شکار بڑہ سری کی طرح (۲) و (۴) چھرہ سے کیا جاتا ہے۔

جل مُرغی

یہہ پرند اگرچہ ہندوستان مین زیادہ پہیلا ہوا نہین ہے لیکن پہر بہی عام ہے اس کا سُرخ سامنے کا حصّہ اور دم کے نیچے کے سفید بال پیرون کے قریب کا سیاہ حصّہ اسکی خاص علامتین ہین۔ ایک سال کے بچے کا رنگ زیادہ ہلکا ہوتا ہے۔ انکی نسل ہندوستان مین پیدا ہوتی ہے۔ یہہ اپنے گھونسلے جہاڑیون مین بناتے ہین انڈے بہورے رنگ کی زمین کے۔ (یعنی زمین بہوری اور اوسپر سیاہ دہبے ہوتے ہین ——— چیت کبرے ہوتے ہین اور تعداد مین نو ہوتے ہین۔ اسکی خوراک عام مرغیون کیطرح آواز خاص قسم کی سخت "کرک" کی ہوتی ہے۔ دن کے وقت کم فاصلہ طے کرتی ہے لیکن رات کے وقت دور دور نکل جاتی ہے۔

سارس

اگرچہ ہندوستان کے شکاری اسے بہت کم شکار کرتے ہین لیکن چونکہ ہندوستان مین یہہ نہایت عام ہے اسلیئے اسکے متعلق کچھہ نکچھہ بیان کرنا ضرور ہے اس کا لمبا قد پانچ فٹ تک کا اونچا ہورا اور سفید رنگ یہہ علامتین ایسی ہین کہ ہر شخص اسے پہچان سکتا ہے - یہہ ہمیشہ جوڑے کے ساتھہ رہتا ہے - مادہ نر سے چھوٹا سر ہونے کی وجہہ سے علیحدہ تمیز ہوسکتی ہے - بلحاظ قد کے یہہ پرند ہندوستان کے تمام پرندون سے بڑا ہے لیکن وزن مین [illegible] زائد نہین ہے - انڈون سے زمانہ مین اسکی گردن سفید ہوجاتی ہے اور بازو کے پر بہی سفیدی مائل ہوجاتے ہین - یہہ پرند صرف ہندوستان ہی مین پایا جاتا ہے اور روس مین نہایت کم پایا جاتا ہے سوا نیپال کے باقی ملکون مین بہی کم پایا جاتا ہے - میسور اور سندھ مین بہی کم ہے - لیکن جو حصے سرسبز رہتے والے ہین اسکی کثرت کے خاص مقامات ہین -

راجپوتانہ مین نہایت کثرت سے پائے جاتے ہین - ہندوستان کے لوگ اس کا شکار کرنے مین مذہب کیوجہہ سے مجبور نہین ہین بلکہ دو وجوہ ہین - اوّل تو اس کا گوشت خراب ہوتا ہے دوسرے جوڑے کی آپسمین اسقدر محبّت ہوتی ہے کہ جب انمین تفریق ہوجاتی ہے تو پہر جوڑا نہین ملتا - جب انمین سے ایک مار لیا جاتا ہے تو دوسرے کی بری حالت ہوتی ہے اور آخر اوسکے غم مین مرجاتا ہے -

اسکا گہونسلہ پانی مین کبہی خشکی پر ہوتا ہے اور سطح آب سے اونچا بنایا جاتا ہے - اس کا گہونسلہ جب تک بچے نکل جائین اوسوقت تک اس پرند کو غصّہ نہین آتا اور جب غصّہ آتا ہے تو بڑے زور شور سے حملہ کرتا ہے جب یہہ بوڑھا ہوجاتا ہے تو اسکے پر جہڑنے لگتے ہین - وہ نہین یہہ کبہی کبہی اوڑتے ہی ہین - لیکن چلنا اوڑنے سے زیادہ پسند کرتے ہین اور ایک میل کی ہی اوڑان اوڑنے مین تو زمین سے بیس گز سے زیادہ اونچے نہین جاتے انکی اوڑان سے ہر شخص واقف ہے اوڑتے وقت بولتے جاتے ہین

پہلے نر کی آواز نکلتی ہے اور پہر مادہ کی۔ اسکے صرف دو یا تین انڈے ہوتے ہین اور عام
طور سے ان انڈون مین ایک بچہ نکلتا ہے باقی خراب ہو جاتے ہین۔ انڈے بہت
لمبے اور سخت ہوتے ہین لمبائی ۳ یا ۳½ انچہ تک ہوتی ہے یہہ اپنی خوراک خشکی پر کہیتون
مین اور اوتہلے پانی مین تلاش کرتا ہے۔ اسکی خوراک چہوٹے جانور گرگٹ کیڑے مکوڑے
وغیرہ ہین اور نباتات مین اناج دال وغیرہ۔

کلنگ یا کرچ

یہہ پرند اکثر جہنڈون مین پایا جاتا ہے اور جہنڈون مین اسکی تعداد بیس سے
سئو تک ہوتی ہے اور شمالی ہندوستان مین اس سے بہی زیادہ ہوتے ہین۔ اسکے
خاص رہنے کی جگہہ شمالی حصے ہین برما اور جزیرہ لنکا مین کوئی اس کا نام تک بہی نہین
جانتا یہہ اگست کے شروع مین آجاتے ہین۔ لیکن عام انکے آنیکا زمانہ اکتوبر ہے۔
راجہوتا ہوتے مارچ کے ہفتہ مین چلے جاتے ہین۔ لیکن بعض اور جگہہ ٹہرتے ہین۔ پانی
کے قریب کہلے ہوئے مقامات پر یہہ پایا جاتا ہے اور گہرے پانی سے بہتے پانی کو زیادہ
پسند کرتا ہے لیکن خوراک پانی سے دور تلاش کرتا ہے۔ علی الصبح انکا حملہ کہیتون پر
ہوتا ہے۔ اور صرف دانہ وغیرہ ہی نہین کہاتے بلکہ نئی پہوٹی ہوئی کونپلین تک کہاکر فصل
کو برباد کر دیتے ہین۔ آلو خربوزہ وغیرہ اور بہت سے نباتات کی قسم مین سے کہاتے ہین
سب سے زیادہ دال انکی پسندیدہ خوراک ہے۔
جب یہہ کہانے مین مصروف ہوتے ہین تو انہین سے ایک پہرہ دیتا ہے بہارون
مین سب سے لذیذ موسم ہے رات کو یہہ خشک جزیرہ یا ٹاپوؤن مین بسیرا لیتے ہین۔ یہہ
ہمیشہ ایک ٹانگ سے کہڑا ہو کر سوتا ہے۔ اگر انپر کوئی شکاری پرند حملہ کرتے تو دوسرے
ساتھی مدد دیتے ہین۔ انڈے بچے سارس کے انڈے بچون سے چہوٹے ہوتے ہین
ڈبل بور بندوق کے دو فیرون مین (ایک بیٹہے ہوؤن پر اور دوسرا اوڑتے ہوؤن پر)
مین نے چند کلنگ مارے جبکہ اسکا جہنڈ کہیت مین چگنے مین مصروف تہا۔

اس کے لئے (۳-۱۷) یا ۳ - ایس جی سے چھوٹا چھرہ ہونا چاہئے -

قرقرا

یہہ پرند ایک گز سے زیادہ لمبا نہین ہوتا اور بہورے لگلے یعنی ہرڑی سے بہت مشابہہ ہوتا ہے - یہہ اکثر جہنڈون ہی مین رہتا ہے اور اسکے جہنڈ بڑی بڑی تعداد کے ہوتے ہین - بعض وقت اسقدر ایک جگہہ اکٹھے ہوتے ہین کہ ایک ایک بیگھہ زمین کو ڈہک لیتے ہین - گجرات کاٹھیاواڑ وکھن انکے ہیڈکوارٹر ہین - یہہ بہی اکتوبر کے مہینہ مین آکر مارچ اور اپریل تک چلے جاتے ہین مذکورالصدر مقامات کے علاوہ شمالی اور مغربی ہندوستان مین بہی پائے جاتے ہین - جنوبی بنگال اور اوسکے مشرقی حصّہ مین نہین پائے جاتے -

یہہ نہایت خوش مزاج کہلاڑی پرند ہوتا ہے اور دن کا زیادہ حصّہ ادہراودہر چکر لگانے مین صرف کرتا ہے اوسوقت اسکا شکار مشکل سے کیا جاسکتا ہے - اگر یہ پیداوار کی چیزین کہارہا ہو اوس زمانہ مین اسکا گوشت اچھا ہوتا ہے - اسکی وہی خوراک ہے جو کلانگ کی ہے کہانے کے بعد یہہ بڑے بڑے تالابون اور خاصکر دریاؤن کے کنارون پر چلے جاتے ہین - کہلے میدانو مین بسیرا لیتے ہین بسیرے کے وقت ایک دو جانور جو کسی کے پہرے پر ضرور رہتے ہین - صبح ہوتے ہی پہر اپنی خوراک کی تلاش مین ادہرادہر اوڑجاتے ہین - اس کا گہونسلہ زمین پر ہوتا ہے جو چہوٹی چہوٹی کنکریان جمع کرکے بنالیا جاتا ہے انڈے دو ہوتے ہین -

کلنگون یعنی کرچون کیطرح یہہ بہی سکار کیا جاتا اور اسکے لئے وہی چھرہ موزون ہے

گوجن یا پیڑوان

ہندوستان کے شکاری پرندون مین یہہ سب سے بڑا پرند ہے اور لوگ اسے بڑے شوق سے شکار کرتے ہین اس کا رنگ ملگجا بہورا ہوتا ہے نیچے کا حصّہ سفید پرانے

نر کی گردن بہی سفید ہوتی ہے۔ لیکن مادہ اور بچون کی گردن وغیرہ بہوری رہتی ہے۔ سر کے اوپر سیاہ لکیرین ہوتی ہین۔ اوڑان مین گِدھ کی طرح ہوتا ہے۔ یہہ زمین سے زیادہ اونچا نہین اوڑتا۔ اسکے رنگ اور قد سے اسے فوراً پہچان لیا جا سکتا ہے۔ نر مادہ سے دوگنے قد کا ہوتا ہے وزن مین دس سیر ہوتا ہے اور کبہی اس سے بہی زیادہ۔ لمبائی مین نر تقریباً چار فٹ اور مادہ تین فٹ ہوتی ہے۔

یہہ خالص ہندوستانی پرندہ ہے سیلون مغربی ہندوستان بنگال بہار چوٹا ناگپور اور اڑیسہ مین بہت کمیاب ہے۔ یہہ کہلی ہوئی جگہہ کو بہت پسند کرتا ہے اور گہری ہوئی بند جگہ سے دور بہاگتا ہے صاف یا گہاس دار زمین اسکے خاص رہنے کی جگہہ ہے لیکن جب اسکے رہنے کی جگہہ سے گہاس کاٹ ڈالی جاتی ہے تو یہہ پانی کے کنارے چلا جاتا ہے۔ گیہون کے کہیتون مین ہی اکثر پایا جاتا ہے۔ اور اناج بیج کونپلین بیر وغیرہ کہاتا ہے جاندار مخلوق مین ٹڈے کو بہت پسند کرتا ہے۔ دوسری قسم کے کیڑے گرگٹ سانپ تک کہا جاتا ہے۔

اگرچہ یہ زیادہ اونچا نہین اوڑتا لیکن پہر بہی ایکدم مین بڑا چوڑا سفر طے کر لیتا ہے اکثر یہہ کالے ہرنون کے ساتہہ اوٹہتا بیٹہتا ہے اور ان کا ایسا میل ہو جاتا ہے کہ ایک دوسرے کی حفاظت کرتے ہین۔ جبکہ انڈے دینے کا زمانہ ہوتا ہے تو ایک ایک نر کے ساتہہ چہہ چہہ مادہ ہوتی ہین۔ جب یہہ مادہ سے کہیلتا ہے تو سر اور دُم اونچی اوٹہا لیتا ہے اور حلق پہلا کر ہوا مین زور زور سے سانس لیتا ہے۔ اور ایک خاص قسم کی گہری آواز نکالتا ہے اسکے انڈے دینے کا زمانہ چہہ مہینے تک رہتا ہے سوائے دسمبر فروری اور مارچ کے قریب قریب ہر مہینہ انڈے ہوتے ہین۔ اگست اور نومبر مین کثرت سے ہوتے ہین۔ یہہ پرندہ صرف ایک انڈا دیتا ہے اور ذرا سی کہلی جگہہ مین ہر جگہہ دیدیتا ہے۔ صرف تہوڑی سی گہاس جمع کر لی جاتی ہے۔

انڈے بہورے زمین کے ہوتے ہین اوپر سیاہ افشان ہوتی ہے۔ اسمین خوشبو

لینے کی بڑی قوت ہے اور یہہ خود کی حفاظت کا بڑا ذریعہ ہے - گو بجن کو چونکہ یہہ نہایت
ہوشیار پرند ہے - داؤن وغیرہ سے ہی مشکل سے زد پر آتا ہے لہذا یا تو گولی
سے چھوٹے طرح رائیفل شیر وڈو وغیرہ کے شکار کرنا بہتر ہے - ورنہ یہہ طریقہ ہی عمدہ ہے
کہ اسپر پہرتو کا سامول کر لیا جاتا ہے اور پہر اسکو تو لکر اوسیطرح شکاریون پر لایا جاتا
ہے خواہ یہہ پاؤن سے چلکر آئے یا اوڑ کر شکاریون پر سے نکلے نمبر ۱۳ ۸ سے چہرہ سے
اسکا شکار کر لیا جاتا ہے - یہہ طریقہ آسان اور کار آمد ہے -

تلوریا چارس ابہولا بہٹوان

یہہ نہایت لذیذ ہونے کی وجہ سے بہت مشہور ہے - قد طاؤس کے
برابر ہوتا - مادہ زیادہ تر بہورے رنگ کی اور نر بہت چمکدار سیاہ رنگ کا ہوتا ہے
مگر بازون کا رنگ سفید ہوتا ہے -
نر مادہ سے اوڑان مین زیادہ ہوتا ہے وزن اور جسم مین مادہ نر سے زیادہ ہوتی ہے
راجپوتانہ مین مادہ کا وزن اندازاً ڈیڑھ سیر تک ہوتا ہے - اور نر کا سوا سیر تک بنگال
و آسام مین اس سے بہی زیادہ وزن کے ہوتے ہین - یہہ پرند ہندوستان مشرقی
حصہ مین زیادہ کثرت سے پایا جاتا ہے - اور وہ آسام ہندوستان کے شمالی و غربی
حصون مین بہی پایا جاتا ہے -
یہہ کہلی ہوئی گہاس دار جگہہ مین رہتا ہے - اور جسقدر گہاس گہنی ہوتی ہے یہہ زیادہ
پسند کرتا ہے کیونکہ وہ اسکی پناہ کی جگہہ خوب ہوتی ہے اسکی اوڑان بہت کمزور
ہوتی ہے اور جب یہہ اوڑتا ہے تو زور زور سے بازو کو پہڑ پہڑاتا ہے اور ایک
سانس میں ایک میل سے زیادہ نہین اوڑتا - اسکی خوراک کو ٹہین دانہ بیر اور رسدار
پتیان وغیرہ مین ٹڈے اور گہاس کے دوسرے کیڑے بہی کہاتا ہے اس کے
انڈے دینے کی عجیب عادت ہے - مادہ سے مارچ سے جون تک خوش فعلیان کرتا

رہتا ہے - ہوا مین تقریبًا پندرہ گز تک سیدہا اوڑتا چلا جاتا ہے - اور بازوون کو زور
زور سے پہڑپہڑاتا ہے پہر ایکدم نیچے اوترتا ہے - اسیطرح پانچ یا چہہ مرتبہ اونچا جاتا
اور نیچے آتا ہے مادہ بہی اس درمیان مین اوسکے قریب آجاتی ہے پہر نر زمین پر اپنی دم
پہیلا کر مادہ کے گرد گہومتا ہے اور ایک عجیب آواز نکلتی ہے - مادہ دو انڈے دیتی ہے
اور کوئی گہونسلہ وغیرہ نہین بنایا جاتا ایک انڈا دوسرے انڈے سے بڑا ہوتا ہے
انڈے مورنی کے انڈون کے برابر ہوتے ہین - ان انڈون پر مادہ ایک مہینہ تک
بیٹہتی ہے اگر اس درمیان مین اوسے شبہہ ہوجاتا ہے کہ کسی نے انڈون کو چہوا
ہے تو خود انڈون کو پہوڑ ڈالتی ہے - بچے انڈون سے نکلتے ہی پہرنے اور دوڑنے
کے قابل ہو جاتے ہین - اور ایک مہینہ کے بعد خوب اوڑ سکتے ہین - ایکسال تک یہہ ماں باپ کے ساتہہ رہتے ہین
زیادہ تر ایسا ہوتا ہے کہ دو تین مادہ ایک دوسرے کے پاس انڈے دیتی ہین -

سیمتیتر

بہت سے شکاریون نے اسے مارنا تو درکنار دیکہا بہی نہوگا - یہہ پرندا اوڑنے
مین چیہے کی طرح اور قد مین کبوتر کے برابر ہوتا ہے - اسکی ٹانگین بہی کبوتر کیطرح
چہوٹی ہوتی ہین دم مرغابی کیطرح بہت چہوٹی ہوتی ہے - سر پر تین سیاہ لکیرین ایک
سرے سے دوسرے سرے تک ہوتی ہین گویا یہہ لکیرین اسکے خاندانی تمغے ہین -
یہہ ہندوستانی پہاڑیون مین ہر جگہہ پایا جاتا ہے - پر اسکے میدانون مین بہی آجاتا
ہے - پہاڑی ملکون مین سیلون تک یہہ پہنچ جاتا ہے - نیلگری پہاڑی مین اسکا شکار
خاص طور سے کیا جاتا ہے پہلی نومبر سے پہلی مارچ تک اگر خوب محنت سے اسکی
تلاش کیجائے تو پہاڑ پر چار ہزار فٹ کی اونچائی پر ملجاتا ہے - اونچائی پر ایسی
جگہہ جہان کچہہ تری ہو اور جہان اسے اپنی خوراک ملسکتی ہو بہت زیادہ پایا جاتا
یہہ پرندہ بہتے پانی کو بہت زیادہ پسند کرتا ہے - ہمالیہ کے علاوہ جہان یہہ پایا جائے
سردی کے زمانہ مین پایا جائیگا - ہمالیہ پر اسکی نسل بکثرت ہوتی ہے - کہا سے

مین نہایت لذیذ ہونے کی وجہہ سے اور آسانی سے پہچان لئے جانے کی وجہہ سے
شکاری اسکی طرف بہت زیادہ مائل ہوتے ہین اور چونکہ بڑی محنت سے ہاتہہ لگتا ہے
اسلئے زیادہ قدر کی نگاہ سے دیکہا جاتا ہے۔ جب اس کا دل چاہتا ہے یکایک
اوٹہہ کہڑا ہوتا ہے۔ اور درختون ہی درختون مین اوڑتا ہے اسلئے اسکے شکار کرنے
مین بڑی وقت ہوتی ہے اور جب شکاری مار لیتے ہین تو انکی خوشی کا کیا کہنا۔ یہہ
اپنی چونچ زمین مین گڑا کر کیڑے کوڑے لچہون کی طرح بالکل ثابت نگل جاتا ہے
اس لئے اس کا ہاضمہ بہت اچہا معلوم ہوتا ہے یہ بہت زیادہ کہانیوالا پرند ہے۔ زیادہ
تر جانور کہاتا ہے اور جب ایک دو ہفتہ بعد اناج ملجاتا ہے تو اپنی بڑی خواہش
ظاہر کرتا ہے۔ پلاؤ پیدا اناج کا بہرا پیالہ ایک جگہہ بیٹھکر کہا سکتا ہے۔ یہہ زیادہ تر رات کے وقت اپنی خوراک
تلاش کرتا ہے۔ مادہ جبکہ بیٹہی ہوئی ہو تو اپنی ہیبت مین تعلیان کرتا ہے اسوقت کوئی موٹی آواز نہین نکالتا صرف پچاس گز سے
دو سو گز تک ہوا مین ادہر ادہر اوڑتا ہے اسوقت اسکا شکار آسانی سے کیا جاسکتا ہے جبکہ تمام کنبہ کبھی
کے خوف کی وجہہ سے جگہہ تبدیل کرتا ہے تو مادہ تمام بچون کو لیجاتی ہے اول یہ بات نہایت عجیب
معلوم ہوئی کہ مادہ بچون کو کسطرح لیجاتی ہے لیکن معلوم ہوا کہ اپنی ٹانگو بچون مین داب کر لیجاتی
ہے۔ اسکے انڈے چار ہوتے ہین اور زیتون سے سوکہے پتون کے ڈہیر پر دئے جاتے ہین

بہٹ تیتر

یہہ بہورے رنگ کا گاودم پرند فاختہ کے برابر ہوتا ہے اکثر اسے پہاڑی جہاڑی
تیتر بہی کہتے ہین یہہ خشک کہلے ہوئے مقامات مین پایا جاتا ہے - جہاڑی
اور تر آب وہوا کے جنگلون مین بالکل نہین پایا جاتا۔ بنگال برما سیلون اور بمبئی
کی طرف بہت کمیاب ہے
اسکے رہنے کی جگہہ ہندوستان کا شمالی ومغربی حصہ ہے یہہ پرند پرون کی خوبصورتی
کی وجہ سے خوبصورت ہوتا ہے۔ یہہ علی الصبح اپنے کہانیکے واسطے اوٹہہ کہڑے ہوتے
ہین۔ اکثر کہیتون یا چہوٹی چہوٹی سوکہی گہاس کے میدانون مین پڑے رہتے ہین۔

جوار باجرہ مکہ دال وغیرہ اسکی خوراک ہے۔ صبح کے آٹھہ بجے سے دس بجے تک کسی قریب جگہہ پانی پینے جاتے ہین اور بعض اوقات اس فاصلہ کو طے کرنے کے لیے بڑی دور تک اوڑتے ہین۔

یہہ پرند بہت تیز اور اونچا اوڑتا ہے۔ جب تک یہہ اوڑتا رہتا ہے آواز نکالتا رہتا ہے صبح کے کہانے کے بعد یہہ چوتے ہوے کہیتون یا میدانون مین جا پڑتے ہین۔ اور تمام دن وہین گذارتے ہین چار بجے سے چہہ بجے تک انکے پانی پینے کا وقت ہے لیکن ہر موسم مین بدلتا رہتا ہے پانی پیتے وقت یہہ اچہی طرح شکار کئے جاسکتے ہین۔ اگرچہ اسکے انڈے ہی کیون نہون لیکن زیادہ پریشان کرنے سے جگہہ چہوڑ دیتا ہے۔

یہہ ہندوستان مین ہر موسم مین پایا جاتا ہے نر اور مادہ دونون انڈے سیتے ہین نر رات کے وقت اور مادہ دن کے وقت انڈون پر بیٹہتی ہے۔ بچے دانہ خود چگ لیتے ہین لیکن پانی نر پلاتا ہے۔ نر اپنے سینہ کے پرون کو بہگولاتا ہے جسے بچے چوس کر اپنی پیاس بجہا لیتے ہین۔ انڈے کہلی ہوئی زمین پر دیتے ہین۔ انڈون کی تعداد کبہی تین کبہی دو اور کبہی ایک ہوتی ہے۔ یہہ رات کے وقت بڑی ہوشیاری سے زمین پر سوتا ہے۔ اس کا وزن پاؤ بہر تک ہوتا ہے۔

غرے

اس قسم کے بہٹ تیتر کا پیٹ سیاہ رنگ کا ہوتا ہے جسکی وجہ سے یہ اچہی طرح پہچانا جاسکتا ہے۔ نر کا سر اور سینہ بہورے رنگ کا ہوتا ہے اور گردن اخروٹی رنگ کی اسکے علاوہ تمام جسم بہورے رنگ کا ہوتا ہے۔ اسکی دُم دوسرے تیترون کی طرح نوکدار نہین ہوتی۔

یہہ یہان سردی کے موسم مین آتا ہے۔ لیکن پہر بہی اس کثرت سے پہیل جاتا ہے کہ ہر جگہہ بہت زیادتی کے ساتہہ پایا جاتا ہے۔ شمالی و مغربی حصون راجپوتانہ پنجاب انبالہ مین زیادہ تر اکتوبر کے مہینہ مین آجاتے ہین اور فروری کے ختم ہوتے تک واپس

چلے جاتے ہین۔ کاشت کئے ہوئے کہیتون کو غیر کاشت کہیتون سے زیادہ پسند کرتے
ہین۔ صبح کہاتے وقت نہایت قریب قریب ملکر بیٹھتے ہین اور دوپہر کاٹتے وقت پہیلکر
بالکل علیحدہ علیحدہ بیٹھتے ہین۔ اسکے انڈے اسکی خوراک سب بہٹ تیتر کی طرح ہے
لیکن قد اور وزن بہٹ تیتر سے زیادہ ہوتا ہے۔ مادہ کا وزن نر سے کچہہ کم ہوتا ہے

پہاڑی بہٹ تیتر

یہہ بہٹ تیترون مین سب سے چہوٹی قسم ہے نہایت خوبصورت ہوتا ہے
نر کے پوٹے پر پیلی چوڑی لکیرین ہوتی ہین۔ سر کے اوپر سفید اور سیاہ دو لکیرین
ہوتی ہین جو بیچ نارنجی اور گیہون کی دانہ کے مشابہ ہوتی ہے۔ آنکہین پیلی ہوتی ہین۔
دم نوکدار نہین ہوتی۔ مادہ کے سر پر کالے کالے چہلکے ہوتے ہین اور لکیرین نہین ہوتین
یہہ تیتر سے بہت ملتا جلتا ہے۔
وہ مقامات جنکو بہٹ تیتر عام طور سے پسند کرتے یہہ بہی پسند کرتے ہین۔ لیکن جہاڑی دار جنگل زیادہ ترجیح
دیتے ہین۔ لیکن بارش کے موسم مین کہلی ہوئی جگہہ مین چلے جاتے ہین۔ اسکی کثرت
کے مقامات گجرات راجپوتانہ سندہ وغیرہ ہین۔ یہہ زیادہ تر اپنے جوڑے کے ساتہہ پایا جاتا
ہے اور کبہی تنہا بہی۔ یہہ زمین پر ایسا دبک کر بیٹھتا ہے کہ بالکل پتہ نہین چلتا اور اڑتے وقت
معلوم ہوتا ہے جبکہ یہہ خود ہی چہلک کر اوڑتا ہے۔ ایک سانس مین یہہ زیادہ دور تک
نہین اوڑ سکتا نہ یہہ اپنی رہنے کی جگہہ سے زیادہ دور جاتا ہے ہمیشہ دو وقت پانی
پیتے ہین جو ندیان یا پانی کی جگہہ پہاڑ سے قریب ترین وہان یہ جوڑے سے یا چار چار چہہ چہہ کے
جہنڈ مین علی الصباح آفتاب سے پہلے آتے ہین اور پانی پیکر جاتے ہین۔ شام کو جب آفتاب
نیم غروب ہوتا ہے اسوقت تاریکی ہونے تک پانی پینے آتے ہین۔ مین جب کبہی شیر تیندوہ کے
لئے مالے پر بیٹہا ہون تو مین نے اکثر انکا تماشہ دیکہا ہے اور اکثر ایسا ہوا کہ اسی وقت مین نے تیندوہ مار
لیا چونکہ تیندوہ وغیرہ بہی اسوقت پانی پینے آتے ہین۔ خوراک کی تلاش مین یہہ رات کو بہی ۔

اوڑتے ہین انکی بولی دوسرے بہت تیتروں سے کچھہ مختلف ہے - اس کا وزن تین چھٹانک ہوتا ہے - انڈے عام طور سے تین ہوتے ہین -

تیتر

یہہ تیتر عام طور سے مشہور ہے پیٹھ پر سیاہ لکیرین ہوتی ہین حلق پر کوئی نشان نہین ہوتا صرف کنٹھی ہوتی ہے - نر مخصوص کانٹون کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے ہندوستان مین یہہ اکثر پالا جاتا ہے آدمی سے اسقدر میل کیا جاتا ہے کہ آواز دینے پر آنے لگتا ہے اور کہلا چھوڑ دیا جاتا ہے تو پیچھے پیچھے دوڑتا ہے یہہ بڑا نہادر پرند ہے اور اسے لڑانے کے لیئے ہی پالا جاتا ہے - دلدلی ملکون اور گھنے جنگلون مین رہنا پسند نہین کرتا اسوجہ سے برما بنگال مالا بار کی طرف بہت کمیاب ہے - یہہ گرم ملک کا رہنے والا پرند ہے - درخت پر بسیرا کرتا ہے اور جہان درخت نہین ہوتے تو زمین پر بسیرا کرتا ہے - دو ہزار فٹ سے زیادہ اونچی پہاڑی پر نہین جاتا - یہہ کہیتون ہی مین نہین چگتا بلکہ اکثر راستون پر آکر چگتا ہے - زیادہ تر بستی کے قرب و جوار مین رہتا ہے - اسکی خوراک دانہ گہاس کو پلین پتنگے اور خاصکر دیمک ہے اسکا پیچھا کرکے شکار کرنا بالکل فضول ہے سمجھدار شکاری اسے خاص خاص جگہہ گھیر لیتے ہین ورنہ عام طور سے اچانک سامنے آجائے تو مار لیا جاتا ہے - دیمک جانے سے بعض اوقات بہت سے اکٹھے ہو جاتے ہین - انڈے تعداد مین نو ہوتے ہین اور سال مین دو دفعہ انڈے ہوتے ہین پہلی مرتبہ فروری مین اور دوسری مرتبہ اگست مین - یہہ گہونسلہ نہین بناتا بلکہ کچھہ گہاس اکٹھی کرکے کسی جہاڑی کے نیچے انڈے دیدیتا ہے - اڑتے ہوئے تیتر پر اگر مرغابی کے قاعدہ سے بندوق آگے ملا کر لگائی جائے تو خطا ہوتی ہے جسکو اوڑتا تیتر مارنے کی مشق ہو اور اوسی قاعدہ سے اوڑتی مرغابی پر لگائی تو نہ لگے گی کیونکہ دونون کی رفتار مین فرق ہے یہہ ہر شخص مشق سے اندازہ ہر پرند کا جدا جدا کر سکتا ہے -

کالا تیتر

یہہ تیتر اپنے رنگ کی وجہ سے دوسرے تیتروں سے بالکل مختلف ہے اس کے
سفید اور اخروٹی رنگ کے جہاڑے کلغی اور سفید رنگ کی دم پر لکیرین خاص
علامتین ہین۔ مادہ کا نیچے کا حصہ چہاتی پیٹ وغیرہ داغ دہبہ کے ہوتاہے اور بجائے
سفید کنپٹی کے بہورے رنگ کا بڑا سا ٹپکا ہوتا ہے ٹانگین نارنجی ہوتی ہین۔
نر کے کانٹے ہوتے ہین۔ نر کا وزن تقریبًا ڈہائی پاؤ تک ہوتاہے مگر اکثر اس سے
کم وزن کے ہوتے ہین۔ مادہ وزن مین کم ہوتی ہے۔
یہہ ہندوستان کے شمالی حصّون مین پایا جاتا ہے۔ کاٹھیاواڑ اور اڑیسہ کی طرف
نہین پایا جاتا۔ سات ہزار فٹ اونچی پہاڑی پر یہہ کبہی نہین جاتا۔ ایسے مقامات
مین جہان دریا ہو اور گہاس جہاڑی اوگی ہو یا کم گہنے جنگل اور خشک زمین ہو پایا جاتا
ہے جہان درخت گنجان ہون وہان رہنا پسند نہین کرتا۔ گنّون کی باڑہ اور بن کے
کہیتون مین یہہ ملتا ہے۔
صبح کے وقت درختون باڑون پر بیٹھکر اپنی آواز دور دور تک پہونچاتاہے انڈے
دینے کے زمانہ مین اور سردی کے موسم مین یہہ بہت زیادہ بولتا ہے۔ ہمیشہ جوڑے
کے ساتھ رہتا ہے۔
اسکا گوشت نہایت لذیذ ہوتا ہے اسکی خوراک عام تیترون کی طرح ہے لیکن اونکی
طرح نہ تو لڑنے والا ہوتا ہے اور نہ ویسا پھرتیلا ہوتا ہے اور اس وجہ سے
اسکا شکار بہ نسبت اونکے آسان ہے۔ بارہ انڈے تک دیتا ہے۔ لیکن تین بچون
سے زائد کبہی نہین نکلتے اس کے گہونسلے گہانس مین چہپے ہوتے ہین۔ اکثر
جون کے آخر مین انڈے دیتے ہین۔ اسکی اوڑان بہورے تیتر سے
مشابہ ہے۔

جنگلی مرغی

نر کا سرخ اور کالا رنگ ہوتا ہے۔ مادہ کچھہ بہورا رنگ لئے ہوتی ہے وزن
مین نر سیر بہر کا اور مادہ ادہ سیر کی نر کی دم بہت لمبی اور آگے سے گول ہوتی ہے
مادہ کی دم چہوٹی ہوتی ہے۔

ہندوستان کے شرقی حصہ مین نہین پائے جاتے نہ جنوبی حصہ مین پائے جاتے
ہین اور پانچ ہزار فٹ اونچی پہاڑی پر بہی نہین جاتا پہاڑون کے دامن مین بہہ
کثرت سے پائے جاتے ہین خاص کر ایسے مقامات مین جہان اونچے اونچے بانس
کے درخت ہون اور پانی قریب ہو اگرچہ یہہ کہلے میدانون مین بہی دانہ کی غرض
سے آجاتے ہین۔ برما کے جنگلون مین یہہ پہاڑ اور میدان دونون جگہہ مین پائے
جاتے ہین۔ ریگستان اور کہیتون مین نہین جاتے اور دلدلی جگہ سے بہت بہاگتے
ہین انکی آواز جنگلی حالت مین "کیکل کلاک" اور پالو حالت مین "کوکڑوڑول ڑوں" ہوتی
ہے سال بہہ وخو تنگو جنگل مین یہہ کثرت سے پائے جاتے ہین رات کے وقت
درختون پر بسیرا لیتے ہین انکی اڑان بہاری ہوتی ہے۔ اور اوڑتی ہوئی حالت
مین اچہی طرح شکار ہو سکتے ہین۔ یہہ زیادہ اونچے نہین اوڑتے۔ اپنی بولی کا فورا
جواب دیتے ہین۔

اگر کوئی شخص انکی بولی سیکہہ لے تو شکار کرنے مین بڑی آسانی ہو جاے گی۔
یہہ بڑی خونخواری کے ساتہہ لڑتے ہین بلکہ انکے بڑے بڑے کانٹے ہوتے
ہین اسلئے اکثر لڑتے لڑتے مرجاتے ہین۔ حقیقی عام مرغون کی طرح کہیلتے ہین
انکے انڈے دینے کا زمانہ سال کا اوّل نصف حصّہ ہے اس زمانہ مین اس کے
پر وغیرہ گر جاتے ہین۔ ایک وقت مین چہہ بچے نکلتے ہین۔ بچے اوّل اوّل سفید
رنگ کے ہوتے ہین اور پیچہے ہی مین نر اور مادہ کی صورت اختیار کر لیتے ہین
ایک سال کے بچے نہایت لذیذ ہوتے ہین۔

چھوٹی جنگلی مرغی

یہہ کالے رنگ کی ہوتی ہین انکے تاج نہین ہوتا آنکھین سرخ ہوتی ہین پوٹون
پر بال نہین ہوتے ٹانگین اور چونچ سرخ ہوتی ہین۔ عام طور سے نر کے ہر پیر مین
دو کانٹے ہوتے ہین اور بعض کے زیادہ ہوتے ہین مادہ کے ایک کانٹا ہوتا ہے
یہہ دریائے گنگا کے شمالی حصہ مین کم پائے جاتے ہین اودھ کے ترائی کے جنگلون
مین بہت پائے جاتے ہین کھلے میدانون مین کبھی نہین دیکھے جاتے۔
پیرون دوڑنے مین اسقدر تیز ہوتے ہین کہ بعض اوقات کتون کو بھی ہوا نہین دیتے
اوڑتے وقت خوب شکار کئے جاسکتے ہین لیکن زخمی ہوکر جب یہہ بھاگ جائین تو
پھر ملنا دشوار ہوتا ہے۔ رات کے وقت درختون پر بیٹھکر بسیرا لیتے ہین۔
اکثر جوڑے کے ساتھہ رہتے ہین۔ انکی خوراک بیر بیج کیڑے مکوڑے اور پتنگے ہین۔
انہین پیاس گھڑی گھڑی لگتی ہے۔ اسیوجہ سے وہ دریا جو گنجان درختون مین ہوکر
نکلتے ہین انکی رہائش کے خاص مقامات ہین۔ سال مین دو مرتبہ انڈے ہوتے
ہین اور گھونسلہ اونچی جگہہ بنایا جاتا ہے جوکسی چیز سے ڈہک دیا جاتا ہے انڈے
چھوٹی مرغی کے برابر ہوتے ہین اور تعداد مین سات ہوتے ہین۔

چکور

یہہ ایک پہاڑی پرند ہے اس کا رنگ بھورا ہوتا ہے۔ رنگ مین ہلکا اور
گہرا پن آب وہوا کے لحاظ سے ہوتا ہے جو ملک گرم ہین وہان کے چکور خاکی
خاکی رنگ کے کم ہوتے ہین اور پر کم ہوتے ہین۔
مرطوب مقامات مین بڑے سر اور بھورے رنگ کا ہوتا ہے یہہ سخت سے سخت
گرمی اور زیادہ سے زیادہ سردی برداشت کرلیتا ہے۔ اور دونون مقامات مین جہان
تھوڑی تھوڑی بارش اور جہان بالکل بارش نہو برابر پایا جاتا ہے۔

اسکی سرخ چونچ پیرون مین کانٹے گلے مین سیاہ کنٹھی اور بہورے بازوون پر سیاہ کہڑی دہاریان یہہ سب ایسی علامتین ہین کہ یہہ فوراً پہچانا جاسکتا ہے - ہمالیہ پر نو لہ ہزار فٹ کی اونچائی تک پہنچ جاتا ہے -

یہہ اکثر بہرتا رہتا ہے اور بڑی شان سے اٹہلا کے چلتا ہے - چنانچہ شعرا اسکی چال کو معشوق کی چال سے منسوب کرتے ہین - گہاس دار مقامات اور درختون سے گہرے ہوئے دریاؤن کے قریب کے حصون مین رہنا بہت پسند کرتا ہے - موسم سرما مین یہہ جہنڈون مین رہتا ہے - ایک ایک جہنڈ مین سو سو کی تعداد کا پایا جاتا ہے مگر انڈون کے زمانہ مین جوڑے ہی کے ساتہہ رہتا ہے - جاڑے کے موسم مین لڑتا بہی خوب ہے - اور اکثر لوگ اسے لڑانے کے لئے پالتے ہین -

یہہ عام تیترون سے زیادہ تیز اور دیر تک اوڑ سکتا ہے مگر ایک پوری اوڑان کے بعد پہر نہین اوڑ سکتا - اس حالت مین آسانی کے ساتہہ شکار کیا جاسکتا ہے اسکی خوراک عام تیترون کی خوراک ہے - پرانے چکور کا گوشت سخت اور سوکہا ہوتا ہے - لیکن خزان کے زمانہ مین بچہ کا رنگ نہایت لذیذ ہوتا ہے بچے سیاہ پنجون سے فوراً پہچانے جاسکتے ہین - چکور ہمالیہ پہاڑ پر ۰۰۰ ہ فٹ کی اونچائی پر اپریل سے دو مہینہ تک انڈے دیتا ہے - انڈے سات سے چودہ تک ہوتے ہین - سندہ مین دریائے سندہ کے اوس جانب اور سکیم مین نہین پایا جاتا - راجپوتانہ مین بہی تقریباً نایاب ہے -

لوا

لوا چہوٹے تیترون کی قسم مین سے کہا جاتا ہے کیونکہ اسکی تمام عادت وخصلت تیتر سے بہت ملتی جلتی ہے نر کے پاؤن مین تیتر کی طرح کانٹے ہوتے ہین اسکا سر اخروٹی رنگ کا چمکدار ہوتا ہے مادہ کے سر کے علاوہ تمام جسم کا رنگ بہورا سیاہ تو ہے پنجون کا پوٹہ کچہہ زردی مائل ہوتا ہے - اور سر پر کوئی سرخی نہین ہوتی چونچ

ے رنگ کی اور ٹانگین نارنجی ہوتی ہین -

یہہ ہندوستان مین کثرت سے پایا جاتا ہے اسکے لیئے تر اور خشک آب و ہوا دونون
برابر ہین - یہہ پہاڑ کی پانچ ہزار فٹ کی اونچای تک رہتا ہے - لیکن پہاڑیون کے
دامن اور ٹہالو جگہہ کو زیادہ پسند کرتا ہے - اگرچہ اپنی خوراک تلاش کرنیکے لیئے میدان
مین آجاتا ہے - بہرحال جہان کہین بہی آ لیے جائیے ہمیشہ آڑ مین رہتا ہے - انڈون
کے زمانہ مین زیادہ تر جوڑے کے ساتہہ پایا جاتا ہے لیکن جہنڈون مین بہی رہتا ہے
جنکی تعداد بیس پچیس تک ہوتی ہے - بچے کبہی تنہا نہین رہتے ہمیشہ اپنے مان باپ کے
ساتہہ رہتے ہین - اگر کوئی دوسرا پرندہ آنا چاہے تو کبہی اپنے جہنڈ مین آنے کی اجازت
نہین دیتے کبہی ایک جہنڈ کی دوسرے جہنڈ سے لڑائی بہی ٹہر جاتی ہے -
اور یہہ لڑائی نہایت زبردست ہوتی ہے - اسکے زندہ پکڑنے کی آسان ترکیب یہہ
ہے چند لوے پنجرے مین پال لیئے جائین جو خوب بولتے ہون اور جنگل مین انکی
رہنے کی جگہہ پر پنجرے رکہکر اس پاس کہنڈارا[1] پہیلا دیا جائیے پنجرے کے لون کی جب
جنگلی لوے آواز سنین گے تو بے تحاشا لڑنیکے لیئے چلے آئین گے اور چونکہ کہنڈارے
مین پہندے لگے ہوتے ہین اسلیئے اوسمین پہنسکر رہجاتے ہین غصہ مین انکی خوراک
دہی ہے جو تیترون کی ہے وزن ایک چہٹانک ہوتا ہے - سال کے آخر یعنی ستمبر
کے شروع سے انڈے دینا شروع کرتا ہے - گہونسلہ گہاس یا جہاڑی کے نیچے ہوتا ہے
انڈے کچہہ زردی مائل سفید ہوتے ہین اور تعداد مین چار سے سات تک ہوتی ہین

بٹیر

دم کے پر نہایت نرم ہونے کی وجہہ سے یہہ اپنی ہم قومون سے بالکل علیحدہ
تمیز ہوتا ہے - لوے کے بہی دم کے پر نرم ہوتے ہین لیکن لوے کی تین انگلیان
ہوتی ہین اور بٹیر کی چار - اسکے بازون کی چوڑائی کم از کم چار انچہ کی ہوتی ہے
اس کا رنگ عام طور سے بہورا ہوتا ہے اور جگہہ جگہہ کالے دہبے اور کہین کہین کالی

[1] کہنڈارا - ایک لوے اور تیتر پکڑنے کا پہندہ لگا ہوا باڑ سا بنایا ہوا جال سا ہوتا ہے)

دہاریان ہوتی ہین - نر کی گردنین نہایت سیاہ اور سفید کنٹھی ہوتی ہے - مادہ کے کنٹھی نہین ہوتی البتہ سینہ پر دہاریان ہوتی ہین - بہرکیف نر اور مادہ اچھی طرح تمیز ہوسکتا ہے - اسکا وزن ڈیڑھ چھٹانک سے لیکر سوا دو چھٹانک ہوتا ہے گوشت لذیذ ہونے کی وجہہ اس پرند کی ہمیشہ تعریف کیجاتی ہے -

سردی کے موسم مین کم و بیش ہر جگہہ پہیل جاتا ہے - اپریل کے مہینہ مین واپسی ہوتی ہے - اور نہایت قلیل سے ساتہہ یہان ہی رہ جاتے ہین اور انڈے دیتے ہین -

یہہ ایک ایک میل تک ایک سانس مین اوڑ سکتا ہے اور بعض وقت اس سے بہی زیادہ آتے اور جاتے وقت بہت سی جانین انکی راستہ مین ہی ضایع ہوجاتی ہین کیونکہ اسکے پرون مین اسقدر لمبے چوڑے سفر کرنے کی طاقت نہین ہوتی -

اگرچہ یہہ نہایت تیز اوڑتا ہے لیکن بندوق سے خوب شکار کیا جاسکتا ہے - جب یہہ ہندوستان سے واپس جاتے ہین تو رات کے وقت سفر کرتے ہین اور بہت اونچے اوڑتے ہین ہمالیہ پہاڑ پر دو تین خاص راستے ہین انہین راستون سے پہاڑ کو عبور کرتے ہین - ستمبر سے انکا آنا شروع ہوجاتا ہے - یہہ وسط ایشیا مین رہتے ہین -

ہندوستان مین ایک ایک جگہہ اکٹھے ٹہرتے ہین اور جب ایک جگہہ پسند ہوتی ہے تو دوسری جگہہ تبدیل ہو جاتے ہین - جنوبی اور مغربی حصون مین یہہ کبہی نہین جاتے بنگال مین بہی بہت کم جاتے ہین قحط کے زمانہ مین متوسط ہند اور جنوبی ہندوستان مین رہتے ہین - مارچ کے مہینہ مین شمالی ہندوستان مین جبکہ یہہ اکٹھے ہوکر سفر کرنیکے لئے تیار ہوتے ہین تو کئی کئی لاکہہ پائے جاتے ہین ریگستان دلدلی جگہہ اور گہنے جنگل بالکل ناپسند کرتے ہین - زیادہ تر کاشت کئے ہوئے کہیتون مین رہتے ہین - انکی خوراک گہاس کے دانہ چہوٹے چہوٹے بیر کیڑے مکوڑے جوار باجرہ کنگنی ہے - جب تک کہیتیان کہڑی ہوتی ہین انہین رہتے ہین اور جب کٹ جاتی ہین تو جہاڑیون مین رہنے لگتے ہین - اپنی خوراک صبح اور شام کیوقت کہاتے ہین اور کبہی رات کیوقت بہی کہاتے ہین - جب آرام سے بیٹھے ہون تو ایک مہین سیٹی کی آواز لگاتے ہین اگرچہ انکی چونچ بہت

چہوٹی ہوتی ہے اور بیر مین کانٹے بہی نہین ہوتے لیکن بہر بڑا لڑنے والا ہوتا ہے ۔ ہندوستان مین یہہ پرند اسی غرض سے پالا جاتا ہے ۔ لڑانے کا طریقہ بہت پرانے زمانہ سے یونان سے چلا آتا ہے ۔ چودہ انڈے ہوتے ہین لیکن دس سے بارہ تک ہوتے ہین ۔ گہونسلہ تہوڑیسی گہانس کا زمین پر بنا لیا جاتا ہے ۔

ہندوستان مین انڈے دینے کا زمانہ اپریل اور مارچ کا ہے ۔ یہہ یہان جب جوار کے کہیتون مین کثرت سے ہوتے ہین تو جال لگا کر آدمیون سے آہستہ آہستہ آوازین دیتے ہوئے گہیر کر جال کیطرف لا کر پکڑ لیے جاتے ہین جال مین اور جبکہ یہہ کہیتون سے باہر اگر گہاس کو ندلے وغیرہ مین بستے ہین تو انکے بسا و بیٹ وغیرہ دیکہکر دس بجے سے پہلے پہلے شبکو اور جگاؤ مین جال خاموشی کے ساتہہ گہیٹا جاتا ہے اور یہہ پہنستے جاتے ہین خاموشی سے نکلتے جاتے ہین انکے شکار کا یہی عمدہ طریقہ ہے ۔

چپنگ

اس کے سیاہ لکرین اور سیاہ دانے پوٹہ پر ایسے کہلے ہوتے ہین کہ اسکے پہچاننے مین کوئی دقت نہین نر اور مادہ مین بہت کم فرق ہوتا ہے ۔ صرف پوٹہ کی سیاہی کا وزن مین ایک چہٹانک سے زیادہ نہین ہوتا مادہ کا رنگ شوخ ہونے کی وجہہ اور جسم چہوٹا ہونے کی وجہ سے امتیاز ہو سکتا ہے ۔ یہہ خاص طور سے ہندوستان اور برما کا پرند ہے بارش ہونے پر ہمالیہ پر چہہ ہزار فٹ اونچائی پر چلا جاتا ہے ۔ کشمیر مین بہت کم پایا جاتا ہے سیلون کیطرف بالکل نہین پایا جاتا ۔ اسکی عادت و خصلت بٹیر سے بہت ملتی ہے ۔ اور بٹیر ہی کی طرح لڑائی کے لئے پالا جاتا ہے ۔ ہمیشہ جوڑے کے ساتہہ رہتا ہے اور کبہی جہنڈ مین نہین رہتا ۔ انڈے دینے کا موسم اپریل سے شروع ہوتا ہے اور چہہ مہینہ تک جاری رہتا ہے ۔ انڈے بٹیر کیطرح ہوتے ہین لیکن چہوٹے عام طور سے نو سے زیادہ نہین ہوتے ایک ایک گہونسلہ مین دو دو مادہ انڈے دیدیتی ہین ۔ دکہن گجرات متوسط ہند مین انکی نسل نہایت کثرت

سے ہوتی ہے - بارش مین یہان ہی آجاتے ہین -

لوا

چڑیا کے برابر ہوتا ہے دُم نوکدار ہوتی ہے اوپر کے پرون پر سیاہی کم ہوتی ہے - زیادہ تر بہورے رنگ کا ہوتا ہے - لیکن چہاتی کا پیلے رنگ کا صاف ہوتا ہے ٹانگین عام طور سے سفید ہوتی ہین لیکن بعض کی نیلی اور بہوری ہی جیسی کہ چونچ ہوتی ہے -

نر اور مادہ مین بظاہر کوئی فرق نہین لیکن بچون کا رنگ گدلا ہوتا ہے جو فوراً پہچانے جاسکتے ہین - یہہ چہہ ہزار فیٹ سے زیادہ اونچائی پر نہین جاتا ہندوستان بالکل جنوب اور سیلون مین نہین پایا جاتا گرم حصّون مین موسم بارش مین آتا ہے - یہہ بہت کم فاصلہ تک اوڑ سکتا ہے - ایک مرتبہ اگر پورے طور پر اوڑے تو ایسا پاؤن جاکر بیٹھتا ہے کہ آدمی ہاتھہ سے پکڑلے لوگ اسے شوق سے پنجرے مین پالتے ہین اور پنجرون مین یہہ انڈے تک دیدیتا ہے - اگر انڈون کو کوئی چہوئے تو بڑی بہادری سے مقابلہ کرتا ہے -

اسکی خوراک کنگنی دیمک وغیرہ ہے - نشیبی جگہہ مین رہتا ہے اور جس مقام پر ایک مرتبہ سیلاب آچکا ہو یہہ بڑے شوق سے وہان پہونچتا ہے - انڈے تعداد مین بہتر سے زیادہ ہوتے ہین اور جسم کی مناسبت سے انڈے زیادہ چہوٹے نہین ہوتے - جب یہہ پرندہ اپنی مادہ کو پکارتا ہے تو پر کہڑے کرلیتا ہے اور کبوتر کیطرح گہومتا ہے شکاری پرندون مین سب سے چہوٹا مانا گیا ہے - بٹیرون کے ساتھہ یہہ "شبکو پرے" مین اور دنین ہی جب جال لگایا جائے ضرور پکڑے جاتے ہین -

فصل ششم

مگر و مچھلی کا شکار بندوق سے

مگر

مگر کو قریب قریب ہر شخص نے دیکھا ہوگا۔ بارش کے بعد دریاؤن گہرے کنڈون
وجہون مین رہنے لگتا ہے اکثر یہہ جاندار چیز پر ہلجاتا ہے۔ بعض بکریون کتون وغیرہ پر لگا
ہوتا ہے اور بعض آدمی پر لگجاتا ہے۔
یہان دو قسم کے مگر دیکھے جاتے ہین۔ ایک جسکا منہ گوہ کی طرح کا ہوتا ہے اور دوسرا جسکا
منہ لمبی چونچدار نوک کی صورت مین ہوتا ہے اور جسپر تو مڑی سی ہوتی ہے۔ یہ خرالذکر
زیادہ کثرت سے پایا جاتا ہے۔ لمبائی مین پہلے سے زیادہ ہوتا ہے لیکن پہلے کیطرح خوفناک
نہین ہوتا۔ یہہ اکثر مچھلیون پر بسر کرتا ہے اور جانور بھیڑ بکریون وغیرہ پر کم چوٹ کرتا ہے
پہلا اگر بڑا ہوتا ہے تو بھیڑ بکریون وغیرہ اور انسانون پر چوٹ کرتا ہے اور نقصان پہنچاتا
ہے۔ جہان یہہ ستائے نہین جاتے اور بیفکری سے جانورون کو کہاکر ہلجاتے ہین
اور کوئی بندوق کا فیر نہین ہوتا۔ وہان بہت آسانی سے بندوق سے شکار کئے جاسکتے
ہین۔ کیونکہ بے خطر باہر دہوپ مین پڑے ہوتے ہین۔ لیکن جہان یہہ دو چار مار لئے گئے
ہون اور دو چار زخمی چلے گئے ہون تو پھر انکا مارنا نہایت مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے کہ منہ کی
ذرا سی چونچ اور کہوپری کا آنکہون تک حصہ انکا سے ہوئے اور تمام پانی مین ڈوبے ہوئے
دیکھتے رہتے ہین۔ اور جب ذرا سی آدمی کی جہلک دیکھہ لیتے ہین تو فوراً پانی مین غائب
ہو جاتے ہین۔
ایسے مگرون کے واسطے جو بندوق کی زد مین نہ آتے ہون یہہ طریقہ نہایت بہتر ہے

کہ ایک بڑے کانٹے مین بکری کی ثابت کلیجی خوب مضبوطی سے باندھ دی جائے اور
کانٹا مضبوط ڈور یا تانت مین باندھا جائے۔ ڈور بقدر گہرائی لمبی ہونا چاہیے کلیجی
کو ایک چھوٹی پیر نیوالی ٹٹی مین رکھکر پانی مین چھوڑ دیا جائے۔ ڈور کے دوسرے
سرے پر تونبی باندھ دیجائے۔ شام کو اونکے نکلنے کی جگہہ یہہ عمل کر کے آرام کرو
مگر رات کے اتنا مین کلیجی معہ کانٹے کے نگل جائیگا اور پانی مین بیٹھ جائیگا۔ سرے پر
بندھی ہوئی تونبی سے اندازہ ہوتا رہیگا اور آپ کشتی مین سوار ہو کر برچھے سے
ہلاک کر سکتے ہین یا خواہ اوسے باہر کھینچ سکتے ہین۔ یہہ قابل دید نظارہ ہوتا ہے
جبکہ مگر پھنس جاتا ہے اور وہ بہاگا بہاگا پہرتا ہے لیکن تونبی اوسکی موجودگی کا برابر
پتہ دیتی رہتی ہے۔ کشتی کا تعاقب کرتے ہوئے پانی ہرا آنا غرض یہہ تمام باتین دلچسپی
پیدا کرتی ہین۔
اگرچہ مجھے بندوق سے ہی مارنے کا شوق ہے لیکن ایک مرتبہ جبکہ امتحاناً اس طریقہ
سے ما بالس ندی مین مین نے دو مگر مارے تو مجھے کیسا لطف آیا ہے۔
اگر اسکے سر مین اوسوقت گولی لگائی جائے جبکہ یہہ پانی پر ہو تو گولی کھا کر پانی کی
تہہ مین بیٹھ جاتا ہے۔ اور پہر نہین اوبہرتا یہان تک کہ وہین مر جاتا ہے۔ اور جب
سر کے علاوہ اور جگہہ گولی پڑتی ہے تو یہہ عام طور سے پانی مین دوڑتا ہے
پانی کو تہہ و بالا کرتا ہے کبھی دُم دکہاتا ہے اور کبھی پیچے اور پہر تہہ مین بیٹھ جاتا ہی
پہر اوبہرتا ہے۔ اسی صورت سے جب تک دم رہتا ہے پریشان رہتا ہے۔ یہہ تمام
حرکتین عالم بیہوشی مین ہوتی ہین۔ زیادہ تر جب کنارے کے قریب ہوتا ہے
تو بار بار کنارے پر آنیکی کوشش کرتا ہے۔ اور جب کسی آدمی کی صورت نہین دیکھتا
تو باہر نکل ہی آتا ہے۔ بہتر ہے کہ اسے نکلنے کا موقع دیا جائے تاکہ دوبارہ گولی
لگائی جاسکے۔
اگر کشتی نہو تو پانی مین مگر کے گولی لگانا فضول ہے کیونکہ اگر یہہ گولی کھا کر بیٹھ گیا اور
مر گیا یا کسی بیموقع جگہہ پانی کی سطح اوبہرا تو دوسری گولی نہین لگائی جاسکتی۔

مگر دن کی جگہہ پانی مین گہسنا بڑے خطرے کی بات ہے مبادا اگر یہہ ہتہہ پہیلا کر حملہ بیٹھے تو کچہہ نہین ہوسکتا - بیشک پانی سے باہر خشکی پر ہو تو گولی لگانے مین کوئی ہرج نہین لیکن مین نے بارہا تجربہ کیا ہے کہ کیساہی زوردار رائفل کیون نہو اگر سر کے علاوہ کسی اور جگہہ گولی لگی اور دو ایک گولیان اور نہ لگائی گئین تو کچہہ نتیجہ کسے لئے بیکار ہوگا اور جب قریب جاکر اوسے پکڑنا چاہوگے تو فوراً پانی مین کود جائیگا - اور پہر پانی مین سے نکالنا بہت مشکل ہے خواہ وہ دور نہ جاسکے اگرچہ بہت ممکن ہے کہ وہ دور ہی چلا جائے -

مین نے دو سو مگر سے کم نہین مارے ہین لیکن بہت سے اسیطرح کہو دئے دوسرے تیسرے روز پہولے ہوئے پانی پر ملے ہین اسلئے اب مین ایک ساتہہ دو تین گولیان مارتا ہون اسپر بہی بعض اوقات گولیان کہاکہا کر چلے گئے - در اصل نہایت سخت جانور ہوتا ہے -

ایک مگر بارہ فٹ لمبا تہا اور میرے سامنے سے ایک پاڑہ کو کہینچ کر لیگیا تہا اس سے پیشتر ہی کئی بہیڑ بکریان کہاچکا تہا اور ایک نو برس کے لڑکے کو بہی لیگیا تہا - مین نے اوسکے پوتہ نما ۳۰۰ کے کارتوس والے اکسپریس کی گولی لگائی جو پہلو مین سے نکلکر گردن کی جڑ مین نکلی مگر گولی کہاکر اور ایک ہیبت ناک آواز نکالکر اوچھلکے پانی مین کود گیا - تہوڑی دیر بعد وہ پہر اوپہر ا اور مین نے دوسری گولی لگائی اس سے اوسکے دونون اگلے ہاتہہ ٹوٹ گئے اور وہ پہر پانی مین بیٹہہ گیا جسجگہہ وہ پانی مین بیٹھا تہا وہان گلے سے کچہہ زائد پانی تہا - میرے ساتہہ ایک شخص بڑا دل چلا تہا وہ پانی مین گہس گیا اور مگر کو رسی سے باندہ دیا - کنارہ پر تین آدمی اور موجود تہے اب اونہون نے دوری اور اوسے گھٹنون پانی مین کہینچ لائے - یہان اگر چہ ہین کہ اوسنے دم کو پہٹکارا اور جہٹکا دیا - تو چارون آدمی الگ گر پڑے - مین نے ایک گولی اور لگائی اور جب بے دم ہوا تو اوسے باہر نکالا - جب باہر نکالا تو اسقدر زور سے چلا تہا کہ اوسکی آواز شیر کی گرجنت سے کم نہ تہی اور عجیب قسم کی آواز تہی -

اسکے جبڑون کی قوت کا اندازہ کیا تو تیندوے کی قوت اسکے سامنے کوئی چیز نہین یعنی
بڑے بڑے پتھر جب اسکے منہ مین ڈالے گئے تو اونہین اس زور سے چبایا تھا کہ چھہ سو گز
تک صاف آواز جا رہی تھی پتھرون کو غصہ مین چاب کر آٹا کر دیا اگرچہ اس صدمہ سے
اوسکے بعض دانت بھی ٹوٹ گئے آخر کو ایک گولی اور ماری تب کہین ادھ گھنٹہ کے
بعد اوسکا دم نکلا۔
اسکے بعد جو مگر مین نے مارا تھا وہ نہایت عجیب و غریب تھا نہ مین نے کبھی ایسا دیکھا اور
نہ سنا خلاف امید مین نے مار لیا۔ یہہ مگر چونچدار نوک اور تونبڑی والا تھا۔ ناپ مین معہ
تونبڑی ۱۸½ فٹ تھا۔
اس کا واقعہ اسطرح ہوا کہ باناس ندی کے ایک نہایت عمیق مین جو جے پور کے علاقہ
کے ایک دہہ مین واقع تھی مین شکار کھیل رہا تھا۔ کئی مگر مار چکا تھا اسلئے کہ وہان نہایت
کثرت سے مگر تھے لیکن پانی سے باہر نہین نکالے جا سکتے تھے وہین مر کر رہ جاتے
تھے اور خود بہکر اوپر آتے تھے۔ جس مگر کا مین قصہ بیان کر رہا ہون وہ اسقدر بڑا تھا
کہ مین نے اور میرے ساتھیون نے سات سو گز سے پہلی مرتبہ دیکھکر یہہ اندازہ کیا تھا کہ یہہ
دیوار ہے لیکن جون جون قریب آتے گئے اور اوسکے کھپّے صاف نظر آنے لگے تو نہایت
حیرت ہوئی دور بین سے اور بھی اطمینان کر لیا کہ واقعی مگر ہی ہے۔ بڑی دقت
سے وہان تک پہونچکر مین نے دو گولیان لگائین ایک گولی زیادہ کارگر لگی تھی جس سے
جابڑہ اور تھوڑا حصہ نیچے کا بکھر گیا تھا۔ دوسری گولی کمر پر پڑی تھی جبکہ وہ عین پانی کے
کنارہ پر تھا۔ دونون گولیا کھاکر وہ پانی مین کود گیا۔ اور مشکل سے ونش گز پانی مین
گیا ہوگا کہ مین نے دیکھا چت ہوکر اوسنے سفید پیٹ دکھایا اور بے انتہا گہرے سیاہی
مائل نیلے پانی مین ڈوبتا چلا گیا۔ مین نے اوسکا تین روز انتظار کیا تین روز کے بعد وہ
مردہ پانی سے اوبھرا اور کنارے پر لگا۔
افسوس اگر وہ شہر کے قرب مین کسی جگہہ کم گہرے پانی مین ہوتا تو ضرور نکلوا کر بھس بھرواتا
اور وہ دراصل ایک عجیب و غریب چیز ہوتا اور لوگ اوسے دیکھکر حیرت کرتے۔ سڑے ہوئے

تو بھی مرا دل نہین چاہتا تھا لیکن میرے پاس آدمی ناکافی تھے جو صرف کھانا پکانے کے لیئے تھے اور مین نے مناسب بھی نہ سمجھا کہ سڑے ہوئے مگر کے اُدھڑوانے کا کام اون سے لون ۔
چنبل ندی مین مین نے اکثر آدم خور اور جانور خور مگر مارے ہین ایک مرتبہ ایک ۱۳ فٹ کا دوسرا ۱۲ ۱/۲ فٹ کا اور دو گیارہ گیارہ فٹ کے مارے تھے ۔ یہہ آدمیون پر بالکل نڈر اور وحشیانہ پن سے دوڑتے تھے خشکی مین گائے وغیرہ کی ٹانگ پکڑی اور لیکر بھاگے آدمی دوڑے اور لٹھ چلانا شروع کیئے دو چار لٹھہ کھا کر پھر پانی مین کود پڑے اس قسم کے اکثر واقعات ہوتے رہتے تھے ۔
گیارہ فٹ والے سیاہی مائل چمکدار رنگ کے تھے اونکا نہ کالا رنگ تھا نہ بھورا بلکہ ایک خاص درمیانی چمکدار رنگ تھا جو دھوپ مین چمکتا تھا اور جسم پر کچھہ چکناہٹ معلوم ہوتی تھی معلوم ہوا کہ اس قسم کا مگر نہایت بہادر ہوتا ہے ۔ حالت بیہوشی مین جب پانی سے نکالکر باہر ڈالے گئے تو ہوش آنے پر تو حملہ کرتے ہوئے کچھہ دور آدمیون پر دوڑے اور بالکل نڈر سے اور دو پر تو اب بھی گولیان لگانے کی ضرورت پڑی
اگرچہ پندرہ بیس مگر اوسی جگہہ مختلف دہون اور کناروں مین مین نے مارے لیکن وہ نہ ایسے بہادر تھے اور نہ ایسے غضبناک رنگ مین بھی مختلف تھے معمولی سیاہ یا بھورے رنگ کے تھے ملگجے تھے اور ایسے چمکدار نہین تھے ۔ ندی کے اوس پار سے مین نے مگر مارے وہ زیادہ بڑے نہ تھے دس فٹ سے کم تھے ۔
ایکمرتبہ مین کالی سندھ ندی مین سامر شیر وغیرہ کے لیئے رات کے وقت بیٹھا ہوا تھا دوسرے دہانے پر درختون پر بہت سے لنگور چڑھے ہوئے تھے کہ یکایک ایک شیر دہاڑا اور وہ خوفزدہ ہوکر غل مچاتے ہوئے درختون پر سے ٹپکنا شروع ہوگئے ۔ مرے اور اونکے درمیان پانی کا دہہ تھا اور وہ پانی مین پیر کر میری طرف آنے لگے ۔ ابھی وہ راستہ ہی مین تھے کہ اونمین سے ایک کو مگر نے پکڑ لیا اوس وقت اوسکا دردناک آواز سے غل مچانا عجیب تھا متواتر اوسنے کئی غوطے کھائے اور آخر مگر اوسے لیکر پانی مین بیٹھہ گیا ۔ باقی کے لنگور گھبرائے ہوئے میرے مانے کے قریب سے نکلے ۔ مجھے مذاق سوجھا مین نے ذراسی جھپک کھا کر ہلکی

شیر کی مصنوعی آواز بنا کر نکالی۔ اچانک وہ ایک تو اوچھلکر گر پڑے اور دو ایک نے فوراً اپنے منہ پر دونون ہاتہہ رکہہ لیئے۔ اور کچہہ دیر گہبراہٹ سے ادہر اودہر دیکہتے پہر اور دردناک قابل رحم آوازین نکالکر گرتے پڑتے پہر بہاگگے۔ اتفاق سے دوسرے روز مین نے وہ ہی مگر مار لیا جو لنگور پکڑ کر لے گیا تہا اسلیئے کہ اوسپر تیر وقت اودہیڑ ہوا لے آدمی سے معلوم ہوا کہ اوسکے پیٹ مین سے لنگور کے اعضا نکلے۔ یہہ مگر چار گز لمبا تہا اور سیاہ رنگ کا تہا اس رنگ کے مگر خوفناک نہین ہوتے البتہ بہورے رنگ کے مگر خوفناک ہوتے ہین اس مگر کا لنگور پکڑ لینا تعجب سے خالی نہین۔

سنول مچہلی

بندوق سے اور مچہلیان ہی شکار ہو سکتی ہین مثلاً رہو وغیرہ لیکن اور مچہلیان سنول کیطرح پانی کی سطح پر نہین اوبہرتین اس لیئے زیادہ تر سنول ہی بندوق سے شکار کرنیکے قابل ہے اور دوسری مچہلیون کے واسطے موقع درکار ہے۔ بہرحال جب مچہلیان اوبہرین تو اسوقت اونکے گولی لگانے مین بڑا لطف آتا ہے۔ اور مچہلیان گولی کہاکر عام طور سے پانی کی سطح پر چت ہو جاتی ہین لیکن سنول گولی کہاکر عام طور سے پانی کی سطح پر چت ہو جاتی ہین لیکن سنول گولی کہاکر پانی مین اندر بیٹہتا ہے۔ اگرچہ یہہ بخلاف اور مچہلیون کے گولی کی پہٹکار سے ہی رہجاتا ہے اور جلد پانی سے نکال لیا جائے تو نکل ہی سکتا ہے لیکن ہمیشہ پانی کی تہ مین بیٹہہ جاتا ہے اس لیئے لگانے سے پہلے یہہ خیال کر لینا چاہیئے کہ اسقدر گہرے پانی مین تو بوند نہین ہے رہا ہے کہ نکل نہ سکے۔ دراصل نہایت لطف کی بات ہے جب سنول نہایت سہولت سے آہستہ آہستہ پر ہلاتا بوند لینے کو سطح آب پر آتا ہے۔ اسوقت بندوق بڑی خوبی لگ سکتی لیکن اسکے بندوق لگانے کا طریقہ جدا ہے اور ہر شخص نہین لگا سکتا۔ بندوق ضرور خطا ہوتی ہے اگرچہ اسکے بندوق لگانے کے بہت سے مختلف طریقے ہین اور جب کسی اوستاد کے ساتہہ رہکر مشق کیجائی تو کچہہ قدرت حاصل ہو سکتی ہے۔

ہوگا۔ یہان ایک عمدہ طریقہ درج کرتا ہون جو ہمیشہ مفید ثابت ہوگا۔

پانی کی بندوق عام طور سے اونچی لگتی ہے اس لیے مبتدی کو چاہیے کہ بندوق چہپائے رہے اور منتظر رہے کہ سنول کب بوند لیتا ہے اور جب وہ سطح آب پر آئے تو جڑ مین خوب صحیح ملاکر لبلبی دابے اسطرح سہولت سے جانچ کرلگانیوالا خوب لگا سکے گا۔

یہہ بہی واضح رہے کہ سنول جسقدر گہرے پانی مین ہو اوسیقدر نیچے شست ملاکر بندوق لگانا چاہیے چہہ انچہ زائد گہرے پانی مین معمولی بندوق ہرگز نہین لگانا چاہیے کیونکہ گولی اسقدر پانی کو توڑکر اثر نہین کرسکتی لیکن کارتوسی رائیفل چہہ انچہ گہرے پانی مین ضرور کام کرسکیگا اگر ترکیب سے اور اندازہ کرکے صحیح لگایا جائیگا۔

مین نے اوپر بیان کیا ہے کہ پانی کی گولی اصلی چیز سے ہمیشہ آگے لگتی ہے اوسکی وجہ یہہ ہے کہ پانی کا عکس ہر چیز کو اوسکے اصلی جگہہ سے آگے دکہاتا ہے نظر پانی مین جس چیز کو دیکہتی ہے درحقیقت وہ چیز اوسجگہہ نہین ہوتی بلکہ اوس سے کچہہ ورے ہوتی ہے یہہ اسطرح اندازہ ہوسکتا ہے کہ ایک انچہ چوڑے اور چہہ انچہ گہرے برتن مین ایک کلدار پیسہ ڈالکر ایک تختہ سے ایسا ڈہاک دیا جائے کہ برتن آدہا چہپ جائے اور پیہہ پورا دکہائی دے اب اوسپر پانی ڈالنا شروع کرو اور نظر اوسپر جمائے رکہو جب برتن لبلب ہوجائیگا تو پیہہ نظر سے غائب ہوجائیگا۔ وجہ یہہ ہے کہ پانی کا عکس پیسہ کو آگے دکہائیگا اور چونکہ اپنے نظر کے لیے آگے جگہہ نہین رہی ہے اسلیے آپ اوسے نہین دیکہہ سکتے اور جس جگہہ آپ اوسے دیکہہ سکتے ہین تو اوس جگہہ نہین بلکہ اوس سے ورے اپنی طرف ہے ایسی صورت مین اگر آپ محض نظر کے اندازہ پر شست باندہکر گولی لگائینگے تو گولی پیسہ پر ہرگز نہین لگ سکتی بلکہ اوس سے اوپر لگے گی اسلیے کہ جہان آپنے تاکا ہے پیسہ اوسجگہ کب ہے وہ تو اوس سے ورے ہے گولی ضرور خطا ہوگی۔ لہذا پانی مین گولی ہمیشہ نشانہ کی جڑ مین شست باندہکر لگانا چاہیے اور جسقدر فاصلہ سے پانی مین آپ نشانہ دیکہتے ہین اسیقدر نسبت سے آپ گولی لگاتے وقت اندازہ رکہین تاکہ گولی اصلی چیز پر لگے اور عکس پر نہ لگے جو آپ کو دہوکا دے رہا ہے۔ مچہلی کے

شکار کے لیے یہہ بڑا بہتر گُر ہے جسے اوستاد آسانی سے نہین بتلاتے۔
ریاست جھالاواڑ مین میرے ایک ماموں عشرت علی خان صاحب المتخلص بہ عشرت سنول مچھلی کے شکار مین بڑا ملکہ رکھتے ہین ہر بندوق پانی مین نہایت سہولت اور عمدگی سے لگاتے ہین اور اس فن مین اوستاد مانے جاتے ہین۔ میرا خود ذاتی تجربہ ہے کہ مین نے کبھی اونکی بندوق سنول مچھلی پر خطا ہوتے نہین دیکھی ہر موقع پر کوئی نہ کوئی گُر کام مین لاتے ہین گویا اسکے متعلق وہ گُرون کی کان ہین۔ مین نے ابتک جو بڑے سے بڑے سنول مارے ہین اونمین تین سات سات سیر اور ایک نو سیر کا تھا اور یہہ بھی عجیب و غریب معلوم ہوتے تھے۔ لیکن مین نے سنا ہے کہ دربار جھالاواڑ کے حضور مین ایکمرتبہ ایک جوڑا سنول مچھلی کا پیش کیا گیا تھا وہ ہر ایک کم و بیش پندرہ پندرہ سیر کا تھا جسکی اکثر لوگ تصدیق کرتے ہین۔ اگر دراصل یہہ صحیح ہے تو نہایت عجیب بات ہے سنول مچھلی اسقدر وزن کی نہین ہوتی۔
اس سے بھی زیادہ عجیب بات یہہ ہے کہ میرے ماموں جنکا مین اوپر تذکرہ کر چکا ہون سال گذشتہ ایک بڑے تالاب مین شکار کھیل رہے تھے یکایک ایک سنول کا جوڑا ایک بڑے مگر کے برابر پھرتا ہوا نظر پڑا اونکا بیان ہے کہ وہ تیس تیس سیر سے کسی طرح کم نہ تھے اور بہت ممکن تھا کہ اونکا وزن چالیس چالیس سیر ہی ہوتا۔ دراصل یہہ عجائب خانہ مین رکھنے قابل تھی۔ لیکن افسوس پانی زیادہ گہرا تھا اور وہ دو ایک چکر لگا کر غائب ہو گئے۔
اس بات کے تصدیق کرنے والے اور بھی صاحبان ہین جنمین ایک میرے بھائی صاحبزادہ محمود علیخان بھی ہین جنھون نے اوسپر بندوق کا ایک فیر بھی کیا لیکن خطا گیا۔ دوسرے صاحبان ماموں صاحب کے قول کی تائید کرنے مین بلکہ وہ اور بھی زیادہ مبالغہ کرتے ہین مجھے ہمیشہ اسقدر بڑے سنول دیکھنے کا ارمان رہا اور بارہا اسی اُمید مین مین پانی پر جا کر بیٹھا مگر مارنا تو کجا کبھی دیکھنا بھی نصیب نہوا سنے سُنائے قصون مین وہ لطف کہان جو بچشم خود دیکھنے مین لطف ہے۔

فصل ہفتم

سور کا شکار نیزہ وغیرہ سے

گھوڑے کا انتخاب - خرید - تربیت

برچھے سے سور کا شکار کھیلنے مین گھوڑے کے ہمیشہ کے تعلق کو نظر انداز نہین کیا جا سکتا کیونکہ گھوڑا ہی اس شکار مین بڑا جزو ہے اور سارا دارومدار گھوڑے ہی پر ہوتا ہے اگر گھوڑا کوئی چیز نہین تو بہتر ہے کہ مین خاموش رہون میری غرض وعظ کے طور پر سمجھانا یا دکھلانا بحث کر کے سنوانا نہین - میرا خیال ہے کہ جسقدر انسان اس سے مانوس ہوتا جاتا ہے اوسیقدر اس جانور کے متعلق اوسے اپنی بے علمی کا یقین ہوتا جاتا ہے - میرے علم مین اسکے متعلق جسقدر معلومات ہین ناظرین کی خدمت مین پیش کرتا ہون -

سب سے پہلے گھوڑا خریدتے وقت اس بات پر ایک مرتبہ غور کر لینا چاہیئے کہ آیا تم گھوڑے پر چڑھنا چاہتے ہو یا یابو پر تمہارے جسمانی حیثیت اور شکار گاہ کے قدرتی پہلو پر منحصر ہے - اس سے صرفہ کی زیادتی مقصود نہین کیونکہ ایک اچھے یابو کی وہ ہی قیمت ہوتی ہے جو ایک گھوڑے کی قیمت ہے اگر تم جسم کے بھاری ہو تو یابو پر سوار نہین ہونا چاہیئے تمام متوسط ہند مین یا دوسری جگہہ جہان زمین کا لے مال کی ہو یابو ایسا ہی کام دیتا ہے جیسا کہ گھوڑا ناگپور اور سینٹرال انڈیا کے شکار مین یابو اپنے اصلی جوہر نہین دکھا سکتا وہان وہ اپنی معمولی صفت پر قائم ہونگے -

کسی دوسرے ملک مین موجودہ زمانہ مین یابو قد مین اتنا ہی ہوتا ہے جتنا چھوٹا گھوڑا اور بھاری سواری کے کام کا ہی ہوتا ہے مگر اکثر دیکھا گیا ہے کہ سخت دوڑ مین

اکثر پڑتا ہے - اور پرانے ۱۳۲۳ سے بہت مختلف ہوتا ہے - اعلےٰ سے اعلےٰ یابو ایسے ملک مین جہان شکار دوڑ کر کھیلا جاتا ہے نہایت غیر موزون ہے کیونکہ یہہ ایک رفتار سے برابر نہین دوڑ سکتا گویا بوا چہے سے اچھے گھوڑیکا مقابلہ کرسکتا ہو لیکن پھر یا بو یابو ہے - جب کبھی یابو گرتا ہے محض اپنے سوار کے وزن دار ہونے کی وجہہ سے گرتا ہے یا ٹھوکے جنگل مین گھوڑا چونکہ وزن دار ہوتا ہے اس لئے چیرتا پھاڑتا نکل جاتا ہے اور یابو ہلکا ہوتا ہے اس لئے ایسا کرنے مین مجبور ہے

اقسام اسپان

ہزار ہا طریقے سے گھوڑون کے متعلق بہت سے لوگ بحث کر چکے ہین اور یہہ ہی وجہہ ہے کہ خواہ کیسا ہی گھوڑا ہو مثلاً ویلر - عربی - انگلش وغیرہ وغیرہ لیکن قابل وثوق بحث نہین کیجا سکی بہرحال جو کچھہ مجھے معلوم ہے وہ پیش کرتا ہون -

تجربہ سے ثابت ہے کہ ویلر عربی سے کبھی سور کے شکار مین مقابلہ نہین کرسکتا اگرچہ یہہ ضرور ہے کہ ہر شخص آسٹریا کے ویلر کی قدر کرتا ہے اور یہہ ہی ضرور ہے کہ اسکے عمدہ ہونے مین کلام نہین -

ایک یورپین سوار ویلر کو اسوجہہ سے ناپسند کرتا ہے کہ وہ اپنے سوار کو گرا دیتا ہے اور اس وجہہ سے قابل اعتبار نہین شاید اوسکے پاس یہہ جانور بے تربیت ہوگا اور چلتے چلتے اوچھل پڑتا ہوگا -

موجودہ زمانہ مین بہت اعلےٰ قسم کے تربیت یافتہ یابو موجود ہین جو خوبصورت ہی ہین اور ہر لحاظ سے یہہ ہمہ صفت موصوف ہین بلکہ یہہ کہنا بیجا نہو گا کہ انگلش تربیت یافتہ سے کسی طرح کم نہین - علاوہ برآن جسم اور پیرون کی وضع کچھہ ایسی ہی پھیلی ہوتی ہے کہ خاصکر ہندوستان مین شکار کے لئے ہی موزون ہوسکتا ہے - بہادر - تیز - ہوشیار جانور ہوتا ہے - یورپین لوگ سوائے عرب گھوڑے کے اور گھوڑے پر کبھی سوار نہین ہوتے تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ (Pig Sticking) (سور کا شکار برچھہ سے) کے

لیے بہت موزون ہے اور یہہ گھوڑا بہت جسیم ہوتا ہے - ہاتھہ پیرون مین نہایت زبردست

اور گھوڑی دوڑ نہایت تیز دوڑ سکتا ہے ناقابل گذار رستون مین بہی نہایت آسانی سے

چل سکتا ہے - اپنے ہاتھہ پیرون پر اسے کامل بہروسہ ہوتا ہے - عربی گھوڑا اچہائی جگہہ پہ

خوب کام دیسکتا ہے اور سرپٹ دوڑنے مین اس کا ساتھہ دوسرا گھوڑا نہین دے سکتا -

دیہات یا شہر کی پیدائش کے گھوڑے سدے سدائے اور نہایت عمدہ ہوتے ہین اور

قیمت مین اور گھوڑون سے زیادہ نہین ہوتے سینہ ذرا چھوٹا اور قد اونچا ہوتا ہے

انگلش گھوڑ دوڑ کے قابل ہوتے ہین اور قدم باز بہی لیکن (Pig sticking) پگ

اسٹیکنگ) کے لیے غیر موزون ہین - اس بات کو بہت سے انگریز ثابت کر چکے ہیں

دیلہ اور تازی کی طرح یہہ موقع جگہہ اور بہدی جگہہ قدم نہین جما سکتے -

برچھے کے اقسام اور استعمال

ہندی مین برچھا عربی مین سنان راجپوتانہ مین بالس وغیرہ دکہن مین بہالا

کہتے ہین - برچھے کا قاعدہ چھہ ہاتھہ لمبا رکھنے کا ہے - گونٹھی کا ساڑھے پانچ ہاتھہ کا

ہوتا ہے - گونٹھی اوسے کہتے ہین کہ جسکے لوہے کی برابری جگہہ کپڑے کی گیند بندی ہوتی

ہے - دکہن مین برچھا لمبا رکھتے لیکن برچھا دک مار کے لیے بالکل موزون ہونا چاہیے

پھل مین اور تار چٹیا ہو گاؤدم ہو اور پرنالی تہ دہاری آنے کی اچھی کاریگری کی نی ہو - اور

اسقدر مضبوط کہ چلا آئینہ کے ذرہ مین ماردی جائے تو نہ ہٹیرے -

برچھے کی گرفت یہہ ہے کہ کان سے چار اونگل اوپر کنپٹی کے برابر بیٹھی رکھی جائے اور

اگر دوسرے برچھے سے مقابلہ ہو تو اوسوقت جو فاصلہ ہو ہر حالت مین کہنی پہری ہوئی

رکھنا چاہیے اور اگر فاصلہ نزدیک کا ہے تو کہنی بالس کے نیچے چھپی ہوئی رکھنا چاہیے

کیونکہ اگر وہ ایسا نکریگا تو دوسرا آدمی کہنی پر آنی ماریگا - برچھت کے داہنے ہاتھہ کیطرف

ہو کر نکلنا اور آنا مناسب نہین اسطرف وہ آسانی سے مار سکتا ہے برچھت آگے

کبہی نہین رہنا چاہیے بلکہ اوسکو آگے رکھنا چاہیے -

اگر اتفاق سے آگے ہو گئے تو ضرور پیچھے کا سوار اور بہی دبائیگا - اب یہہ عمل کرنا چاہئے
کہ برچھے کی انی کو گھوڑے کی پٹھے کیطرف رکھے اور اپنی پیٹ تمام برچھے سے دیکی
ہوئی رکھے اور کمر کے بل گھوڑے پر لیٹوان رہے آنکہہ پیچھے کے سوار سے ملی ہوئی
رہے - اپنے برچھے کی انی کو ہمیشہ دوسرے کے برچھے کے انی کے نیچے رکھنا چاہئے اس سے
دوسرے کے برچھے کو آڑ اسکتا ہے - اور دوسرا ہاتہہ مارے تو ٹال سکتا ہے خواہ اندر
کے ہاتہہ سے برچھی سیدہا ہو یا درہول مارے اگر اپنی انی کو غنیم نیچے نہ رکھنے دے تو ایسا کرے کہ مخالف
کی انی کو خوب زور سے دباکر برابر ہو کر نکل جاوے اور گھوڑے کو توڑے تو داہنے ہاتہہ کیطرف
توڑے جس سے پیچھے کے سوار خود داہنے ہاتہہ کی طرف آجاویگا - اور اپنی انی بہی دوسرے
کے برچھے کے اندر آجاویگا یعنی نیچے رہجائیگی پہر اختیار ہے کہ ہاتہہ گہماکر انی مار دیا ڈانٹ
مارو برچھیون مین کئی ہاتہہ چورری کے ہین وہ لکھنے مین نہین آسکتے جو قابل تحریر تہے
وہ درج کئے گئے .

جب سامنے کا موقع مخالف سے ہو اور انی سے انی ملے تب مخالف کو داہنی طرف لیکر
اپنی انی نیچے رکھے اور ہاتہہ کو بڑہادے اور مخالف سے آنکھہ ملائے رہے اور بائین
ہاتہہ سے باگ کو چہوڑ کر اوس ہاتہہ سے گہوگری کو ذرا نیچے دبادے پہر داہنے ہاتہہ
کی ہتھی کو ذرا اونچی اوٹہاوے یہ پیشانی یا سر پر لگے گا برچھٹ پہرت مین برچھے سے
جو لنگر باندھتا ہے وہ اسواسطے ہے کہ دو چار بہی سوار ہون تو اوسکی حد مین اور وہ
اونکی زد مین نہ آسکے لیکن ہوشیار سوار سنگر مین گہسنا چاہے تو ٹہاٹہ باندہ کر گہنی کو برچھے
مین چہپاکر سنگر مین گہس جاوے تو کچھہ نہین ہوگا اور اپنے برچھے پہرا کر سنگر
والے کو روکے گا اسوقت سنگر والے سے سمیٹا نہ جاویگا - اوسپر ٹاکرو یا - کرو اختیار
ہے - سنگر چکر باندہنے کو کہتے ہین اور ایسے موقع پر برچھے کے پہندے پڑتی ہے
کہ جب دوسرے مین سامنے کا موقع ملے تب مخالف دا ہنے ہاتہہ کیطرف سیدہا نکالے
اوسوقت برچھے کو مخالف سوار کے سینے اور گہوڑے کی گردن کے بیچ مین رکھے اور
آدہی کہوڈالکر اپنے گہوڑے کو اوسی سوار کی پیٹہہ کی طرف بڑہادے اب وہ بند ہوگیا اگر برچھا

مضبوط ہے تو گہوڑے اور سوار کے زور سے وہ مخالف گر جائیگا۔ اوسپر توڑا وسکا ایسی
ہوتا ہے کہ باگ کو ہاتہہ سے چہوڑکر اوس برچہے کو بہت تیزی سے اوٹہاکر بدن
جہکاکر اوسکے نیچے سے نکلوا دے تو اوس پہندے سے بچنا ممکن ہے ورنہ اٹل قیچ ہوکر
الگ جاتا ہے اور مخالف کے برچہے کو ایسے موقع پہ ادڑا دے تو جہٹی سے نہ اوڑا
کیونکہ اگر مخالف کے ہاتہہ مین زیادہ قوت ہے تو صرف ہٹی سے نہین اڑ سکے گا بلکہ
چاہئے کہ سر سے برچہے کو ترکیب سے اونچا کرکے اڑی ہتہی مین برچہے کو دہنے
داہنے ہاتہہ کیطرف پہر مخالف کے برچہے کے نیچے اپنے برچہے کو ڈیڑہ بالشت جانے
دے۔ پہر اپنے برچہے کو اپنے ہاتہہ کی کلائی پہ لیکر بائین ہاتہہ کو باگ سے چہوڑکر
گہوگری یعنی برچہے کے نیچے کے لٹو پر رکہکر بقوت و تیزی دابے ادہر کلائی کا زور
مارے مخالف کا برچہا اوڑ جائیگا۔ پہر بدن مین پڑتے ہی آنی مارو لیکن یہ سب جب
دوسرا سوار اپنے داہنے پر آویگا تب بخوبی ممکن ہے ہر موقع پر اس ترکیب سے نہ اوڑائے
بلکہ موقع دیکہکر کام لے برچہا مخالف و جانور وغیرہ کے اگر پار دوسری جانب نکلجائے
تب اوسے لٹکانے کا موقع دیکہکر خواہ سیدہا توڑے خواہ بایان بیچ مین سے گہوڑے
کو ذرا اسک دے برچہے کو اپنی بغل مین لیکر تو برچہا صاف نکلجا ویگا۔
پیدل پر سیدہا برچہا رکہکر اوٹہاؤگے تو اگر مخالف پیدل کوئی پہیت شخص ہے تو پہترا
خالی دیکر تلوار وغیرہ سے برچہے کو کاٹ دیگا۔ لہذا مناسب ہے کہ مخالف پیدل پر جب
گہوڑا اوٹہادے تو برچہے کو اپنے کاندہے پر رکہے جب قریب موقع پر پہنچے تو کاندہے
سے اوتار کر پہرتی اور صفائی سے برچہے کو بغل مین لیکر مخالف کے آگے لگائے
ہے برچہا خود کے اور گہوڑے کے زور سے پار نکلجائیگا۔ اور مخالف کو مشکل سے
بچت کا موقع ہاتہہ آئیگا۔ اور سوار سے اگر مقابلہ پڑے تو سیدہی انی بموجب قاعدہ
مذکورہ بالا یعنی بجانب راست لیکر اپنی گہات مین رہے اور وار کرے اور جانور پر برچہا
مارے تو بغل مین رکہکر مارے اور اگر ہاتہی پر مارے تو ہاتہی سے بائین طرف نہ نکلنا
چاہئے بلکہ سیدہی طرف نکلے بائین طرف ہاتہی بہت زیادہ پلٹتا ہے اور قریب قریب

ہر جانور سور وغیرہ بہی اسیطرح ✣ دوسرے کی طرف برچہا ہلاتے ہین اپنا ہاتہہ کمزور
ہوگیا ہو اور اپنی گہات مین مخالف نہ آسکے اوسوقت برچہے کو ایسا رکہنا چاہیئے جو
پہلے کان سے چار اونگل اونچا ہاتہہ رکہکر ہلانے کی ترکیب بتائی گئی ہے مگر ہاتہہ کے
کمزور ہونیکے وجہ سے مٹہی کو کنپٹی سے ملحق رکہنا چاہیئے اس سے ہاتہہ بہی نہ بگڑیگا
اور بدن کی پوری حفاظت اور روک رہے گی ہاتہہ کو بہی تہوڑا آرام ملیگا برچہے کو
کوئی سیدہی مٹہی اور کوئی اولٹی مٹہی سے پکڑتا ہے لیکن اس سے روک تو ہے مگر
مار نہین - لہذا سیدہی ہی مٹہی مین پکڑنا بہتر ہے اور لکڑی مین جتنے ہاتہہ مارے
جاسکتے ہین اتنے ہی برچہے مین بہی مارے جاسکتے ہین - لیکن (کرک پالٹ بدون)
لکڑی مین تو ڈانڈ مارتے ہین برچہے مین انی اسمین جہان چیر مارتے ہین اسمین
وہان انی سے ہول مارتے ہین ہول مارے تو صرف ہاتہہ ہی کے زور سے نہ مارے
بلکہ اپنے سینہ کا زور بہی رکہے لیکن اپنی گردن کو آگے نہ بڑہائے اور حد کٹی بہی
ویسی ہے اسمین کل کام انی سے ہوتا ہے اور دوسرے کے گہوڑے کے منہ پر
ڈانڈ مارتے ہین اسطرح کہ اپنے برچہے کو کمر پر رکہکر ہاتہہ اور کمر کے زور سے مارتے
ہین - شہسوار اگر مخالف اونٹ - گہوڑے یا ہاتہی کے سوار کو کمند بند کرنا چاہے تو اسطرح
ممکن ہے کہ برچہے کو برنالے سے ایک بالشت نیچا چہید کر اوسمین ایک عمدہ مضبوط
بہور کلی لوہے کی ڈالدے - ایک ریشمین تسمہ نما مضبوط ڈورا اتنی لمبی کہ برچہے کے
ہاتہہ کی گرفت تک آجاوے باندہوی اور دوسرے منہ پر ڈوری کے سیدہ کی گوہی باندہ کر
برچہے کے پکڑ کی جگہہ تک اسطرح ترکیب سے لپیٹ کر باندہ رکہے کہ موقع پر اشارہ سے
کہل جاوے پہر برچہی سے لنگر باندہ کر اوس تسمہ کو کہولکر اڑا ہاتہہ سوار کے دہڑ پر مارے
مارتے ہی وہ تسمہ نما ریشمین ڈور جسم پر لپٹ جاویگی تب پہرتی اور صفائی سے
برچہے کو اپنی بغل مین لیکر گہوڑے کو پلٹا کر سیدہے پہینک کرے مخالف کہنچا ہوا چلا
آئیگا -
برچہی سے پینچ اوکہیڑنا اور بالی پرونا یہ ترکیب جو لکہی گئی ہے اسکے موافق اگر مشق

کیجائے تو ہر آدمی اچھا برچہیت ہو سکتا ہے ۔ برچہیت کے ہاتہہ مین طاقت ہو نا ضروری
ہے ۔ اور یہہ بات موگری ہلانے سے پیدا ہوتی ہے اور موگری کے رومالی
ہاتہہ نکالنے سے کلائی اور پونچے مین طاقت آتی ہے ۔ یہہ جو لکہا ہے کہ برچہیت
سے داہنی نکلنا یا آنا نہ چاہئے ۔ اگر برچہیت کے دونون ہاتہون مین برچہا ہو تو بایان
داہنا نکلنے کا خیال نہ رکہے جدھر موقع ہو اودھر اپنی جسم کی بچت کرکے نکلجانے
دونون ہاتہون مین برچہی لیکر کثرت کرنیکو دودستی کہتے ہین اسمین اوّل گہوڑے کی
بیان مین جیسے اوپر لکہا گیا ویسا گہوڑا ہو کہ ران کے اشارہ سے بڑہنیوالا
اور پر اشارہ پر کام دیوے ۔ عیب دار ہرگز نہو ۔ جو ہاتہہ یکدستی مین ہین وہی
دودستی مین ہین مگر اتنا فرق ہے کہ کار داہنی ہاتہہ سے کرے وہی بائین ہاتہہ
سے کرے اور داہنے ہاتہہ مین تو جیسے برچہے کو رکہتے ہین ویسے ہی رکہی اور
بائین ہاتہہ سے برچہی کو بغل مین رکہے اسطرح کہ گہو گرا تو گہوڑے کے پیچھے پیر کے
اور پہر نالی کو منہ کیطرف رکہے تاکہ اوس سے ٹال کرسکے ۔ اور داہنے ہاتہہ سے کے
برچہے کو مارنیکی واسطے رکہے ۔ جب مخالف پشت کے پیچھے لگ رہا ہو تو داہنے ہاتہہ
کے برچہے کی انی کو خود کے گہوڑے کے پٹھے کیطرف رکہے اور ہاتہہ کو ایسے ہی
کنپٹی کے برابر رکہے اور سوار سے آنکہہ ملا کے رہے اور بدن گہوما ہوا رکہے اور
بائین ہاتہہ کے برچہے کو بغل مین اور اپنی پٹھے کیطرف رکہے تا لگرنیکو ۔ اسمین روک
اور مار ۔ ڈہال تلوار کی سی ہوتی ہے ۔ لیکن دونون ہاتہہ طاقت مین برابر ہونا
چاہئے اور اسمین ہاتہون کا شمار ایسا ہے کہ اشیرن ناگ پیچ مین چوکہی کی انی
کرے ۔ اور داہنے ہاتہہ کے برچہے کو داہنی بغل مین لیکر بائین ہاتہہ کے
برچہے سے سیدہی انی سے ٹہاٹ باندھکر سنگر کا ہاتہہ کرے ۔ پہر برچہے کو بائین
بغل مین لیلے ۔ پہر داہنے ہاتہہ کے برچہے سے چوکہا اور سامنے کی انی کرنا اس
دودستی مین جیسے خوبصورتی ہے ویسا کار آمد زیادہ نہین ہے ۔ ۔ چہوٹی برچہی
کا استعمال زیادہ بہتر نہین اسواسطے کہ اگر یہہ بموقع پہینک کر مارا جائے یا پہینکے

اسکا کاٹ کر دے تو پہر لیکر خود پیر وار کر سکتا ہے لہذا اسکو نہایت قریب اور اطمینان
سے جانچکر لگانا چاہیے اور پورا قابل اطمینان ہتیار نہین ہے ۔

برچھا

ہر چہا دو قسم کا ہوتا ہے ۔ ایک تو لانبا دوسرا چہوٹا ۔ لانبا برچہا تو شمال ہندو (پنجاب)
سنٹرل انڈیا مین زائد استعمال ہوتا ہے ۔ اور عمدہ بنایا بہی جاتا ہے ۔ لانبا برچہا
پیر ابر سے پکڑ کر لگایا جاتا ہے ۔ چہوٹا برچہا بنگال مین عمدہ بنتا ہے اور رائج ہے ۔
اور یہہ اوپر سے پکڑ کر زور سے جانور وغیرہ کو نہایت قریب لا کر خوب مضبوطی سے
مٹھی مین پکڑ کر مارا جاتا ہے ۔
اگر میدان ہو اور جہاڑی وغیرہ نہو اور سور خوب تیز بہاگ رہا ہو تو ایسے موقع
پر لانبا برچہا نہایت اچہا کام دیتا ہے ۔ اور جس جگہہ گہنی جہاڑی ہو اور سور وغیرہ
کے حملہ آور ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسے موقع پر چہوٹا جو کہ زیادہ مضبوط ہوتا ہے
کار آمد ہے لیکن چہوٹے برچھے کا استعمال ساتھہ ہی اوسکے خصوصًا ایسے موقع
پر اور ہر طرح سے بہ نسبت لانبے برچھے کے بہت مشکل ہے ۔ اسواسطے کہ نہایت
قریب سے یعنی (سور کو قریب قریب گہوڑے کے نیچے لیکر اور اپنے ہاتہہ کی
بہی نیچے زد پر لیکر) اوپر سے پوری قوت کی ضرب سے لگایا جاتا ہے ۔ بیشک
نہایت مہلک ہوتا ہے لیکن لگانے مین ذرا مشکل ہوتی ہے ۔ اور جلدی مین
صحیح کم لگتا ہے ۔ اگر مشق ہو تو ۔ لانبا برچہا اچہی چیز ہے اسواسطے کہ لگانے مین
آسانی بہی ہوتی ہے ۔ اور مہلک زخم بہی پہونچاتا ہے ۔
بہتر یہہ ہے کہ چہہ فیٹ کا برچہا رکہے یہہ دونون طرح استعمال ہو سکتا ہے
چہوٹے اور بڑے کی طرح ۔ اگر سور چہوٹا ہے اور زمین ایسی نہین ہے کہ میدان
لیکر باقاعدہ اوسے ملا دے اور لگا دے تو ایسے موقع پر یہہ برچہا چہوٹے
سور کے واسطے بہت کار آمد ہے ۔ چاہئے کہ پیچھے سے دوڑا کر بہت قریب ملا کر

اپنی جسمانی پوری بازو کی قوت سے برچھا لگادے۔
اس لئے کہ اوسمین مذکور الصدر لکھی ہوئی ترکیب کے موافق گھوڑ کیے زور سے
آسانی سے برچھا یارہ نہین ہوتا بلکہ جسم کی قوت سے کام لینا پڑتا ہے۔
ہر جہیت کو لازم ہے کہ برچھے کے تیز کرنے کے لئے سلی ضرور ساتھہ رکھے رہتی ہے
برچھا تیز نہ کرنا چاہیے۔ برچھے کی بوری کا لوہا کما ہوا اور نرم ہونا چاہیے۔ انگریزی
ساخت کی بوریان جو انگلینڈ سے بنی ہوئی آتی ہین وہ سخت ہوتی ہین اور اکثر
گہر جاتی ہین۔

چاقو

شکار کے کام کے واسطے بڑا چاقو خصوصًا بیلڈاک نائف (Baldock) کے
نمونہ کا بہت کارآمد ثابت ہوا ہے۔ اس واسطے کہ اوس مین یہ ہی خوبی ہے
کہ برچھے کی بوری ٹوٹ جانے پر فورًا یہہ ہر بانس پر لگایا جا سکتا ہے اور برچھے
کا کام دیسکتا ہے۔
چاقو دستہ لانبا ہو بلکہ چھوٹا اور چپٹا ہو اگر اور قسم کا چاقو رکھا جائے۔ اس واسطے
کہ اکثر گھوڑے پر سے سوار گر جاتے ہین تو اوس سے جسم کے نیچے آجانے پر بہی
کسی قسم کا صدمہ نہ پہونچے گا۔
ران پر چاقو رکھنا مثلاً برجیز وغیرہ کی جیبون مین رکھنا ٹھیک نہین اسواسطے کہ
اکثر آدمی ٹھوکر کہا کر یا گہوڑے پر سے گر پڑتا ہے۔ تو اوسمین ٹانگ ٹوٹنے کا
اندیشہ ہے۔
چاقو پیٹی ہی پر باندھ لینا اس سے بہتر ہے۔ میرے نزدیک بیلڈاک نائف اور چاقوؤن
سے زیادہ بہتر ہے کہ یہہ چاقو کا بہی اور برچھے کا بہی کام دیتا ہے۔

بدجانور یعنی سور کی خصلت اور عادت

سور کی دو قسمین ہین - بڑی اور چھوٹی - پہلا بڑی قسم کا جو قد مین بڑا ہوتا ہے - لیکن دانتلیان اسقدر زائد بڑی نہین ہوتین جسیم اور زبردست ہوتے پر کسی قدر سست ہوتا ہے - اور اسقدر زائد تیز نہین ہوتا - رنگ زائد تر بھورا ہوتا ہے - اور بعض سیاہ بہی -

دوسری قسم جو ہے - یہہ پہلی قسم کے سور سے چھوٹا ہوتا ہے اور بہت تیز غصہ ناک - تیزی سے حملہ کرنیوالا - زائد تر سیاہ رنگ کا اور بعض بھورا بہی اسکی دانتلیان بہی دراز ہوتی ہین -

سور تین سال کا بخوبی اس قابل ہوتا ہے کہ اوسکا گھوڑے پر سے برچھے سے شکار کہیلا جائے - آٹھہ سال مین پورا جوان دانتلیون دار ہو جاتا ہے - اسکی عمر اندازاً پندرہ بیس سال کی ہوتی ہے - اسکی مادہ ایک سال مین دو دفعہ بچے دیتی ہے ہر مرتبہ کبہی دو اور کبہی زائد یعنی چودہ ماہ مین غرض نو دس تک بچے ہوتے ہین چار ماہ تک بچون کو دودہ پلاتی ہے - اور جب بچے چھوٹے ہوتے ہین اور اوسکے ساتھہ ساتھہ رہتے ہین تو مادہ بہت خوفناک ہوتی ہے فوراً حملہ کرتی ہے - اور ذرا شک ہو جاوے تو بچون کو اپنی تھوتھنی سے ڈھکیل کر آگے کر لیتی ہے اور خود پیچھے ہو جاتی ہے - بہت ہوشیاری سے آہٹ لیتی ہوئی جابجا رک کر چلتی ہے بعض مادہ بڑے نر سور کے ساتھہ جوڑا لگا کر رہتی ہے - اور رہا معہ بچون کے نزدیک ہی رہتی ہے - مگر یہہ سور اکثر بڑا اور جفتی کے قابل ہوتا ہے - اسکے بچون کے بہت سے جنگلی درندے دشمن ہوتے ہین مثلاً تیندوہ جرکہہ وغیرہ وغیرہ جو انکی نسل کو بہت تباہ کرتے ہین -

لیکن اونکی خوراک ہی سور ہے - موسم گرما مین اور خزان مین جبکہ جھاڑی کم ہوتی ہے تو انکو یہہ درندے جانور بہت تباہ کرتے ہین - سردی کے موسم مین کیونکہ گھاس جھاڑی زائد ہوتی ہے اسقدر تباہ نہین کئے جاتے - اسواسطے کہ یہہ بہاگ کر اونمین چھپ جاتے ہین -

سور کے کہر مثل بکری کے کہر کے ہوتے ہین - کچھہ فرق نہین ہوتا - بعض بکری کے
کہوج بالکل سور کے کہوج سے ملتے ہوئے ہوتے ہین - لیکن پہچان یہہ ہے کہ
نرم جگہہ سور کے کہوجون کے پیچہے دو اور نشان گامچیونکے ملحق ہوتے ہین جو کہ چلتے
وقت زمین مین گڑ جاتے ہین - نشان (   ) اس سے صاف سمجھہ سکتے ہین کہ
یہہ سور کے کہوج ہین -

سور کا شکار گہوڑے پر نیزہ سے

پہلے چند اصول ہین اونکو مد نظر رکہنا چاہئے چونکہ سور کا شکار گہوڑے
پر بہت خوفناک ہے -

(۱) سور پر گہوڑے کو تیز دوڑانا چاہئے چال چال کبہی نہ چلانا چاہئے -

(۲) گہوڑا سور کے پیچہے رہے - حملہ کرتے وقت سور کا رخ اپنی طرف نہونا چاہئے
یا نہونے دیا جائے - بلکہ اوسکے رخ کو اپنے بائین ٹالدینا چاہئے کہ اوسکی اوجہڑ
سے گہوڑا بچ سکے -

(۳) نیزہ اچہی طرح جما کر مارنا چاہئے جب سور زد پر آگے قریب آجائے -

(۴) بہالا نہایت تیز ہونا چاہئے - اور شام کے پاس سے نیزہ نہ پکڑنا چاہئے یہہ بات
سچ ہے کہ جہان سے سور نکلتا ہے گہوڑا بہی گذر سکتا ہے - اگر سور پر وار خطا جائے
تو گہوڑے کو وہین نہ ٹہیرانا چاہئے بلکہ آگے بڑہنے دیا جائے -

(۵) ہمیشہ سوار ہوتے وقت باگ ڈہیلی رکہنا چاہئے اکثر دیکہا گیا ہے جب سور نے
گہوڑے کے زخم دیا اور وہ کاری لگا تب گہوڑا اوسی رفتار پر تہا - جب سور اوجہڑ مارتا ہے
تو ٹہیرے ہوئے آہستہ چال یا کہڑے ہوئے جانور پر اکثر مارتا ہے - اگر گہوڑا تیز گیلپ
بہاگ رہا ہو تو اوسکی اوجہڑ خطا جاتی ہے - شاذ و نادر ایسا ہی ہوا ہے کہ سور کی
اوجہڑ گہوڑے کے پیر پر ایسے موقع پر لگتی ہے کہ کچھہ گہوڑے کے پاؤن کی حرکت
کی طاقت سے اور کچھہ سور کے اوجہڑ کی طاقت بہ خلاف اوسکے ملکر اچہا کاری زخم

گھوڑے کو پہونچ گیا۔
(۶) اگر سور حملہ کرنا جلد آرہا ہے۔ اور سور کا اوس سے آمنے سامنے مقابلہ ہوا تو قطعی سوار گرجاتا ہے۔ لیکن بشرطیکہ سوار کا گھوڑا ایسا چالاک ہو کہ سور کو پہلانگ جائے تو نہ گرتا ہے۔
(۷) ایسا ہی موقع اکثر آجاتا ہے کہ سوار سور کے برابر چلا جارہا ہے سوار بلم مارنے کو جہکا اور دہریکا یک سور مڑ گیا اور گھوڑا ضرور بند کا لہذا سوار قطعی گرا اور اگر نہین گرا اور سور کے بلم لگا تو وہ گھوڑے کو مڑکر زخمی کریگا۔ یا بلم گھوڑیکے پاؤں مین الجہہ جائیگا۔ ایسے موقعہ پر سخت گڑبڑی ہوتی ہے اور بڑا خوفناک موقع ہوتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ ایسے موڑ توڑ پہلے سے نظر رکہے اور بہت خیال اور ہوشیاری سے کام کرے۔
(۸) بلم کو اننے اوپر سے ہی نہ پکڑنا چاہئے کیونکہ سور کے جسم مین پار ہونے کا سبب یہ ہے کہ کچہہ تو گھوڑے کی رفتار کی قوت کچہہ سور کی بہاگ کی یہ ملکر بہ آسانی برچہا پار ہو جاتا ہے۔
ایسے موقعہ پر زیادہ اوپر سے پکڑنے سے بلم کا بانس اکثر ٹوٹ جاتا ہے اور سور کے جسم مین پورا بلم یا آدہا ٹوٹا بانس لگا ہوا رہجائے تو وہ گھوڑیکو قریب آنے سے روکتا ہے۔ اور اندیشہ ہوتا ہے کہ گھوڑے کے پیر درن مین الجہکر نقصان پہنچائے ایسا ہی ہوتا ہے کہ سور کے نیزہ اسطرح پار ہوتا ہو کہ ایک طرف بانس باقی دوسری طرف پوری زائد یعنی بانس تک نکلی ہوئی اور سور چلا جارہا ہے تو وہ دونوں طرف سوار کو قریب آنے سے روکتا ہے۔ سور زخمی ہو کر اگر کہین جہاڑی یا آڑ کی جگہہ پوشیدہ ہو جائے تو ایسی جگہ اوسکے داخل ہوتے ہی ... دور چاروں طرف نظر رکہنا چاہئے کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مثلاً یہان آڑ مین یا جہاڑی کی جگہہ غائب ہوا اور اوس آڑ ہی آڑ مین دو سو گز جاکر چپکے سے نکلکر چلتا ہوا آپ کو یہہ گمان کہ وہ اسی مین ہے۔
(۹) اگر زمین خراب ہے گو نچیان گڑھے وغیرہ یا جہاڑی ہے تو سور کے پیچھے بہت

ہوشیاری سے اور روکے ہوئے گہوڑے دوڑانا چاہئے ایسے موقعہ پر تیزی
ٹہیک نہین - جب سور مڑے یا خلاف سمت رخ کرے تو شور کرنا چاہئے - اگر سور دو
ہو تو اوس آدمی کی مدد کرنے کی کوشش کرنا چاہئے جو اوسکے قریب ہے اور جب زمین
ہموار و صاف آجائے تو اوسی مرقومہ بالا قریب کے سوار سے پکار کر کہنا چاہئے
کہ اب وہ تیزی سے سور کا تعاقب کرے - اور اوسے سوار کے تعاقب مین تیزی سے
کام لینا چاہئے - کیونکہ اگر سور دم لیلے گا تو بہت دور جاکر ہاتہہ آئے گا اور زیادہ
محنت لیگا - جب قریب پہنچ جاؤ تو حتی الامکان سور کا ساتہہ نہ چہوڑو اور ڈہیلا ہی
اور اگر بڑی گہاس یا کسی کہیتی مین سور گہس جائے تو ہلتی ہوئی گہاس یا جہاڑ
سے پتہ چلانا چاہئے - جب سامنے نظر آنے لگے تو گہوڑے کو ٹہکرا کر تیز کرکے بلم
لگانا چاہئے - کیونکہ گہوڑے کی تیزی سے زخم پوری قوت سے کاری لگتا ہے
صرف ہاتہہ کی قوت کافی نہین ہوسکتی - کہنی اور دشوار گذار جہاڑی مین گہوڑا دہیرے
چلانا چاہئے - اگر قطار باندہکر سور کا ہانکا ہو رہا ہو گہوڑون پر تو قطار کے پیچہے
پیچہے رہنا چاہئے - کیونکہ سوار اکثر قطار کے بیچ مین سے اگر اوٹہے تو اولٹا ٹوٹتا
ہے لائن کو پہاڑکر اور پیچہے رہنے والے آدمی کو اچہا موقعہ ہاتہہ آتا ہے

(۱۰) سور پر گہوڑا دوڑاتے وقت اس بات کو ہمیشہ ملحوظ رکہنا چاہئے کہ سور کا
رخ کدہر ہے اور کدہر جا رہا ہے - اور پہلا برچہا سور کے ایسا کاری لگانا چاہئے
کہ جس سے یا تو وہ فوراً مر جائے یا ایسا زخمی ہو جائے کہ زائد دق نکرے ورنہ بہت
بڑی دقت ہوتی ہے -

(۱۱) سور پر جب گہوڑا اڑا لا جائے تو ایک گہوڑے کے سائز (size) کے
فاصلہ پر موقع کا منتظر رہکر سور سے پیچہے لگا رہنا چاہئے - اگر سور کے تعاقب مین
کوئی گہنا جنگل قریب آجائے اور سور اوسمین جانا چاہتا ہے تو حتی الامکان کوشش
کرکے یہہ کرنا چاہئے کہ اگر فالتو برچہا اپنے نوکر کے پاس موجود ہے تو اپنے ہاتہہ
کے برچہے کو پوری قوت سے مار کر سور کے جسم کے پار لگا کر زمین مین گاڑ دینا چاہئے

بلم کو اوسی مین لگا ہوا رہے اب اگر سور گم ہی جائیگا تو اس برچھے کے بالن سے بڑی گہانس وغیرہ مین پتہ چل سکتا ہے۔

(۱۲) اگر برچہا چھوٹا ہو تو سور کی طرف جہک کر لگانا چاہیئے۔ اور جب سور زد پر آجائیگا کلائی کو موڑ کر اگر ہاتہ صفائی پر چڑہا ہوا ہے تو پوری قوت سے صحیح طور سے ایسا لگائے کہ پہلے ہی برچھے مین کام ہو جائے لمبے برچھے مین موقع کا منتظر رہے جب ٹہیک موقع آوے تو بڑہکر ہو لے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا کہ اوہر سور تمہاری جانب رجوع ہوگا اودہر تم زاویہ نما کٹ (یعنی اس کٹ کے موقعہ پر بلم مارنا چاہیئے اس گوشہ کے موقعہ پر دو قوتین یعنی سوار گہوڑے اور سور کی رفتار کی ملکر مہلک صدمہ سور کو پہنچانے مین پوری مدد دینگے۔

برچھے کو بغل مین لیکر حملہ نکرنا چاہیئے یہہ بہت موقعون پر نہایت خطرناک ثابت ہوا ہے۔ برچھے کو حتی الامکان چمکنے نہ دے دہوپ وغیرہ مین۔ اسواسطے کہ بوری کی چمک کو دیکھکر سور چمک کر بچا جائے گا یا وار خالی جائے یا کسی طرف مڑ جاتا ہے موقعہ جاتا رہتا ہے۔ برچھی کی بوری کو نہایت تیز رکہنا چاہیئے کہ سور کے جسم کے پار ہونے مین کسی قسم کا تکلف نہو۔ اور بے تامل آسانی سے پار ہو سکے۔

سور کا ہتنا گہوڑے پر شکار کرنا

ہتنا گہوڑے پر سور کے شکار کرنے کے واسطے سب سے پہلے یہہ ضروری ہے کہ جسجگہ سور ہو وہان کے زمین اور میدان کی ترکیب گہوڑا دوڑانے سے پہلے دیکھہ بہال لیجائے اور اندازہ کر لیا جائے کہ آیا کون کونسی جگہہ بموقع ہے اور کہان کہان گوپچیان ہین اور اپنی ترکیب اور موقع پر بہالا لگانے کا اور تمام پہلو تجویز کرنے کے ساتہہ ہی سور کے حملہ کرنیکی مدافعت اور اپنے بچاؤ کا خیال کر لینا بہی نہایت ضروری ہے۔ یہہ بہتر ہوتا ہے کہ سور کا برچھے سے شکار کہیلنے کے موسم کے علاوہ اور ایام مین جنگل

مین بطور ہوا خوری پہرکر سور کی دوڑ اور پہرت نظر مین نکال لے یہ ویسے بہی بڑی دل
چسپی کی بات ہے - اور گہوڑا بہی کسو نیزہ چہوڑ ہارتا ہے عین وقت پر یہ باتین بڑی
آسانیان پیدا کردیتی ہین اکثر برچہے کی پوری سور کے جسم کے اندر ٹوٹ جاتی
ہے اور کبہی وہ اپنے منہ سے توڑ ڈالتا ہے - ایسے موقع پر شام جو بانس پر پیوستہ کی
لگی ہوتی ہے اوسکو سور کے سر پر مار کر کام لینا چاہئے -

شام کو سور کے کان کے ملحق سر پر پوری قوت سے آڑا یا اسطرح مارنا چاہئے جو بہ پہسلتے
ہوئے نہ لگے پوری ضرب شاید پولو کے اسٹروک کی طرح لگے - جب وہ حملہ کرکے
گہوڑے کی طرف آتا ہو اوسمین یہ بہی ضروری ہے کہ اسے موقع پر زاویہ نما حسب کرتو
بالاکٹ کرکے نہایت تیزی سے بہگا کر سوار کے آگے نکلنے کی کوشش کرکے شام
کی چوٹ صحیح جگہ لگانا چاہئے ورنہ آہستہ لگائے اور گڑبڑی کرتے اور جہجکنے مین
سور حملہ مین کامیاب ہو کر سوار کو گڈبڈ کر دیگا -

بہتر موقع گہوڑا دوڑانیکا سورو ہیز وہ ہوتا ہے کہ آنکہوں سے دیکہہ کر سوروں کی دن نکلنے
کے پہلے وہان پہنچ جائے اور منتظر کہڑا رہنا چاہئے - جب سور واپس آتے ہین
تو عمدہ میدان کے موقع پر جانے کے پہلے سے دیکہکر کہڑے ہو گہوڑے سے دوڑا کر شکار
کرنا چاہئے - تنہا گہوڑے پر سور کا شکار کہیلنے کے لئے شکاری کو چاہئے کہ ایک
جوڑی اعلی کتونکی ضرور رکہے - اس سے بڑی مدد ملتی ہے -

رات کے وقت بہی اکیلا سوار کتونکی مدد سے اچہی طرح سوروں کا شکار برچہے سے
کرسکتا ہے -

چنانچہ اس رات کے موقعہ کا ایک واقعہ مجہے یاد آیا - اگرچہ اوسوقت مین تنہا نہ تہا بلکہ اور
چند شکاری بہی موجود تہے - اسمین شک نہین کہ جو مزا اوس رات کو کتونکی مدد سے
سور کے شکار مین آیا بیان سے باہر ہے - لیکن اسکے واسطے یہہ ضروری ہے کہ اوس
جنگل یا زمین کو پہر کر دن مین خوب دیکہہ لیا جاوے - کہ کن کن موقعون پہ خراب
یا گونچیان ہین - جنکا رات کے وقت خیال رکہا جاوے - شبکو گہوڑون کے

ساتہہ پیدل کتون کے نوکرونکو معہ کتونکے سٹکے یعنی رسّی مین بندہے ہوئے ہمراہ لیکر
اوس جگہہ جہان شبکو سور اپنی اگوٹون سے نکلتے پہرتے اور جڑین وغیرہ کہود
کہود کر کہاتے ہین۔ کتونکو دور سے بو آجاتی ہے۔ جب وہ زور کرین کہولدین۔ اور
سٹکا لیکر دوڑا دین۔
گہوڑے پیچہے ڈالدین کتے سور کو اگر بڑا ہو تو مار نہ سکین گے بلکہ روک کر کہڑے
ہو جاوینگے اور وہ خود ہی تنگ آکر تہوڑی دور دوڑکر حملہ کے ارادہ سے رُک کر
ڈانٹنا شروع کر دیتا ہے۔ اور کتے اوسپر بہونکنا۔ اگر آہستہ بہی دوڑکر جاؤ گے
تو آواز پر وہان پہونچ جاؤگے۔ سور چاندنی مین صاف دکہائی دیتا ہوگا۔
اب اوسپر زیادہ احتیاط سے جیسے مناسب سمجہو کتونکو بچاکر برچہا لگاؤ تو بہت موقع
ہے اور آسانی سے لگ سکتا ہے۔ اور برچہے کا موقع نہو تو پستول سے قریب سے
مارا جاسکتا ہے۔ غرض یہہ ہے کہ جیسا مناسب موقع ویسا عمل کیا جائے۔
اسیطرح تہوڑے عرصہ مین زیادہ سور مارے جاتے ہین اور دوڑ بہاگ کی بہی بچت
ہو جاتی ہے۔
چنانچہ اسکے متعلق ایک قصہ بیان کیا جاتا ہے۔ میرے ایک دوست ٹہاکر صاحب
ریاست جے پور مین ہین جنکے ہمراہ مینے اسی طرح شکار کہیلا اور یہہ طریقہ مجہے
نہایت پسند آیا۔
ایک موقعہ پر جبکہ مین اور وہ ایک وقت ہمراہ تہے اور کئی کتے ہمارے ساتہہ
تہے اونہون نے کہونکو ایک سور کی ڈار پر جو تعداد مین پانچ تہے اسی طرح چہوڑا
اور کتون نے اوسے جاکر روک لیا۔ ایک اونمین بہت بڑی مادہ اور چار اوسکے
بچے جو کسیقدر اوس سے ہلکے تہے۔
بعد مین ہم کتون کی آواز پر گہوڑے دوڑاتے چلے دیکہا کہ کتون نے ڈار کو روک
رکہا ہے۔ ہمنے جاکر سہولیت سے چارون طرف سے گہوڑون سے گہیر لیا۔ ہمارے
ساتہہ اونٹنی پر دو آدمی سوار تہے ایک ٹہاکر صاحب کا۔ ایک میرا۔ یہہ دونون بہی

وہان آپہونچے اب ہمنے کتون کا دل بڑہانے کو آواز دی اور آواز کے ساتہہ کتون نے
ایکدم حملہ کیا اور ایک سور کو پکڑ لیا چار بہت زور سے بولتے ہوئے کتون سے
چہگڑکر نکلکہ بہاگے۔ مادہ جو سب مین بڑی تہی کنور صاحب نے اوسکے برچہا لگایا
لیکن او چہا ران کے قریب پڑا۔ ایک میرے گہوڑیکی زد پر آیا۔ ہمنے ذرا دوڑاکر
بغل پر بلم مارا اور وہ بول کر تہوڑی دور جاکر گر کر مر گیا۔
کنور صاحب کی زخمی بڑی سوریا جو بلم کہا کر غصہ مین تیزی سے جا رہی تہی اتفاق
سے اونٹنی اوسکے سامنے آگئی اونٹنی پر سوریا نے نہایت خوفناک حملہ کیا اور
اگلی ٹانگون مین ایک ٹکر نہایت سخت پہسلتی ہوئی مار کر پیٹ کے نیچے نہایت خوفناک
طریقہ سے بولتی ہوئی گہسی اور پچہلی ٹانگون پر ذرا زور سے ٹکر مارتی ہوئی۔
(کہ اونٹنی گرتے سے بچی) سوریا آگے نکلگئی۔ نکلنے کے بعد اونٹنی نے فوراً سنبہلکر
بلبلانا تو پہلی ہی ٹکر مین شروع کردیا تہا اب نہایت وحشت زدہ ہو کر بلبلانا اور
چارون پیرون سے کودنا یعنی چارون پتلیان جہاڑ کر چیلانگین بہرنا شروع
کیا اور ساتہہ ہی بہت بدنما طور سے چلاتی اور بلبلاتی تہی۔ چہلانگون مین گویا
بدنما طور سے ہرن کی نقل کر رہی تہی۔ دونون بیٹہنے والون نے اوپر سے
گرنے کے اندیشہ سے نہایت خوفزدہ اور مایوسانہ طریقہ سے اونٹنی کے ساتہہ
ہی چلانا اور شور مچانا شروع کیا اونٹنی کی بلبلاہٹ اور ان اشخاص کی واویلا نے
ملکر جنگل مین ایک عجیب نیا کہرام برپا کر دیا تہا۔
ٹہاکر صاحب موصوف کا آدمی چونکہ آگے بیٹہا تہا اور مہار اوسکے ہاتہہ مین تہی۔
وہ زیادہ اسوجہ سے خوفزدہ ہوا کہ ایک تو اونٹنی اوس سے نہ رکی اور چہلانگین
بہرتی چلی۔ ادہر میرا آدمی اوسکی کمر سے بری طرح لپٹ گیا۔ اب اوسنے اپنی
ہندی زبان مین چلانا شروع۔ یہہ ایسا خوفناک اور ہنسی کا سین تہا کہ شاید
میری آنکہون نے دو ایک بار اور دیکہا ہوگا۔ ٹہاکر صاحب کے آدمی کا چلانا اپنی
زبان مین یہہ کہکر (ارے بارے مرا رے ارے میان تنے تو چہوڑ دے رے

تمہارا باپ - تمہاری کمر تو چھوڑ دے رے - ارے تلاتنے ڈانگے تو ڈانک جانئے
کیون مارے چھے تمہارا پنڈ تو چھوڑ آبار تہارو تمہارو نیچان پڑتے ہی پرا نشر
کر جاو بلو - ارے بارے بیلے مالنشو ڈالو رے ڈالو رے این واری اونٹنی سے
ڈالو رے - میرے رے) یہہ کہے رونے کی آواز مین اور اپنے ایک ہاتہہ سے
میرے آدمی کے ہاتہہ جو کمر کے گرد لپٹے تہے اونکو چہڑا لئے اور اوسکو گرا دینے اور
اپنا پیچہا چہڑانے کی کوشش کرے اور دوسرے ہاتہہ سے اونٹنی کو روکے -
میرا آدمی چونکہ اونٹ کی سواری کا عادی بہی نہ تہا اور جونک کی طرح اونٹ والیکے
کمر سے چپٹا ہوا تہا اپنے نیچے گرکر مر جانے کے اندیشہ اور مایوسی مین چلاتا جاتا
تہا -
(کہ ہائے مرا رے کوئی تو خدا کے واسطے اونٹنی کو روکو ارے لیئو) جب اونے
ساتہہ ہی یہ دیکہا کہ اس مصیبت مین تہا کہ صاحب کا آدمی ہاتہہ چہڑا کر اوسے
گرانا چاہتا ہے تو اب اوسنے اوسی گرانیوالے اور ہانکنیوالے یعنی اوسی شخص
کے گہبرا گہبرا کر بری طرح کاہنا منہ مارنا اور جبڑک بہرنا شروع کیا -
او وہ پہر تنگ و مجبور ہوکر اوس ہانکنے والے داروغہ نے دو چار منہ میرے آدمی کے
کہا کہ پہر چلانا شروع کیا - اور اونٹنی برابر رقاص اوفتان و خیزان بلبلاتی چہلانگیں
مارتی پہر رہی ہے اور داروغہ نے کاٹے جانیکے بعد چلانا شروع کیا کہ (ارے
بانٹرکی یا میان تو نے کہا بولا گیو کہا کے جائے چھے ارے بارے ٹیکو پہرے چہے
رے - کہا گیو رے بانٹرکا بہوشا کہا گیو رے) کالیون کے الفاظ بے تحاشا اوسکی
زبان سے مایوسی کے اور خوف کے عالم مین نکلے اوس سے گوکہ اونکی جان کے
خوف کے اندیشہ سے اونکے خطرہ مین رہنے کی حالت تک لوگون کو کم ہنسی آئی
لیکن بعد مین کوئی شخص بغیر بے تحاشا اور بے ہنسے اس واقعہ کو دیکہکر نہ بچا
اور چار پانچ منٹ تک برابر اونٹنی رقص بے ہنگام کیا کی -
ہلکہ پہرنکی سی چہلانگون کی اپنی بیڈول جسم اور ٹانگون سے نقل کر رہی تہی

اوسکے بعد چارون طرف سے گہیری جاکر بہت تسلی آمیز آوازین دینے سے ٹہیری - لیکن تاہم بمقدار بدقت تمام بٹہاکر دونون آدمی بخیریت اوترے اوتہرکر دونون ایک دوسریکو برا کہنے لگے -

وہ مناظرہ اوس سین سے بہی زائد ہنسی لانیوالا تہا کہ بیان نہین ہوسکتا - مجہے تو اب بہی جب اوسین کو یاد کرتا ہون تو بہت ہنسی آتی ہے - مناظرہ طوالت کی وجہہ سے نہ لکہا ورنہ مرقومہ بالا گفتگو کی طرح نہایت ہنسی لانیوالا تہا - چنانچہ میرا وہی آدمی گوکہ اس واقعہ کو چہہ سال کے قریب گذر گئے لیکن ابتک اونٹ کے نام سے گہبراتا ہے اور اونٹ پر بیٹہنا اپنی موت سمجہتا ہے -

سور کا قاعدہ ہے کہ جب ایک دم حملہ کو دوڑتا ہے تو تہوتہنی نیچے کرکے پوری رفتار سے دوڑتا ہے اور جو چیز سامنے آجائے اوسکو پہینکدیتا ہے یا لوٹ دیتا ہے - اکثر ایسا بہی ہوتا ہے کہ گہاس مین چہپا رہجاتا ہے جب سوار قریب سے گذرے اور آگے بڑہے تو اوچہلکر اوسپر حملہ کرتا ہے - اور اگلی ٹانگون سے اسقدر اونچا اوچہلتا ہے کہ کاٹہی تک یعنی سوار کی ران تک اس کا منہ پہنچ جاتا ہے - اسلئے جب سور پر گہوڑا اوڑایا جائے تو بہت تیز تاکہ سور نہ اوچہل کر سکے نہ ایکا یک گہوڑے پر مڑ سکے -

برچہیان ضرور لوٹ مین رکہنا چاہئے - اور اونکا عادی ہونا چاہئے کیونکہ ایسی موقع پر بغیر انکے گہوڑا حسب دلخواہ موڑ توڑ نہین کرتا - اور چونکہ موڑ توڑ اس شکار مین اکثر واقع ہو جاتے ہین - اور ذرا سی سستی مین یا تو گہوڑا زخمی ہوجاتا ہے یا سوار -

برچہا ایسا ہونا چاہئے کہ جو سور کے جسم مین لگا یا جاکر آسانی سے نکال لیا جائے ورنہ اگر زائد بیٹہہ گیا اور نہ نکلا تو کہینچتے وقت سور قریب پہنچ آتا ہے اور گہوڑے کی ٹانگ چاب ڈالتا ہے - یا زخمی کردیتا ہے - ایسا بہی ہوتا ہے کہ برچہا گہوڑے کی ٹانگون مین اولجہہ جاتا ہے - اسواسطے یہہ احتیاط ضرور رکہنا چاہئے - کہ برچہا

لگاتے ہی سور سے علحدہ ہو جائے ۔ اگر آسانی سے برچھا نکال سکو سے نکال لو ورنہ ایسکو
لگا ہوا چھوڑ دو ۔ چونکہ زخمی سور بہت سخت حملہ کرتا ہے اور اگر دانتلیان ہون تو ویسے
ہی چاب ڈالتا ہے ۔

تری یا کاوہ کی زمین مین سور کا تعاقب فضول ہے ۔ چونکہ سور بہت آسانی سے
اوسمین ہو کر نکل جاتا ہے اور گہوڑا اوس تیزی سے نہین نکل سکتا ۔ برخلاف
اسکے اگر پانی مین پیر رہا ہو اور گہوڑا بہی لگا ہوا ہو ۔ تو بہت آسانی سے ہلاکر مار سکتے ہین
اسلئے کہ سور پانی مین بےبس ہوتا ہے اور حملہ نہین کرسکتا اور نہ اسقدر تیز پیر سکتا
ہے جتنا گہوڑا ۔

سور پر حتی الامکان جب برچھا لگاؤ تو ہاتھہ اوٹھا کر زور سے ٹھونسنا دیکر ہول نہ لگانا
چاہئیے ۔ کیونکہ اسطرح اکثر مس ہو جاتا ہے ۔ بلکہ برچھے کو سور کے جہان لگانا چاہئیے
اسیطرح لگائے ۔ صحیح طور سے سیدہ مین برچھا سوتے رہو اور جب مرقومہ بالا زاویہ
نما کٹ یعنی اس کٹ کا موقع آئیگا کچھہ اپنے ہاتھہ کے اشارہ
سے سور اور گہوڑے کے زور کیوجہ سے برچھا پار ہو جائیگا
اسیطرح تھوڑی مشق مین وار خطا نہین جاتا اور اگر قریب سے
لیکر زور سے ہاتھہ اونچا کرکے یا کھینچ کے ہول ماری جاوے
تو اکثر خطا ہو جاتی ہے اور ہاتھہ کا وار خالی جاتا ہے ۔

خصوصاً لمبے برچھے سے اسیطرح زیادہ خالی ہاتھہ جاتا ہے ۔ چھوٹے برچھے کا اگر مشق
ہو تو ہول مارنے سے ہی لگ جاتا ہے ۔ سور کے سر پر حتی الامکان برچھا نہ مارا جائے
کیونکہ اسکا سر بہت سخت ہوتا ہے ۔ مین نے ایک مرتبہ اس کے سر پر ہاتھہ مارا تو
یہہ معلوم ہوا کہ کسی پتھر پر ہاتھہ پڑا ۔

اگرچہ کہوپری کی ہڈی ٹوٹ گئی اور تھوڑا حصہ بوری کا بھیجے مین گھس گیا سور بہی
گر گیا مگر بوری بھیجے مین ٹوٹ کر رہ گئی اور ہاتھہ مین سخت جھٹکا آیا کہ ہاتھہ سن ہوگیا
سور کے مارنے کے بعد بوری جو نکالکر دیکھی تو بالکل مڑ گئی تھی اور تمام باڑہ اور نوک

بہوٹی ہو گئی تہی اس سے اسکی سخت ہڈی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔
ایک موقع پر مین نے سور کی پسلیون پر برچہا مارا تو فوراً اوس نے منہ مین پالش پکڑ کر توڑ ڈالا ایک سیکنڈ ہی مشکل سے ہوا ہوگا۔ اسکے بعد وہ چل نکلا اور قریب تہا کہ غائب ہو جائے (کیونکہ کوئی دو ہزار گز کے فاصلہ پر ایک جہاڑی دار جنگل تہا) لیکن مین نے اوسکا تہوڑا رُخ بدلا اس عرصہ مین ایک بیلڈاک نائف جو میرے پاس موجود تہا مین نے فوراً ٹوٹے ہوئے بالش کو جہیلکر ایک منٹ مین چلتے چلتے اوسے لگا لیا۔ اور اس چاقو سے اوسکو مارا جب اوس چاقو کا اندازہ ہوا

سور کے شکار مین اشارات مقررہ

نمبر ۱۔ برچھے کو ہیٹ (انگریزی ٹوپی وغیرہ) پر زمین کے متوازی کرکے کوئی شکار سور وغیرہ کا اشارہ بتائے تو دوسرا شکاری یا سوار سمجہہ لیتا ہے کہ مادہ یعنی سورنی نظر آگئی۔

نمبر ۲۔ برچہا ایک ہاتہہ کے فاصلہ پر کسی طرف کو رُخ کرکے تبلا یا جاوے تو دور والے شکاریون کو سمجہہ لینا چاہیئے کہ نر سور نظر پڑیا۔

نمبر ۳۔ اگر ہوا مین ہاتہہ خالی گہما یا جاوے تو اس سے یہہ اشارہ مراد ہے کہ جہان تم ہم ہین وہان کوئی شکار سور وغیرہ نہین۔

نمبر ۴۔ اگر ہاتہہ شانے کیطرف پہنچا کر ہلاوے تو اس سے یہہ مراد ہے کہ سور کہان ہے۔ ہوشیار آدمی دور سے نر اور مادہ سور کو پہچان لیتے ہین۔ لیکن نئے شکاری یا جو نہ پہچان سکتے اکثر نر دن کو مادہ سمجہکر چہوڑ دیتے ہین اسلئے انکو اشارہ سے اسطرح سمجہانا چاہیئے۔ اگر سور وغیرہ زخمی ہو کر ایکہ یعنی گنونکی باڑ مین جا چہپے یا گہنے جہاڑ لو نغین جا بیٹھے ایسی جگہہ گہوڑے سے کام نہین لینا چاہیئے بلکہ پیدل جا کر برچہے سے شکار کیا جاسکتا ہے۔

چند تجربات لومڑی اور سور کے شکار مین

نمبر ۱ - لومڑی کے شکار مین بوقت تعقب شکاری کو کئی راستہ مل سکتے ہین برخلاف اسکے سور کے شکار مین ایک ہی راستہ ملتا ہے جدہر سور جاتا ہے آدہر ہی شکاری کو تعقب مین جانا پڑتا ہے۔

نمبر ۲ - لومڑی کے شکار مین کئی سوارون کی ضرورت ہے بخلاف سور کے شکار کے کہ جسمین زیادہ سے زیادہ دو تین آدمی کافی ہو سکتے ہین۔

نمبر ۳ - لومڑی کے شکار مین اپکی آنکہین ہاتہہ اور دماغ کم سے کم گھنٹہ بہر تک مصروف رہنا چاہیئے بہ خلاف اسکے سور کے شکار مین چند منٹ کی مصروفیت کافی ہے لیکن گہوڑے کو کافی مشقت برداشت کرنا پڑتی ہے۔

نمبر ۴ - کتونکا شکاری سور کا شکار بہت اچھی طرح کہیل سکتا ہے اور بہت تہوڑے عرصہ مین سور مار کہا سکتا ہے لیکن سور کا شکاری کتون سے بہت اچھی طرح شکار کا کام نہین لے سکتا اور لومڑی کے شکار مین تو اور بہی ہوشیاری اور اندازہ سے کام لیا جا سکتا ہے۔

نمبر ۵ - سور کے شکار مین صرف ایک زبردست حملہ کرنا پڑتا ہے۔ اور یہہ حملہ جسوقت کیا جاتا ہے تو صرف سور کی طرف سے خیال علیٰحدہ کر کے متوجہ ہونا پڑتا ہے۔ یہان تک سوار کو اپنی جان کا بہی خیال نہین رہتا۔ صرف یہ گہوڑا ہی کام کرتا ہے کہ جا یا بچا پاؤن ڈالنے سے اپنی اور سوار کی جان بچائے۔

نمبر ۶ - کتے سے شکار مین سوار کو نہایت ہوشیاری اور عقل سے کام لینا چاہیئے اور "پگ اسٹیکنگ" مین سوار کو گہوڑے کو اوسکی رائے پر چہوڑنا چاہیئے۔ نہٹنگ مین شکاری کو اندازہ صحیح اور سچا ہونا چاہیئے۔ اور بہت ہوشیاری اور عقلمندی سے کام لینا چاہیئے" اور "پگ اسٹیکنگ" مین عمدہ گہوڑے پر سوار ہونا چاہیئے بہت سے کتون کے شکاری ایسے ہی ہین کہ کتون کو شکار پر دوڑانے مین

بہت مشاق اور کامل ہین مگر گہوڑے کی سواری نہین جانتے کہ پگ وہ اسٹیکنگ کر سکین وہ شخص بہی پورا سوار نہین کہا جا سکتا کہ ایک دوڑ مین سور کو برچہے سی بہر ولے اور گہوڑے کی جان لے لے -

مختلف جانورون کا گہوڑے پر شکار

علاوہ سورون کے اور جانورون پر عام طور سے گہوڑا نہ دوڑانا چاہیے کیونکہ وہ اسیطرح شکار کرنیکے لائق موزون نہین - گا ہے گا ہے اگر ایسا ہو تو کچہہ مضائقہ نہین ہرن - روج وغیرہ اور درندون مین تیندوہ جرکہہ - ریچہہ وغیرہ گہوڑے پر شکار کئے جاتے ہین - نیل پر گہوڑا دوڑانے سے دوسرے بڑے جانورون پر گہوڑے کی دوڑ کا اور برچہا لگانے کا خوب اندازہ ہو سکتا ہے - اور کبہی کبہی ضرور ایسا کرنا چاہیے کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ اگر نیل پر گہوڑا دوڑا کر تہنے اُسے شروع ہی مِلا لیا تو تہوڑی دُور بہاگ کر قریب ہی برچہا کہا لیتا ہے - ورنہ اگر یہ سنبہل گیا یا تہنے دور سے گہوڑا دوڑایا اور مِلاتے مِلاتے یہہ ایک میل کے قریب بہاگ چکا تو پہر اسکی وحشت زیادہ بڑہ جاتی ہے اور تین چار میل پریشان کر کے برچہا کہاتا ہے - خصوصًا مادہ یا روج یا نیل کا پٹہا تو اکثر زیادہ دور تک پریشان کرتے ہین -

یہہ جانور دوڑ مین ایسے ایسے خوفناک طریقون سے مُڑتا اور پلٹے کہاتا ہے کہ تعجب ہوتا ہے - دورد ہو کا دینے کو بہاگتے وقت کئی کئی رفتارین بدلتا ہے -

چہوٹے ہرن مثلاً کالے ہرن کا گہوڑے سے مارنا تقریبًا ناممکن سا ہے - اتفاق ہی سے یون شکار کر لئے جاوین تو کر لئے جاوین - البتہ زخمی ہونے کے حالت مین زیادہ تر چیتل - پاڑا جو چہوٹے ہرنون کی قوم مین تبلائے جاتے ہین - گہوڑے پر برچہے سے شکار کئے جا سکتے ہین - پاڑا اگرچہ سور سے سور سے تیز اور زیادہ بہاگتا ہے لیکن کالے کے برابر نہین بہاگ سکتا - جب برچہا اسکے

مارا جاتا ہے تو بہت بری طرح چین چین کرکے چیختا ہے ۔ چیتیں بھی بہت بہاگتا ہی
لیکن چھوٹے ہرن کیطرح نہین بہاگتا ۔ البتہ نازک بہت ہوتا ہے ۔ اور بلبت بہگا یا جاوے
تو بہاگتے بہاگتے سُست ہونا شروع ہوجاتا ہے ۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ کبہی گہر کر
خود ہی مر جاتا ہے ۔

درندون کا برچہے سے شکار کرنے مین جان کا ضرر ہوتا ہے اسلئے انکا شکار نہین
کرنا چاہئے ۔ بغیر زخمی ہوئے اس شکار مین سوار نہین رہ سکتا ۔ مانا کہ تیندوہ پر گہوڑا
ڈالا جاوے تو پہلا برچہا کہانا بہت ممکن ہے ۔ لیکن بعدہ جب وہ حملہ کرتا ہی تو ایسا خوفناک
کہ اوس سے بچنا محال ہے اور اگر پہلے برچہے مین یہہ مار لیا اور سوز بچگیا تو فبہا ورنہ
دوسرا برچہا لگانے مین بغیر زخمی کئے یہہ نہین چہوڑتا ۔ بوندی مین اکثر راجپوت لوگون
نے اسکا شکار کیا اور کرتے ہین مگر ایک میرے دوست جو بوندی سے مہاراجہ صاحب
کی ناراضگی کے باعث یہان چلے آئے تہے اور ایک عرصہ تک نواب صاحب دام اقبالہٗ
کی خدمت مین ٹونک مین رہے تہے وہ بیان کرتے تہے کہ یہہ بڑی خوفناک بات ہے
اور جو وہ اپنے قصّے بیان کرتے تہے اوس سے اونکا یہی منشا تہا کہ یہہ بڑی خوفناک
بات ہے پرہیز کرنا چاہئے صاحب موصوف کا نام نرنبر سنگہ جی ولد ارجن سنگہ صاحب
ہے گہوڑے کی سواری انہین کا حصّہ ہے ۔ علاوہ برین نہایت مضبوط اور منچلے
آدمی ہین ۔

اکثر آدمیوں سے بہی مین نے اونکے قصّے سنے ہین جس سے اونکی مردمی اور
مردانگی کا پورا ثبوت ملتا ہے ۔ اور پتا چلتا ہے کہ جو کچہہ وہ مجہسے اپنے تیندوہ کے
شکار کے متعلق بیان کرتے تہے ۔ وہ بالکل صحیح بیان کرتے تہے ۔ اور انہون نے
اسیطرح بہت سے تیندوہ بہی مارے ۔ اب بہی وہ بوندی مین مہاراجہ صاحب ہی
کے پاس ہین ۔

گھوڑے کی سواری مین حوادثات

گھوڑے پر سے گرنا بھی ایک فن ہے ۔ تیز دوڑ مین گھوڑے پر سے گرنا ایسا خوفناک نہین جتنا کہ آہستہ مین کیونکہ آہستہ دوڑ مین چوٹ زیادہ لگتی ہے ایک سوار دیکھا گیا جو کبھی گھوڑے پر سے گرنے مین چوٹ نہین کھاتا تھا۔ لمبا آدمی تھا اور گرتے وقت جسم کو قابو مین کرکے سہولت سے رفتہ رفتہ زمین پر گرتا تھا۔ اوّل ایک خاص حصّہ جسم کا زمین کو چھوتا تھا جسمین چوٹ لگنے کا کم اندیشہ ہوتا ہے۔ بعد مین درجہ بدرجہ نازک حصّہ ۔

یہہ بات ہر سوار کے لئے ممکن ہے ۔ اگر اوسان قایم ہون اور تیز کرکے گھوڑے پر اوترنے چڑہنے مشق کیجاوے ۔ اور بدن قابو مین کرکے تول لیا جائے گرتے وقت ہر سوار کو چاہئے کہ حتی الامکان بائین شانہ کے بل سر کو سکیڑ کر اور بچا کر گرے ۔ جب گھوڑا بے قابو ہو تو باگ کو چھوڑ کر قومہ بالا ترکیب سے جسم کو قابو مین کرکے سہولت سے لڑک جائے ۔

گردن ٹوٹنے کے اندیشہ سے گرتے وقت سر کو سکیڑ لینا چاہئے ۔ اور گردن شانون مین دبا کر سخت کر لینا چاہئے ۔ اگر دور جانا ہو تو ادویات مثلاً مرہم وغیرہ جو گرنے کے بعد ہڈی وغیرہ کے ٹوٹنے پر استعمال کئے جاسکتے ہون ۔ ضرور ساتھہ رکھنا چاہئے ۔

کسی ڈاکٹر کی رائے سے یہہ بہت آسانی سے فراہم کئے جاسکتے ہین اور شکار مین ایسے ادویات رکھنا کوئی دقت طلب کام نہین بلکہ یہہ بھی جان بچانے کے ذرایع مین سے ایک بڑا ذریعہ ہے اور اسیطرح تکلیف بھی کم برداشت کرنا پڑتی ہے کیونکہ فوری علاج ہونے سے مرض یا زخم طول نہین پکڑتا ۔ اور جلد صحت کی صورت قایم ہو جاتی ہے ۔ ورنہ طرح طرح کے اندیشون کا سامنا ہوتا ہے ۔ اور بہتیرے لوگ کھلا کرتے ہین ۔

فصل ہشتم

در بیان اصول صید افگنی

(۱) جو ترکیبین ایک مرتبہ قائم کیجائین اونپر عمل کرنا چاہیے - اور بیوجہہ اونمین ترمیم و تنسیخ نہ کرنا چاہیے - بعض آدمی بڑے شکار کی آسانی سے ملجانیکی کوشش کرتے ہین - اور جب شکار ملنے مین طوالت دیکھتے ہین تو بڑے بددل ہوجاتے ہین - ایسے آدمیون کو ایسی جگہہ شکار نہ کھیلنا چاہیے جہان مشکل سے شکار ملتا ہو - اکثر ایسا ہوتا ہے جہان شکار کا گمان نہین ہوتا وہان اچانک شکار ملجاتا ہے - اور جہان یقین ہوتا ہے - وہان پتہ بھی نہین ملتا - اس قسم اتفاقات شکار مین لازمی ہین - اسلئے شکار مین ہمیشہ استقلال رکھنا چاہیے -

(۲) بعض دیہاتی مصلحتاً انکار کردیتے ہین کہ ہمارے گاؤن مین شکار نہین اور دوسری جگہہ کا غلط پتہ دیتے ہین -

اصل مین اونکا مطلب اس سے یہہ ہوتا ہے کہ کسی طرح شکاری اونکے گاؤن سے چلا جائے - اب اس سے ظاہر ہے کہ کچھہ نہ کچھہ وہ ضرور اپنا نقصان دیکھتے ہین - جب اونکو کوئی فائدہ نظر نہین آتا تو وہ جان چراتے ہین - اسلئے شکاری کو کبھی اونہین نقصان نہ پہونچانا چاہیے - بلکہ ایسے سلوک کرنا چاہیے کہ وہ خوشی سے خدمت کرنے لگین - اونکی مدد بہت مفید ہوتی ہے - جنگل کے متعلق جسقدر واقفیت اور معلومات اونکو ہوتی ہے اوسقدر شکاری کو علم نہین ہوتا - اور اونکو شکار کے مواقع بہت معلوم ہوتے ہین -

(۳) اگر کسی جگہہ شکار ملنے کی قوی وجوہات اور اسباب موجود ہون تو خواہ کوئی کتنا ہی خیال بدے ہرگز اعتماد نکرنا چاہیے - کھوجون کا ہونا یا نہونا خود بتلادیگا آیا وہان شکار

ہے یا نہین -

(۴) اس بات پر ہمیشہ نہ جمارہنا چاہئے ۔ کہ اس پہاڑی پر کبھی کثرت سے شکار رہتا- ایسا ہی ہوتا ہے کہ کسی خاص جگہہ شکار کا نام ہی باقی نہین رہتا -

(۵) غالباً ہر گاؤن مین ایک دو شکاری ضرور ہوتے ہین ۔ جو اپنے طریقہ سے شکار کرتے ہین ایسے لوگونکو تلاش کرکے دوست بنا لینا چاہئے ۔ وہ شکار بتلانے مین بڑی مدد دیتے ہین - اور ساتھہ ساتھہ برابر محنت اور کوشش کرتے ہین -

(۶) گڈریے بھی بعض وقت اعلیٰ درجہ کا شکار کرا دیتے ہین - اگرچہ وہ خود شکاری نہین ہوتے لیکن جنگل کے متعلق اونہین کافی علم ہوتا ہے ۔ اور وہ رہنما کا کام خوب دیتے ہین -

(۷) دیہقانی کو ہرگز رائفل نہ دینا چاہئے سوائے اون خوفناک مواقع کے جبکہ کسی خونخوار خصوصاً زخمی درندہ کا تعاقب کیا جارہا ہو ۔ ورنہ اگر دیر تک اطمینانی حالت مین اوسکے ہاتھہ مین رائفل چھوڑ دیا جائیگا تو وہ ضرور اوسکو چلا دیگا جس سے آدمی کے مرنے کا اندیشہ ہے -

(۸) گھوڑیدار رائفل مین سیفٹی بولٹ ہرگز نہ رکھنا چاہئے - یہہ بعض اوقات نقصان پہونچاتے ہین ۔ جس عرصہ مین کیچیز (catches) یعنی کھٹکے چڑہاؤ گے اس عرصہ مین کارتوسی بندوق خالی کیجا سکتی ہے ۔ اور بھری بھی جاسکتی ہے اور ممکن ہے کہ سیفٹی بولٹ قاعدہ کے اور خواہش کے خلاف بھی چڑھ جاوین - یعنی اکثر ایسا ہوا ہے کہ جلدی کے موقع پر چڑہانے کی ضرورت ہوئی یا لگاتے وقت خاص موقعہ پر ہٹانے کی ضرورت ہوئی ۔ اور وہ پہلے سے ہی ہٹے ہوئے تھے اب چڑہاد ئے گئے ہاتھہ کی حرکت سے اور لگانے سے شکار بیکار رہا - لہذا انکا نکالڈالنا ہی بہتر ہے -

(۹) جنگل مین جہان شیر و خونخوار جانور ہون وہان کبھی آہستہ نچلو اور بیکلر نہ ہونا چاہئے ۔ اگر تمہارے پاس بھری ہوئی بندوق وغیرہ ہے تو زیادہ اندیشہ نہین

تاہم شکاریکو جنگل مین ہرگز بیفکر نہ رہنا چاہیے - اگرچہ تمہین شکار ملنے کی امید بہی نہو - تاہم ایسے اتفاقات ہوتے ہین کہ خلاف امید اچانک ہر قسم کا شکار ملجاتا ہے -

(۱۰) آسان سے آسان شکار مین بہی جانچ کے بہت صحیح طور سے (حتی کہ چہرہ گراب بہی نہایت ملاکر گولی کیطرح) بندوق لگانا چاہیے - یہہ شکار کا اچھا اصول ہے اگر شکاری اپنی عادت مین یہہ بات ڈال لے -

(۱۱) پلے سے بندوق ہرگز نہین لگانا چاہیے اس سے شکار کا چمکانا اور کہوج کہونا ہے - اگر بے جگہہ لگ بہی گئی تو زخمی ہوکر ہاتہہ سے جاتا رہے گا - اس طرح بہت شکار ضایع ہوتا ہے - صبر اور انتظار موقعہ اور استقلال اور موقعہ پر ایک خاص درجہ تک سہولیت کے ساتہہ تیزی جسمین اطمینان بہی ضرور ہو - یہہ شکار مین لازمی باتین ہین - عموماً ہر شکار مین اور خصوصاً درندون وغیرہ کے نایاب شکار مین سہولیت کے ساتہہ تیزی سے بندوق لگانے کی ضرورت ہے - لیکن اوس سے بیشتر ہر طرح سے اپنا پورا اطمینان کرلیا جائے - ورنہ سب بیکار ہے - جہان تک ہو قریب سے گولی لگانا چاہیے - لیکن اطمینانی زد پر جانور کے آجانے کے بعد اگر عمدہ صاف جگہہ جانور آجائے اور دلکو اطمینان ہو کہ ضرور جگہہ پر گولی لگے گی اور پہر ساتہہ ہی قریب آنے کی پوری امید دیکہی جائے - لیکن قریب کی جگہہ جہان گولی لگانے کا موقع ہو وہ اوسقدر اطمینانی نہو جیسے کہ اس سے کچہہ فاصلہ پر مرقومہ بالا زد پر تہی - اس موقعہ پر اوس نہایت قریب کی بے اطمینانی زد سے کچہہ دور کی قابل اطمینان زد بہتر ہے - نہایت مجبوری کی حالت مین سو گز سے زیادہ ہلکے کارٹرائٹ اکسپرس کی گولی لگائی جاتی ہے - بہتر ہو کہ چالیس پچاس گز سے یا سو گز سے کم پیریڈاکس وغیرہ ہر شکار خصوصاً خوفناک شکار پر استعمال کرنا چاہیے -

(۱۲) ہمیشہ آہستہ چلو - اور کبہی کبہی زیادہ جہاڑی یا گہنے جنگل مین جہکہ جڑون مین سے دیکہنا چاہیے کہ آیا کہین شکار بہی ہے یا نہین - کبہی اونچائی پر چڑہکر شکار نہ دیکہنا چاہیے اور خاصکر جبکہ شکار رستے نشیب مین ہو - کیونکہ جب تم (sky line) اسکائی لائن

یعنی آسمان کی سیدھ مین آؤگے بجائے اسکے کہ تم سکار کو دیکھو شکار تمکو متحرک فورًا دیکھلے گا - اور بہاگ جائیگا -

(۱۳) جسقدر ممکن ہو خاموش رہو اور ساتھیونکو بھی ایسا کرنے پر مجبور کردو - بہت سہو لیت سے کم کہٹکا کرتے ہوئے اور تیار چلنا چاہئے -

(۱۴) جب کسی جنگل یا پہاڑی مین شکار کھیلتے ہوئے چلو تو ہوا کے رخ کا بہت خیال رکہنا چاہئے - اور ہمیشہ ہوا سے اکر تعاقب کرنا چاہئے - تمہاری طرف کی ہوا شکار کیطرف نہ چلنے سے یہہ فائدہ تمکو پہونچے گا کہ ایک تو شکار تمہارے پیر وغیرہ کی آہٹ نہ سن سکے گا دوسرے تمہاری بو نہ سکے گا -

(۱۵) ہمیشہ شکار کا ضروری سامان کافی رکہنا چاہئے - اور ایک بڑا چاقو پیٹی مین رہنا چاہئے بادی النظر مین یہہ بے ضرورت سی شئے معلوم دیتی ہے لیکن بعض مواقع ایسے بہی اجاتے ہین کہ زندگی کا انحصار خداوند تعالی ایسی تدابیر پر موقوف کردیتا ہے -

(۱۶) شکار کی تلاش مین جب کسی پہاڑی جہاڑی اور گنجان درختون کے جنگل مین چلنے کا اتفاق ہو تو ایسے موقعہ کیلئے - بغیر ایڑی کا بوٹ جسکے سول یعنی تلے کسی نرم اور دبیز چمڑے یا کہردرے ربر کے بنے ہون پہننا بہتر ہے رو پیا سول یعنی یا ڈوری وغیرہ کا دبیز اور مضبوط بنا ہوا تلا سب سے بہتر ہے - بہرحال کوئی ایسی صورت اختیار کرنا چاہئے کہ پیروں کی آہٹ سنکر شکار ہوشیار ہوکر بہاگ نہ جائے -

(۱۷) جب درختون کے پتے سوکہہ کر گر جاتے ہین ایسے موقعہ پر کیسی احتیاط کیجائے اونپر پاؤن رکہنے سے ضرور چرچرا ہٹا ہوتا ہے - جو کہ شکار مین خلل انداز ہو زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے -

(۱۸) خوفناک شکار شیر یا کوئی درندہ زخمی ہوکر چلا جائے اور اوسے دیکہنے یا دوسری بار گولی لگانے کی غرض سے پیدل چلنے کا اتفاق ہو تو اوس موقعہ پر اپنے پاس بڑی گولی کا رائیفل یا بندوق جو نہایت اچھی طرح ہاتھہ پر چڑہا ہو اور نہایت صحیح لگتا ہو اور بہت جلد ایم (سسسنہ) یعنی ملسکتا ہو -

علاوہ برین نہایت آزمودہ بھی ہو کہ موثر جھٹکا دی رکھنا چاہیئے - بیر تاکس ونٹی یا بارہ بور یا مذکورہ بالا بور کا کوئی رائیفل جو ہاتھ بہ خوب چڑھا اور مرقومہ بالا خوبیان رکھتا ہو انسب ہے -

(۱۹) اکسپریس کالی بارود والون مین پانسو ستتر اکسپریس کو جبکہ اوسمین مندکرہ بالا تمام صفتین موجود ہون اور قابل اطمینان ہو ساتھ ہی ساڑھے تین انچ مربع کی سرکل کی بلندائی مین ہر گولی اسی گز سے نہایت صحیح لگتی ہو - استعمال کرنا چاہیے - ورنہ خوفناک موقع پر دیگر بور کے اکسپریس خصوصًا کالی بارود اور ہلکی بم کی کیلدار گولی سے بہولکر بھی پیدل نہ شکار کرنا چاہیئے ہلکی کارڈائٹ کے کارتوس البتہ اگر امن و بچت کی جگہہ یعنی درخت وغیرہ پر سے پانسو یا ساڑھے چار سو بور سے مگر نرم کہال والے جانورو نپر استعمال کیے جاوین تو مناسب ہے - بڑے شیر اور ارنے بھینسے وغیرہ پر ٹھوس گولی ہلکی کارڈائٹ کی مناسب ہے -

(۲۰) بندوق یا رائیفل ہمیشہ مشہور میکرز کے بڑھیا قیمت ساخت کے خریدنا چاہیئے اگرچہ ایک مرتبہ زیادہ قیمت ادا کرکے خریدنے پر بھی نقصان مین ہرگز نہین رہ سکتا ہر قیمتی ہتھیار ضرور ہمہ صفت موصوف ہوتا ہے اور خریدار کو تجربہ کے بعد (جبکہ وہ ایک عرصہ تک ہر شکار پر مختلف موقعو نپر آزمالیتا ہے تب) اوسکی قدر و قیمت کا اندازہ ہوتا ہے ادنی درجہ کی میکرز کی بندوق جو کم قیمت ہو خریدنے مین خریدار اپنے نزدیک خواہ روپیہ کی بچت تصور کرے لیکن دراصل اگر غور کیا جائے تو ہر صورت سے نقصان مین رہتا ہے اسواسطے کہ وہ رائیفل یا بندوق اوّل تو قابل اطمینان صحیح نہ لگیگا - اور اگر ایسا ہوا تو بہت جلد ناقابل اطمینان ہو جائیگا - یعنی عرصہ تک ویسا جھٹکا مار اور صحیح لاگ قایم نہین رہیگی گو کہ ارزان بندوق بسبب کم قیمت ہونے کے بظاہر فائدہ کی چیز ہین لیکن اگر لاگ صحیح نہوئی یا مرقومہ بالا خرابیان اوسمین ہوئین تو وہ سوائے کارتوس چلا کر ضایع کردینے کے الہ سونے کے اور کیا ہوسکتے ہین -

نیز خوفناک شکار کے موقعہ پر شکاری کی جانکی دشمن اور شکار درندہ مثلاً شیر وغیرہ کی

دوست ہے - اسلیے سب سے پہلا فرض شکاری کا یہہ ہے کہ اگر بڑے شکار کا ارادہ کرتا
ہے تو پہلے اطمینان کے قابل بنادیق مہیا کرے اور اونکو ہر طرح بخوبی آزما لے -
ورنہ خطرناک شکار کے واسطے نا قابل اطمینان ہتیاروں سے جانا سخت خوف کی
بات ہے -

(۲۱) زبردست اور خوفناک شکار کے موقع پر بڑے تیر کے کالی بارود کے رائفلز استعمال
کرنا بہتر ہے - مثلاً ۱۲ بور - ۱۰ بور - ۸ بور - اسی طرح ۵۰۰ سے چھوٹا بور استعمال نکرنا
چاہیے - نیز کارڈائٹ ہائے ولایتی رائیفلز مین ۴۰۰ بور سے چھوٹا بور استعمال نکرنا
چاہیے مشق کے لیئے یہہ نہایت مفید ثابت ہوگی کہ اوس رائیفل کو بہت زیادہ ہاتھ
مین رکھا جائے - اور خالی رائیفل کو ہر چیز پر اچھی طرح ہلا کر آہستہ لبلبی داب کر اوتار
لیا جائے اسیطرح بار بار چتیانے سے اچھی مشق ہو سکتی ہے خصوصاً اون لوگون کے
لیئے جو کارتوس خراب کرنا نہین چاہتے یا جنکو میسر نہین ہوتے ہتیار او سوقت خوب
کام دیگا جب ہاتہہ اوسکا تیار ہو جائیگا - اگر ہاتہہ اوسکے وزن سے آشنا نہین تو کام مرضی
کے موافق نہین دیگا - خصوصاً "سنیپ شاٹ" یعنی فوری فیر کے موقع پر تو ضرور غلطی کی

(۲۳) چھوٹے ہرنون مثلاً چیتل پہڑکی وغیرہ کے شکار کے موقع پر جب شکاری اونکا
تعاقب کرتے ہین تو وہی رائیفل لیکر دوڑن کرتے ہین جو ان جانورون کے شکار کے
لیئے موزون ہین - اور دراصل یہہ غلطی ہے کبھی ایسا نکرنا چاہیے بلکہ ایسے موقع پر بہی
اطمینانی بڑے رائیفلز متذکرہ بالا مین سے اپنے ہاتہہ مین رکھنا چاہیے کیونکہ یہہ جانور
اوسی جگہہ پائے جاتے ہین جہان خوفناک درندون تیندوہ شیر وغیرہ کا مسکن ہوتا ہے
اور چھوٹے جانورون پر دوڑن کرتے وقت اچانک ان سے مقابلہ ہو جاتا ہے چھوٹا
رائیفل پاس ہوتے اور بڑا رائیفل پاس نہونے سے جان کا خطرہ ہے -
چنانچہ ایکمرتبہ مجھے ایسا اتفاق ہوگیا تہا مین چیتلون کا تعاقب کر رہا تہا اوسی
مقام سے ایک تیندوہ اوٹھکہڑا ہوا اتفاق سے میرے پاس بڑا رائیفل تہا مین نے
اوسے مارلیا جسکا قصہ کسی پچھلے باب مین ناظرین پڑہ چکے ہونگے - اسکے علاوہ اور

بہی مواقع گذر چکے ہین -
جبکہ میرے پاس چہوٹے رائیفلز تہے لیکن خیر گذری نہ اونہون نے مجہپر حملہ کیا اور نہ
مین اونہین شکار کر سکا -

(۲۴) شکاری کپڑون کا رنگ ایسے موسم مین جبکہ جہاڑی مین پتے وغیرہ سبز یا سبزی مائل
ہون تو سبز کاہی زین جسمین کچہہ سرخی مائل ڈورے بہی ہوتے ہین - اوس کا سوٹ بہتر ہے
اور موسم خزان مین خاکی زین مناسب ہے - ہر شکاری کے کوٹ مین ہر شکار کے موقع پر
خصوصاً جب بڑی جہاڑی مین پیدل پہرنے کا اتفاق ہو ایک بڑی جیب مین ایک شکاری
چاقو اور ساتہہ ہی ایک سیٹی ضرور ہونا چاہیے - سیٹی ایسی ہو کہ اوسکا آواز ایک میل
تک جا سکے - "میٹرو پولیٹیان" وسل جو پولس مین ہوتی ہے بڑی بہتر سیٹی ہے - اکثر
جہاڑی بین پہرتے وقت مین نے اپنے آپکو گم کر دیا اور آدمی بہی گم ہو گئے - اسی سیٹی
کی بدولت ہم پہر آسانی سے ایک جا ہو سکے -
ایک مرتبہ سیٹی میرے پاس نہ تہی اور مین آدمیون سے بچہڑ گیا جو تکلیف مجہے آدمیون
کے اکٹہا کرنے مین ہوئی ہے وہ بیان سے باہر ہے -

(۲۵) اگر بڑے شکار کے لئے دور و دراز کا سفر اختیار کیا جائے تو اتنی بڑی بندوقیا
و رائیفلز کی حسب ہدایت ہونا چاہیے - جو ہر چہوٹے بڑے شکار کے لئے رائیفلز وغیرہ
تجویز کر دے ہین - ہر قسم کے شکار کے لئے کم از کم ایک بندوق یا رائیفل ہمراہ
لینا چاہیے - اور بہتر یہہ ہے کہ ایک قسم کے شکار کے لئے دو رائیفل ہون کہ مبادا کسی رائیفل
وغیرہ مین کوئی نقصان واقع ہو جائے تو عین وقت پر مجبوری نہو - مثلاً کوئی پرزہ
خراب ہو گیا یا کسی وجہ سے کندہ ٹوٹ گیا اب وقت کے وقت دوسرے رائیفل یا
بندوق کی دستیابی مشکل ہوگی اور شکار مین بدمزگی اور ناکامیابی ہوگی -
بہت اچہا ہے کہ ہر قسم کے شکار کے لئے ایک جوڑا پاس ہو کہ کسی ہتیار مین کوئی خرابی
بہی ہو جائے تو اوسکی جگہہ دوسرا ہتیار موجود ہے - مجہے بارہا ایسے مواقع پیش آچکے ہین

(۲۶) شکار مین ہر شکاری کو خصوصاً بڑے ذی عزت لوگون اور رئیسون کو نہایت

ہوشیاری اور احتیاج چاہیے کہ ایسے موقعون پر اکثر دشمنون کو اچھا موقع ملتا ہے
اپنی دشمنی کی آگ بجہانے کا جو اوسکے دل مین مدّت سے شعلہ زن ہوتی ہے -
اسلیئے ہمیشہ رئیس کو اپنی پوری حفاظت اور اطمینان سے شکار مین جانا لازم ہے
خصوصًا رات کے وقت مچان یا مالہ کے بیٹھنے کے موقع پر بہت زیادہ ہوشیاری چاہیے
گو کہ فی زمانہ ہماری گورنمنٹ انگلشیہ نے تمام لوگون کو ایسی امن مین اور حفاظت
مین سے رکہا ہے جیسے کہ شفیق والدین ہر وقت اپنے بچّون کو اپنی حفاظت مین
رکہتے ہین - اور اپنے اوپر تمام اونکی حفاظت اور ذمہ داری کا بوجہ برداشت کرتے ہین -
اسیطرح تمام رؤسا اور والیان ملک جو ہماری گورنمنٹ کے زیر حکومت ہین بیفکر
اور نہایت امن مین ہین - لیکن تاہم اپنا آپ خیال وحفاظت کرنا فرض ہے - خاصکر
بڑے مرتبہ والون کے زیادہ دشمن ہوتے ہین -
چنانچہ اگلی تواریخین بادشاہونکی اگر دیکہی جائین - تو معلوم ہوگا کہ بہت سے بادشاہون کو
ایسے حادثہ پیش آئے ہین کہ شکار مین پورے بندوبست سے وہ نہ گئے اور غنیم کو موقع
ملا - چنانچہ بہتیرے مارے گئے بعض زخمی ہوئے اور بعض بچگئے -
میرے ایک دوست ٹہاکر صاحب بہائی بند دربار بوندی ٹہکانہ بگاران پر یہہ واقعہ
گذر چکا ہے - چونکہ اوس علاقہ مین رعایا نہایت وحشی وجاہل ہے - ایک دفعہ وہ
معہ اپنے ایک ہمراہی کے تیندوے کے شکار کیواسطے ایک درخت پر کہاٹ باندہکر
بیٹھے تہے قریب برابر مین درخت سے ۳۰ گز پر نالہ کا دہارہ تہا ایک شخص نے
اگر رات مین اوپر گولی کا فیر کیا - دونون کے درمیان مین سے گولی نکل گئی - خدا نے بچایا وہ
شخص بہاگ گیا کوئی اور آدمی نہ تہا جو گرفتاری کی تدبیر کرتا - اور نہ معلوم وہ کون تہا اور اوسنے
کیون ایسی حرکت کی - اسواسطے شکار مین ہر وقت ہوشیاری چاہیے -
(۲۷) رات کے وقت مالہ کے شکار کے واسطے کوٹ وغیرہ زین کا مناسب نہین - کیونکہ ذرا سی
حرکت کرنے مین کہس کہس آواز ہوتی ہے جس سے بہت ہوشیاری کرنا ہوتی ہے اور اوسپر بہی سامبہر
وغیرہ بہاگ جاتے ہین بعض وقت شک کرکے اگر ذرا سے تیزی ہو جائے اسواسطے کوئی زینی

یا اور قسم کا شکاری رنگ کا نرم کپڑے کا کوٹ پہنے تاکہ آواز نہو۔

(۲۸) جس شکاری کی نظر کمزور ہے اور دوربین نہین یا بعض کی چند روز بعد اپنی شوق مین دہوپ گرمی کی سختیان اٹہانے سے کمزور ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ تو انکو فوراً عینک کا استعمال کرنا چاہیئے۔ اور شکار کے موقع پر ہمیشہ دوربین عینک لگائین ورنہ نقصان پہونچتا ہے۔ چنانچہ شروع مین مجھے بہی دس برس تک عینک کی ضرورت نہین ہوئی۔ لیکن بعد مین چند بیماریان ایسی اٹہائین جن سے سخت کمزوری ہوگئی اور شکار کے شوق مین کمی نہ ہوئی دہوپ وغیرہ مین سختیان اٹہاکر پہرنے سے نظر اور کمزور ہو گئی۔ چنانچہ اب عینک کے بغیر بندوق حسب دلخواہ کام نہین دیتی۔

(۲۹) محنت شکار مین ہر شکاری اپنے شوق کو روک تہام کر اور قوت کا اندازہ کرکے کرتا رہے تو وہ نہایت مفید ہوتی ہے۔ اور تندرستی کو بہت اچہی طرح قایم رکہتی ہے اور اگر محنت بیحد بڑہا دیجاوے تو شوق مین سختی معلوم نہین ہوتی۔ اور برداشت کرکے چند روز تکلیف پاکر جسم اور تمام اعضاء عادی ہو جاتے ہین۔ لیکن اسکا بہت برا نتیجہ ہوتا اوّل تو بالفرض اگر شکاری ایسا محنت کا عادی اگر بیمار ہوا تو اسکی محنت چہوٹی ساتہہی کمزوری بڑھی اب معدہ وغیرہ نے جواب دیا کیونکہ تمام اعضاء رئیسہ ہی اس محنت کے عادی ہین اتنی محنت ہونے پر وہ اپنا کام ٹہیک کر سکتے ہین۔ اب زائد حالت خراب ہونا شروع ہوتی ہے کیونکہ وہ محنت چہٹی ہوئی ہوتی ہے۔ اور وہ پوری محنت کا عادی ہو چکا ہے ایسی صورت مین ہر طرح ہر شخص کو تکلیف اٹہانا پڑیگی۔ اس لئے ہر شخص کو شوق برآری کی دُہن مین خیال صحت کو نظر انداز نہ کرنا چاہیئے بلکہ اپنے بوتے اور اپنی قوت کے اندازہ سے تہوڑی تہوڑی محنت اور مشقت شروع کرکے اور ایک حد تک اپنی لایق بڑہا کے قایم کر لینا چاہیئے جس سے تندرستی قایم رہے ورنہ بحالت تندرستی محنت اور مشقت اگر حیثیت سے زائد ہی ہوگی تو بہی نقصان نہین پہونچائیگی۔ لیکن جب کسی مرض مین مبتلا ہو جائیگا تو اور زائد مرض مین الجہتا چلا جائیگا۔

مین ایک نہایت معمولی سے ہی کم جسم کا آدمی ہونے پر اسقدر جفاکشی اور محنت کا عادی

ہو گیا تہا کہ میرے نوکر اور میرے ساتہہ کے شکاری میرے ساتہہ نہین رہ سکتے تہی
اور تنگ آجاتے تہے لیکن اب مین نے خود تکلیف پاکر اس بات کو محسوس کیا اور زیادہ
محنت کرنا کم کردیا ۔

(۳۰) پہاڑ کے علاوہ کہلے میدانون مین گولی لگاتے وقت نہایت احتیاط برتنا چاہیئے
خاصکر کہیتون اور دیہات کے قرب وجوار مین جب رائیفل کی گولی ہرن وغیرہ کے
لگائی جائے تو ٹریگر یعنی لبلبی پر کبہی انگلی ہی نہ آنے دینا چاہیئے تاوقتیکہ اس بات کا کافی
اطمینان نہو جائے کہ اس سیدہ مین حد نظر تک آدمی تو کیا آدمی کا گمان بہی نہو بغیر
اطمینان کیئے ہوئے گولی نہ لگانا چاہیئے ۔ اگر جانور جائے تو چلا جائے دوبارہ جب
کبہی پہر اطمینانی موقعہ حاصل ہو گولی لگاؤ ۔ مبتدی شکاریون کے واسطے یہ گر نہایت ضروری
ہے اگر اتفاق سے ایسی حرکت ہو جائے اور خیریت رہے تو یہہ سمجہکر کہ خیریت گذری
اور کچہہ نہ ہوا انکو انفعال اور شرمندگی کا احساس محسوس کرنا نہ چاہیئے ہو انکو اپنے اوپر
نفرین کرنا چاہیئے کہ دوسری مرتبہ ایسی حرکت نکرین اور لاعلمی مین کسی آدمی کے گولی
نہ لگے ایسا اکثر ہوا ہے کہ بے سوچے سمجہے بندوق چلادی گئی ہے اور اکثر غریب بندوق
کا نشانہ بنگئے ہین جبرہ گراب کہیلتے وقت ہی احتیاط لازم ہے ۔

(۳۱) مالہ وغیرہ یا شب کو مچان پر جب شکاری بیٹہے تو چاہیئے کہ ہر وقت ایسے پہلو پر بیٹہے
اور بندوق کو رکہے کہ شکار کے اچانک قریب آجانے سے باسانی بندوق کو اٹہاکر فیر کرسکے
ورنہ خاص وقت پر بندوق سنہالنا اور پہلو بدلنا مشکل ہو جاتا ہے اور اس سے کبہی کبہی
موقعہ ہاتہہ سے جاتا رہتا ہے اور افسوس رہجاتا ہے ۔ نیز ایسے موقعہ پر جیبی ریوالور
جو کہ قابل اطمینان ہو جیب مین ایسی جگہہ رکہنا چاہیئے کہ وقت پر باسانی نکالا جاسکے
کہ اگر بندوق کا موقعہ نہ رہے تو اُس سے کام لیا جاسکے ۔

باب [illegible]

قطعات تاریخ تصنیف مجربات شکار - از نتائج افکار - جناب منشی محمد مسعود صاحب واصلباقی نویس صاحب المتخلص بہ غریب - خلف حافظ عبد المعبود صاحب

کرد عبد الشکور خان ذی جاه
تازه تصنیف در طریق شکار

آنکه ذی همت و جوانمرد است
نیست در ٹونک مثل او سردار

صاحب عقل و علم و فهم و ذکا
خوش سیر - با هنر - ستوده شعار

رو بروئش بوقت صید بود
مثل روباه ضیغم خونخوار

برق بر جان صید اندازد
در کف او تفنگ صاعقه کار

کرد آگاه از رموز صید
در بیان مجربات شکار

این کتاب است مخزن خوبی
این کتاب است نعمت دادار

چون بکردم سوال تاریخش
کاید از بهر این کتاب بکار

گفت دل اے غریب زود بگو
مرحبا تازه حال صید و شکار
۱۳۰۳ھ

دیگر

کیسی اچھی کتاب ہے گویا
ہے معلّم بفن صید و شکار

اسمیں ساری ہدایتیں ہیں تمام
اسمیں کل تجربوں کا ہے اظہار

نام و تاریخ لوگ گر پوچھیں
کہدو سب سے مجربات شکار
۱۳۰۳ھ

دیگر

بفن صید و شکار و طریقۂ نخچیر
مجربات شکار است بیگمان تحسین

بدین لطافت ترکیب و لذت مضمون
مقاصدش ہمہ اعلی و مطالبش روشن

غریب گفت ز بس شوق مصرعہ سالش
مجربات شکار اسم اوست بس احسن
۱۹۱۶

دیگر

حبذا یہہ مجربات شکار
وہ رموز اس مین آشکارا ہین
اس سے واضح شکار کے حالات
کب تہی اردو مین پہلے ایسی کتاب
عالم و ماہر فنون شکار
یعنی عبدالشکور خانصاحب
انکی تصنیف خاص ہے یہہ کتاب
فکر تاریخ جب غریب نے کی

کس فصاحت کی کی ہے تحریر رقم
جن سے واقف نہ تہی زبان قلم
کب لکھے تھے کسی نے تا ایندم
کب تھے ایسے نکات پہلے رقم
آسمان مرتبت ستودہ شیم
ہان حلم و حیا عطا و کرم
ہین یہہ انکے مجربات رقم
یون کہا عقل نے بلطف و کرم

کہدے تاریخ یہہ مصنف سے
تمنے کی ہے کتاب خوب رقم
۱۹۱۶

قطعۂ تاریخ مجربات شکار از نتیجۂ فکر جناب منشی ابو سعید صاحب

صیاد تجھکو واسطہ پروردگار کا
بلبل کو چھوڑ دے کہ ہے موسم بہار کا

کیا پوچھتے ہو حال تم اس خاکسار کا
بس جی رہا ہون شکر ہے پروردگار کا

سینہ مین دل تڑپ کے یہہ کہتا ہے بار بار
ہون مین ''شکار بند'' کسی شہسوار کا

صورت نہ دیکھی ہمنے کبھی روز وصل کی
مُنہ دیکھنا پڑا نہ شب انتظار کا

تکرار عرض حال سے جھنجلا کے یہ کہا
کہنا ہمین پسند نہین بار بار کا

دیکھو تو سیر تم مرے سینہ مین بیٹھکر
پھولا پھلا چمن ہے دل داغدار کا

گلچین کو انتظار ہے غنچون ہی کا فقط
اب کے ہے اور رنگ سے نغمہ ہزار کا

صید افگنی کا فکر کھٹکتا ہے بار بار
جیسے بنا غلام ہون شوقین یار کا

اُٹھ ہر آہو چشم کی رہتا ہون گہات مین
وہ ہے مجہے ہی شوق ہرن کے شکار کا
۱۳ ۳ ھ

قطعہ تاریخ شکار شیر از نتیجہ فکر جناب منشی محمد مسعود رضا صاحب

آج عبدالشکور خانصاحب
ہین شکار تفنگ مین یکتا

خواہ کیسا ہی سخت موقع ہو
جانوران سے بچ نہین سکتا

مجھسے تعریف ہو نہین سکتی
حال مین جو انہون نے کام کیا

کس دلیری سے شیر مارے ہے
سچ ہے یہ کام بس انہین کا تہا

ایکدم جب جھپٹ کے شیر آیا
جا سے ہٹے تہا نہون جو اس بچا

انکی ہمت پہ آفرین کیجے
بے جھجک رستمانہ وار کیا

قادر اندازی اسکو کہتے ہین
ایک ہی فیر مین ہوا ٹھنڈا

واہ کیا چستی و شجاعت ہے
کیسا موقع تہا کیسا کام کیا

اسکی تاریخ بہی عجیب تو اب
کہدے چستی سے شیر مار لیا
۱۳ ۳ ۵ ھ

قطعہ تاریخ شکار شیر از نتیجۂ فکر جناب سید محمد علی صاحب عالی
خلف الصدق جناب حکیم مولوی سید سعید احمد صاحب
المتخلص بہ اسعد - ٹونک

دنیا کا اور خدا کا شیر — کیا اسکا مقابل ہوتا شیر
جب مارا شیر تو ہاتف بولا - — اب اچھا شیر نے مارا شیر

۱۳۳۵ھ

قطعہ تاریخ شکار شیر از نتیجۂ فکر جناب مولوی عبید اللہ صاحب
نابینا ٹونکی -

مارا ہے ایک دلیر نے شیر ببر کو آج — کہتے جوان ہیں جسے عبد الشکور خان
مارا اسی جگہہ مین ہی حسنین نے دو سال قبل — مارا گیا ہے شیر سے کلو عجب جوان

اشتہار

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اس کتاب تجربات شکار کی رجسٹری مطابق قانون [illegible] کے ہو گئی ہے کوئی صاحب اس کتاب کے چھاپنے کا قصد نہ فرماوین ورنہ بجائے فائدہ کے نقصان اوٹھانا پڑے گا۔ جسقدر نسخون کی ضرورت ہو صاحبزادہ صاحب ٹونک سے طلب فرمائین

تمام شد

صحت نامہ کتاب تجربات شکار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۷	پانچو پور	پانسو پور	۴۴	۲۳	سرسیموہکرنے	سرسیمول بکیر	۱۰۱	۶	لیکن ایسا	لیکن باوجو
۷	۳	جانے	جانے گا	۴۵	۱۹	ہتے	ہٹتے	۱۰۱	۶	کہ جیسے	کہ نہادر
۱۰	۱۴	بر	نمبر	۴۶	۹	۳ ۳/۴	۲ ۳/۴	۱۰۲	۲۳	نتہنون	تہنوا
۱۱	۹	ولٹیلی ریچارڈ	ویٹلی ریچارڈ	۴۹	۲	پہربنجیت	پہرٹہنجنٹ	۱۰۴	۳۰	جہان چمکن	جہانتک چمکا
۱۵	۱۹	ہمین	اسمین	۵۰	۱۵	انٹوپٹیک	انٹوپشٹیک اہم	۱۰۵	۱۰	پیچے	پینچہ
۱۷	۲۰	فورحائش	فورسائٹ	۵۳	۳	سلنے	سکتے	۱۰۵	۲۲	ادرہیچون	اور ہیچو
۱۸	۲	چار	بے خار	۵۵	۸	لیدیز	لیڈیز	۱۰۸	۲۳	ہیٹون	دم
۱۹	۱۰	گہبرا	گہبراکر	۷۶	۳	سیر	میری	۱۰۹	۱۸	تہی	ہوتی
۱۹	۱۴	پہرتپر	بہرپور	۷۹	۱۲	ششکا	ششکار	۱۰۹	۱۸	وارتہی	وارہی
۲۱	۱۵	سفوس	سفوف	۸۰	۱۱	اوپہر	اوبہر	۱۰۹	۱۹	تہی	ہے
۲۲	۶	ایک فیر	ایک ایک فیر	۸۳	۱۳	آسانی	بہ آسانی	۱۱۰	۱۴	پرہے	پرہوا
۲۳	۵	کرتےہین	کرتے تہے	۸۵	۱۵	گہبراہو	قایم ہو	۱۱۵	۱۰	دوڑنے اور چیخنے	ڈہونڈہنے تلاش کرنے
۲۳	۱۱	ہور	سور	۸۶	۱۳	اوپنے	اپنے	۱۱۶	۱۰	نرکا	نخسکا یعنی
۲۷	۱۵	بورڈر	پوڈر	۸۶	۱۵	پیٹ	پینٹ	۱۲۰	۲	اکہر	آکہر
۲۹	۵	جہاڑیکے	جہاڑے کے	۸۷	۶	پہنیے	پہنیے	۱۲۱	۳	بیٹہی	بیٹہی
۳۰	۱۹	ہونڈہےپڑا	ہونڈہے پڑا	۸۷	۶	دوز	دور	۱۲۱	۳	ہوتے	ہوتے ہیں
۳۰	۲۳	چہرون لوٹ	چہرون سے لوٹ	۸۷	۷	ماندہے	باندہے	۱۲۲	۷	۲۰۰	دوسنو
۳۱	۹	چہپ	چہپے	۸۷	۱۰	سے	نے	۱۲۲	۸	۴۰۰	سنو
۳۴	۱۰	درزون	درزونمین	۸۸	۱۷	دورہی	دوہی	۱۲۴	۸	پارہ	پاڑہ
۴۰	۱	بک	بگ	۸۸	۱۸	نوسری	نوسبیری	۱۲۵	۷	بیٹہی	بیٹہی
۴۲	۱۷	شلم سیر	شلغم سیر	۸۸	۲۳	پڑیکی	پڑیگی	۱۲۵	۱۳	سیپ شاٹ	سنیپ شا
۴۴	۱۱	ہونیگ	ہونیگ اور	۹۹	۱۷	پہرٹ	نہپٹر	۱۲۶	۴	۱۹ انچہہ	لو انچہ
								۱۲۹	۸	دوڑے	دوڑستے

۱۳۷	۸	آکوٹون	آگوٹون	۱۷۸	۹	لڑائی لڑائی	لڑائی	۱۹۵	۱۹	لنگر	سنگڑ
۱۳۵	۲۲	کہلاک	کنگلو	۱۸۱	۴	چپاتی کا	چپاتی کا حصہ	۱۹۸	۱۳	چاقو	چاقو کا
۱۳۶	۱	بہتان	بہوٹان	۱۸۱	۸	ہندوستان	ہندوستان کے	۱۹۸	۲۱	نسب	خلقت
۱۳۹	۱۱	کے لئے	کر لیئے	۱۸۲	۱۴	ناہر	باہر	۲۰۰	۴	( )	(=:)
۱۴۹	۱۵	بہیان	بہوٹان	۱۸۴	۱ و ۲	حملہ بیٹھے	حملہ کر بیٹھے	۲۰۲	۱۱	کہنی	گہنی
۱۵۰	۱۰	سر کہلایا	سر کہلایا	۱۸۴	۱۹	اسی	رتی	۲۰۳	۷ و ۸	یعنی قوتین	[illegible]
۱۵۵	۱۴	سے	ہے	۱۸۴	۱۹	او دی	مدد دی	۲۰۳	۱۶	تہنا	تنہا
۱۵۵	۱۸	رکہتا ہے	رہتا ہے	۱۸۴	۲۲	چلاتہا	چلاتا تہا	۲۰۳	۱۷	تہنا	تنہا
۱۵۶	۴	تمیز	تمیز	۱۸۵	۱	جہاڑون	جہاڑون	۲۰۴	۱۱	سور	سوار
۱۵۷	۱۷	کہرے	کہڑے	۱۸۵	۲	چہہ	دو	۲۰۶	۲۱	شروع	شروع کیا
۱۵۹	۲۲	غطہ	غوطہ	۱۸۵	۱۸	گولیا	گولیان	۲۰۸	۵	اوسین	اوس سین
۱۶۰	۲۲	مین	تین	۱۸۸	۱۴	بہیہ	بہیسہ	۲۱۲	۲۱	سور سے سور سے	سور سے
۱۶۲	۱	نکالتے	نکالتے ہین	۱۹۱	۱۷	موجود	موجودہ	۲۱۳	۳	گہر کر	گر کر
۱۶۳	۷	حجامت	حجامت	۱۹۱	۱۹	پہیلی	بہلی	۲۱۳	۸	سور	سوار
۱۶۴	۱۹	نچڑا	چہیڑا	۱۹۲	۱	لئے بہت	لئے ضلع فارس وہ کے گہوڑے بہت	۲۱۴	۹	چڑہنے	چڑہنے کی
۱۶۶	۳	سرڑی	نرڑی	۱۹۲	۱۲	گوٹھی	گوٹیٹی	۲۱۵	۸	اس قسم	اس قسم کے
۱۶۶	۱۹	گوجن	گونجن	۱۹۲	۱۳	ہونے کا	پہل پانی کے ہوتے	۲۱۸	۸	ہونہ سکے گا	ہونہ دسکیگا
۱۶۷	۸	دوبہاگتا	دور بہاگتا	۱۹۲	۱۴	رکہتے	رکہتے ہین	۲۲۰	۱۳	نیار	یار
۱۷۳	۱۷	ہین	ہین	۱۹۲	۱۵	آسنے	انی	۲۲۰	۱۷	بہڑے	بڑے
۱۷۳	۱۸	کرکسی	کر کے	۱۹۳	۲	دیکہی	ڈہکی	۲۲۱	۱۰	آپلو	آپ
۱۷۴	۲۰	ہوئی	ہوتی	۱۹۳	۱۵	برجہیٹ	برجہیت	۲۲۱	۱۴	ہڑی	ہیڑی
۱۷۳	۲۰	مارسنے	مارنے	۱۹۳	۱۶	لنگر	سنگڑ	۲۲۲	۲	حدت	قدت
۱۷۴	۱۱	دلے	دلان	۱۹۳	۱۹	ٹہاکر دیا	ٹہال کر دیا	.	.	.	.
۱۷۰	۷	پہیرون	پہیرون سے	۱۹۴	۶	دکہے	نر کرو رکہے	.	.	.	.
۱۷۷	۱۳	رنگ	گوشت	۱۹۴	۱۸ و ۱۹	لگاتے ہے	لگاتے ہی	.	.	.	.